چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "سمارٹ مشن" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول میں عمران نے کافرستان میں ایک ایسا مشن مکمل کیا ہے جسے انتہائی مختصر وقت اور انتہائی حیرت انگیز انداز میں مکمل کر لیا گیا ہے حالانکہ کافرستان کی ایجنسیاں کافرستان میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی بے چینی سے منتظر تھیں اور عمران مشن مکمل کرنے کے لئے کافرستان جانے کی بجائے باچان چلا گیا اور دلچسپ بات یہ کہ وہاں باچان میں بھی کافرستانی ایجنٹ اس کی اور اس کے ساتھیوں کی باقاعدہ نگرانی کرتے رہے اس کے باوجود عمران نے کافرستان میں اپنا مشن بڑے سمارٹ انداز میں مکمل کر لیا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ دلچسپ اور منفرد انداز میں لکھا گیا ناول آپ کو پسند آئے گا۔ اپنی آراء سے ضرور مطلع کیجئے کیونکہ آپ کی آراء میرے لئے محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً مشعل راہ ہوتی ہیں۔ البتہ حسب دستور ناول کے مطالعہ سے قبل اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

ملتان سے ناصر مون لکھتے ہیں۔ "میں آپ کا بڑا مداح ہوں۔ آپ کے ناول "ہیکل سلیمانی" کو تو میں نے اپنا کورس بنا لیا ہے۔ اتنی بار پڑھ چکا ہوں کہ اب وہ مجھے زبانی یاد ہو گیا ہے۔ آپ کی تعریف کے لئے میرے پاس الفاظ ہی نہیں ہیں۔ "شیڈاگ" ناول پڑھ کر آپ کی

بے پناہ صلاحیتوں کا احساس ہونے لگا ہے۔ البتہ اب آپ سے یہ
شکایت ضرور پیدا ہو گئی ہے کہ اب ناولوں سے ایکشن کافی حد تک کم
ہو چکا ہے۔ یہ درست ہے کہ موجودہ سائنسی دور کے لحاظ سے عمران
کی کارکردگی درست ہے لیکن باقی سیکرٹ سروس تو عام سائنسی
ایجادات سے بھی ناواقف نظر آتی ہے۔ اس لئے میرا مشورہ ہے کہ
عمران سیکرٹ سروس کو باقاعدہ سائنس پڑھایا کرے۔ مجھے امید ہے
آپ آئندہ ناولوں میں ایکشن کو بھی ترجیح دیا کریں گے"۔

محترم ناصر مون صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد
شکریہ۔ ناولوں میں ایکشن کی کمی کا شکوہ بجا اور اس کی جو وجہ آپ نے
خود اپنے خط میں لکھی ہے وہ بھی درست ہے لیکن اگر عمران نے آپ
کے مشورے کے مطابق باقی ممبران کو بھی سائنس پڑھانا شروع کر
دی تو پھر شاید ایکشن کا سرے سے وجود ہی غائب ہو جائے اور یقیناً پھر
آپ کا شکوہ مزید بڑھ جائے گا۔ اس لئے ہونا تو یہ چاہئے کہ تنویر سے
درخواست کی جائے کہ وہ عمران کو "ایکشن پڑھانا" شروع کر دے۔
شاید اس طرح آپ کا شکوہ دور ہو جائے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط
لکھتے رہیں گے۔

صوابی سے راشد احمد لکھتے ہیں۔ "عرصہ دراز سے آپ کے ناول
پڑھ رہا ہوں اور آپ کا انداز تحریر مجھے بے حد پسند ہے۔ میں خود بھی
کالج میں اردو کا پروفیسر ہوں اور مختلف رسالوں میں میری کہانیاں بھی
شائع ہوتی رہتی ہیں۔ آپ کے انداز تحریر سے متاثر ہو کر میں اب
عمران سیریز بھی لکھنا چاہتا ہوں لیکن اس شرط کے ساتھ کہ آپ مجھے
اس کی اجازت بھی دیں اور پھر انہیں شائع کرانے کی بھی حامی
بھریں۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم راشد احمد صاحب۔ خط لکھنے اور انداز تحریر کی پسندیدگی پر
آپ کا بے حد مشکور ہوں۔ آپ نے عمران سیریز لکھنے کی خواہش کی
ہے تو آپ ضرور لکھیں لیکن جہاں تک آپ کی شرط کا دوسرا حصہ ہے تو
اس کے لئے ظاہر ہے آپ کو کسی پبلشر سے رجوع کرنا ہو گا اور یہ پبلشر
کی اپنی صوابدید ہے کہ وہ آپ کے ناول شائع کرتا ہے یا نہیں۔ اگر
آپ اچھا لکھیں گے تو ظاہر ہے پبلشر اسے ضرور شائع کرے گا۔ امید
ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ سے رانا وسیم سرور لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول نہ
صرف مجھے پسند ہیں بلکہ بے حد پسند ہیں اور جہاں تک میرا خیال ہے
آپ نے ناولوں میں سیکرٹ سروس کے ممبران کے نام فرضی رکھے
ہوئے ہیں ورنہ یہ ناول حقائق پر مبنی ہوتے ہیں۔ امید ہے آپ ضرور
جواب دیں گے"۔

محترم رانا وسیم سرور صاحب۔ خط لکھنے اور ناول بے حد پسند
کرنے کا شکریہ۔ جہاں تک ناولوں کے حقائق پر مبنی ہونے یا نہ
ہونے کا سوال ہے تو محترم سیکرٹ سروس میں لفظ سیکرٹ کے معنی
تو آپ کو معلوم ہوں گے۔ اس کو مدنظر رکھ کر آپ اپنے سوال کا
جواب خود حاصل کر سکتے ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں

گے۔

کلور کوٹ سے سیف اللہ محمود لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں کا خاموش قاری ہوں۔آپ کے تمام ناول اس قدر معیاری ہوتے ہیں کہ ان پر نکتہ چینی کی گنجائش ہی نہیں ہوتی۔ گذشتہ دنوں ایک نئی پاکستانی فلم دیکھی تو معلوم ہوا کہ اس کی کہانی عمران سیریز کا چربہ ہے لیکن اسے اس انداز میں بنایا گیا ہے کہ عمران سیریز کے قارئین کو بے حد افسوس ہوا ہے۔امید ہے آپ اس کا ضرور نوٹس لیں گے"۔

محترم سیف اللہ محمود صاحب۔خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے اپنے خط میں عمران سیریز کے بارے میں جن جذبات کا اظہار کیا ہے اس کے لئے میں آپ کا مشکور ہوں۔ جہاں تک کسی فلم کا تعلق ہے تو ضروری نہیں کہ اگر کسی فلم کو جاسوسی سبجیکٹ پر بنایا جائے تو اسے عمران سیریز کا چربہ قرار دیا جائے۔ میرے پاس تو چونکہ فلمیں دیکھنے کا وقت ہی نہیں ہوتا اس لئے میں اپنی رائے تو اس بارے میں نہیں دے سکتا البتہ آپ نے خود ہی فلم کے بارے میں جو رائے دی ہے اس کے بعد اس کا نوٹس لینے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

جیپ خاصی تیز رفتاری سے بلال نگر کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر سوپر فیاض اپنی یونیفارم میں ملبوس بیٹھا ہوا تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر عمران سیٹ کی پشت کے ساتھ سر ٹکائے آنکھیں بند کئے ہلکے ہلکے خراٹے لینے میں مصروف تھا کہ اچانک سوپر فیاض نے پوری قوت سے بریک لگائے اور ٹائروں کی چیخوں کی آوازوں میں عمران کے حلق سے نکلنے والی چیخ بھی شامل تھی۔اس نے بڑی مشکل سے اپنے دونوں ہاتھ سامنے کر کے اپنا سر ونڈ سکرین سے ٹکرانے سے بچایا تھا اور سوپر فیاض نے ایک بار پھر ایک جھٹکے سے جیپ پوری رفتار سے دوڑانا شروع کر دی۔

"کیا۔ کیا کوئی جن صاحب یا بھوتنی صاحبہ سامنے آگئی تھیں یا تمہاری ٹانگ میں کھلی ہو رہی تھی"....... عمران نے آنکھیں پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

"تمہیں نیند سے جگانا تھا اس لئے بریک لگائی تھی"....... سوپر فیاض نے لطف لینے والے لہجے میں کہا۔

"اچھا تو اسے کہتے ہیں نوکر شاہی۔ میں آج تک یہی سوچتا رہا تھا کہ یہ اصطلاحات بنانے والے کتنی غلط اصطلاحات بناتے ہیں۔ بھلا نوکر بادشاہ کیسے ہو سکتا ہے اور نوکر بادشاہی کیسے کر سکتا ہے لیکن آج پہلی بار اس کا مفہوم مجھ پر واضح ہوا ہے"....... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ اس میں نوکر شاہی کہاں سے گھس آئی"....... سوپر فیاض نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم نوکری کرتے ہو ناں۔ یعنی نوکر ہو"....... عمران نے وضاحت شروع کر دی۔

"یہ کیا نوکری اور نوکر کی رٹ لگا رکھی ہے۔ یہ پرانے زمانے کے الفاظ ہیں۔ اب لوگ نوکری نہیں کرتے سروس کرتے ہیں۔ سمجھے"....... سوپر فیاض نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"اور سرونٹ کہلاتے ہیں اور سرونٹ کوارٹر میں رہتے ہیں۔ چلو یوں ہی سہی"....... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

"تم اپنی بات کرو۔ تمہاری سمجھ میں یہ بات نہیں آ سکتی۔ تمہارے ڈیڈی بھی تو نوکری کرتے ہیں"....... سوپر فیاض نے باقاعدہ طعنہ دیتے ہوئے کہا۔

"وہ نوکر ضرور ہیں لیکن نوکر شاہی نہیں کرتے۔ بس تم میں اور ڈیڈی میں یہی فرق ہے"....... عمران نے کہا۔

"آخر یہ تم نے نوکر شاہی کی کیا رٹ لگا رکھی ہے۔ کیا مطلب ہے اس سے تمہارا"....... اس بار سوپر فیاض نے بری طرح جھلاتے ہوئے کہا۔

"یہ جیپ سرکاری ہے۔ ہے ناں"....... عمران نے کہا۔

"ہاں ہے۔ پھر"....... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس پر ہونے والا سارا خرچ بھی سرکاری ہو گا"....... عمران نے ایک بار پھر پہلے جیسے انداز میں کہا۔

"ظاہر ہے سرکاری جیپ ہے اور سرکاری کاموں کے لئے استعمال ہوتی ہے تو خرچ بھی تو حکومت ہی ادا کرے گی"....... سوپر فیاض نے جواب دیا۔

"اور جیپ کے چار ٹائر ہوتے ہیں اور یہ جیپ فور وہیل ڈرائیو ہے جس کا مطلب ہے کہ جب بریک لگائی جائے تو چاروں ٹائر بیک وقت رک جاتے ہیں"....... عمران نے شعبدہ بازوں کی طرح باقاعدہ رنگ جماتے ہوئے کہا۔

"آخر تمہارا مطلب کیا ہے۔ کھل کر بات کرو"....... سوپر فیاض نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"جس انداز میں تم نے مجھے جگانے کے لئے یعنی غیر سرکاری کام کے لئے بریک لگائے ہیں اس سے چاروں ٹائروں نے جس انداز میں سڑک سے رگڑ کھائی ہے یقیناً آدھے ٹائر ختم ہو گئے ہوں گے اور اب نئے ٹائر لامحالہ حکومت کے خرچ پر ڈالے جائیں گے۔ اب تم خود بتاؤ

که یہ نوکر شاہی نہیں ہے تو اور کیا ہے کہ صرف مجھے جگانے کے لئے
تم نے حکومت پر اتنا خرچہ ڈال دیا جبکہ حکومت کے پاس جو پیسہ
ہوتا ہے وہ عوام کے ٹیکسوں کا ہوتا ہے جو وہ اپنے خون پسینہ کی
کمائی سے ادا کرتے ہیں۔ بچوں کا پیٹ کاٹ کر دیتے ہیں"...... عمران
نے کہا۔

"مجھ سے واقعی غلطی ہوئی ہے۔ خواہ مخواہ میں نے تمہیں جگا دیا۔
تمہیں تو سوتے ہی رہنا چاہئے تھا"...... سوپر فیاض نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔

"اوہ۔ میں سمجھا تھا کہ تمہیں اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے اور
تم اپنی غلطی پر معذرت کرو گے اور آئندہ کے لئے صرف نوکر رہنے
تک ہی محدود رہو گے لیکن لگتا ہے تمہارا ضمیر خواب آور گولیوں کا
پورا پیکٹ کھا کر سویا ہوا ہے اس لئے اب تمہاری اس حرکت کی
تفصیلی رپورٹ ڈیڈی کو دی جائے گی"...... عمران نے بڑے سنجیدہ
لہجے میں کہا۔

"میں کہہ دوں گا کہ سامنے اچانک ایک بوڑھی عورت آ گئی
تھی"...... سوپر فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یعنی جھوٹ بھی بولو گے۔ کیوں"...... عمران نے آنکھیں نکالتے
ہوئے کہا۔

"اس میں جھوٹ کیا بات ہے۔ بوڑھی عورتیں اچانک سامنے
آتی ہی رہتی ہیں۔ کل بھی ایک عورت آ گئی تھی بڑی مشکل سے بچی

تھی"...... سوپر فیاض پوری طرح ڈھیٹ بن چکا تھا۔

"ابھی اس کی زندگی ہو گی کہ بچ گئی ورنہ تم نے اسے نیچے دینے
کی پوری کوشش کر ڈالی ہو گی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے
کہا اور سوپر فیاض بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہاری بات ٹھیک ہے۔ نجانے وہ کس طرح بچ گئی ورنہ مجھے
ایسے لوگوں سے سخت نفرت ہے جو بغیر دیکھے بھالے سڑک کراس
کرنے لگتے ہیں"...... سوپر فیاض نے جواب دیا۔

"اگر زندہ رہ گئے تو ایک روز تم نے بھی بوڑھے ہو کر اسی طرح
سڑک کراس کرنی ہے۔ پھر پوچھوں گا تم سے"...... عمران نے کہا تو
سوپر فیاض بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا دماغ تو خراب نہیں ہو گا کہ میں پیدل چلوں گا"...... سوپر
فیاض نے کہا۔

"نہیں۔ تم وہیل چیئر پر ہو گے"...... عمران نے کہا تو سوپر
فیاض کا بے اختیار منہ بن گیا لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

"مجھے لگتا ہے کہ تم سرکاری طور پر مجھے اغوا کر کے بلال نگر لے
جا رہے ہو۔ کیا واقعی ایسا ہی ہے"...... چند لمحوں بعد عمران نے کہا۔

"جو تمہارے ذہن میں آئے سمجھ لو۔ بہرحال ہمیں بلال نگر پہنچنا
ہے"...... سوپر فیاض نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ آخر بیٹھے بٹھائے تمہیں سسرال جانے کا خیال کیسے آ
گیا"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار اچھل پڑا۔

"سسرال۔ کیا مطلب۔ کس کے سسرال"....... سوپر فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سلمیٰ بھابھی کا میکہ۔ ان کے والد اور تمہارے مرحوم و مغفور سسر کا نام بلال ہی تو تھا"....... عمران نے جواب دیا تو سوپر فیاض ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"میرا سسر اتنا بڑا آدمی نہیں تھا کہ اس کے نام پر پورے شہر کا نام رکھا جاتا"....... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سلمیٰ بھابھی کی تم سے شادی کے بعد تو وہ بہرحال بڑا آدمی بن ہی گیا ہو گا"....... عمران نے کہا تو سوپر فیاض چند لمحے خاموش رہا جیسے عمران کے فقرے پر غور کر رہا ہو۔ پھر اس کا سینہ بے اختیار پھولنے لگا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ کاش یہ بات سلمیٰ کی سمجھ میں بھی آ جائے"....... سوپر فیاض نے کہا۔

"اسے تمہارے والد محترم کے بارے میں بات سمجھ میں نہ آ رہی ہو گی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"....... سوپر فیاض نے کہا۔

"کیسے سمجھ میں آ سکتی ہے یہ بات"....... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک سوپر فیاض کی جیب سے ٹرانسمیٹر کال آنا شروع ہو گئی تو سوپر فیاض نے جیپ کی رفتار

آہستہ کی اور پھر اسے ایک طرف لے جا کر اس نے جیپ روک دی اور جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ انسپکٹر بشیر کالنگ۔ اوور"....... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"....... سوپر فیاض نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سردار احمد خان اپنی حویلی میں موجود ہیں سر اور ان کا فی الحال کہیں جانے کا پروگرام نہیں ہے۔ اوور"....... انسپکٹر بشیر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں پہنچنے ہی والا ہوں۔ اوور اینڈ آل"....... سوپر فیاض نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس جیب میں رکھا اور پھر جیپ آگے بڑھا دی۔ اب اس کے چہرے پر بڑی سنجیدگی طاری تھی جبکہ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ سوپر فیاض اسے فلیٹ سے زبردستی اپنے ساتھ یہ کہہ کر لایا تھا کہ بلال نگر کے رئیس سردار احمد خان جو سر عبدالرحمن کے انتہائی قریبی رشتہ دار ہیں انہوں نے سر عبدالرحمن کو فون کر کے بتایا کہ ان دنوں بلال نگر میں مشکوک افراد کا آنا جانا کافی زیادہ ہو گیا ہے اور انہیں جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق بلال نگر کے قریب واقع جنگل میں ان کی خفیہ کمین گاہیں بھی موجود ہیں۔ ان میں کبھی کبھار غیر ملکی بھی شامل ہوتے ہیں۔ سردار احمد خان نے سر عبدالرحمن کو بتایا کہ

وہ چاہتے تو پولیس کے اعلیٰ حکام کو بھی اطلاع کر دیتے لیکن ان غیر
ملکیوں کی وجہ سے وہ انہیں اطلاع دے رہے ہیں جس پر سر
عبدالرحمن نے سوپر فیاض کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ جا کر اس معاملے کی
ابتدائی رپورٹ تیار کرے اور سوپر فیاض نے انسپکٹر بشیر کو تو پہلے
ہی بلال نگر بھیج دیا تھا اور خود وہ سیدھا عمران کے فلیٹ پر پہنچا اور
عمران کے نہ چاہنے کے باوجود وہ اسے ساتھ لے کر بلال نگر روانہ ہوا
گیا کیونکہ سوپر فیاض کو معلوم تھا کہ عمران بہرحال اس سے زیادہ
جلدی اور زیادہ آسانی سے کوئی نہ کوئی خاص کلیو حاصل کر لے گا۔
اس طرح اسے سر عبدالرحمن کے سامنے سرخرو ہونے کا موقع مل
جائے گا اور دوسری بات یہ کہ اسے معلوم تھا کہ سردار احمد خان
چونکہ سر عبدالرحمن کے انتہائی قریبی عزیز ہیں اس لئے ان سے ملاقات
کے وقت عمران کی موجودگی ضروری ہے کیونکہ اس نے سنا ہوا تھا کہ
سردار احمد خان انتہائی غصیلی طبیعت کے آدمی ہیں اور سوپر فیاض کو
خدشہ تھا کہ اگر سردار احمد خان نے اس کی شکایت سر عبدالرحمن کو
کر دی تو یہ بات اس کے حق میں انتہائی بری ثابت ہو گی جبکہ عمران
کے ساتھ ہونے سے اگر ایسی کوئی بات ہوئی تو وہ اطمینان سے اسے
عمران کے گلے ڈال دے گا اور سر عبدالرحمن کو وہ یہ بتائے گا کہ
عمران زبردستی اس کے ساتھ چل پڑا تھا۔ بہرحال یہ ساری باتیں
سوچ کر وہ عمران کے فلیٹ پر پہنچا تھا اور گو عمران نے ساتھ جانے
سے کافی معذرت کی تھی لیکن سوپر فیاض نے ضد پکڑ لی اور شاید

عمران اس کی ضد کے باوجود ساتھ نہ جاتا لیکن ایک تو وہ ان دنوں
فارغ تھا دوسرا سردار احمد خان سے اس کی ملاقات کو کئی سال ہو چکے
تھے اور اسے سردار احمد خان کی غصیلی طبیعت کی وجہ سے انہیں
چڑانے اور غصہ دلانے میں بے حد لطف آتا تھا اور تیسری اور اہم
بات یہ کہ مشکوک افراد میں غیر ملکی شامل تھے۔ یہ ساری باتیں سوچ
کر عمران نے سوپر فیاض پر احسان کرتے ہوئے اس کے ساتھ چلنے
کی حامی بھر لی تھی۔

" ہم نے پہلے سردار احمد خان کا بیان لینا ہے"...... سوپر فیاض
نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" اچھا۔ تو کیا وہ مجرم ہیں۔ حیرت ہے اتنے بڑے رئیس ہو کر
ایسی حرکتیں"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

" بکواس مت کرو۔ اگر تم نے ایسی فضول بات ان کے سامنے
کر دی تو وہ تمہیں گولی بھی مار سکتے ہیں۔ سمجھے۔ چونکہ ان کے کہنے پر
ہم بلال نگر جا رہے ہیں اس لئے پہلے ان کا بیان لینا ضروری ہے اور
اسی لئے میں نے انسپکٹر بشیر کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ وہ چیک کرے کہ
سردار احمد خان حویلی میں موجود بھی ہیں یا نہیں"...... سوپر فیاض
نے کہا۔

" سردار احمد خان کا بیان کیا ہونا ہے۔ وہی جو انہوں نے بقول
تمہارے ڈیڈی کو بتایا ہے اس لئے تم سیدھے اس جنگل میں چلو
جہاں مشکوک افراد موجود ہیں۔ ایک کو پکڑ کر واپس ہیڈ کوارٹر لے

جانا۔ بس سارا کیس حل ہو جائے گا"...... عمران نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔

" بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب تک ثبوت نہ ہو
کسی غیر ملکی کو اس طرح نہیں پکڑا جا سکتا۔ سمجھے۔ اور رہی سردار
احمد خان کے بیان کی بات تو ظاہر ہے ان سے پوچھنا پڑے گا کہ
انہیں کس نے اطلاع دی اور ان آنے جانے والوں کی کون سی
حرکت مشکوک ہے۔ وغیرہ وغیرہ"...... سوپر فیاض نے کہا تو عمران
بے اختیار مسکرا دیا۔

" ان سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں بتا دیتا ہوں"۔ عمران
نے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار چونک پڑا۔

" تم۔ تم کیا بتا سکتے ہو"...... سوپر فیاض نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

" سردار احمد خان اب خاصے بوڑھے ہو گئے ہوں گے اور بوڑھے
لوگوں کو ہر نوجوان مشکوک نظر آنے لگ جاتا ہے"...... عمران نے
جواب دیا تو سوپر فیاض بے اختیار ہنس پڑا۔

" ایک بات سن لو کہ اگر تم نے سردار احمد خان کو اپنی فضول
باتوں سے تنگ کیا تو صاحب تمہیں واقعی گولی مار دیں گے"۔ سوپر
فیاض نے شاید حفظ ماتقدم کے طور پر بات کرتے ہوئے کہا۔

" بشرطیکہ سردار احمد خان کی گولی سے بچ نکلا تب۔ ویسے تم
گھبراؤ نہیں۔ سردارنی سردار سے زیادہ سمجھدار ہے جیسے شیرنی شیر سے

زیادہ سمجھدار ہوتی ہے"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار
ہنس پڑا اور تھوڑی دیر بعد اس نے سائیڈ روڈ پر جیپ موڑ دی۔ یہ
سائیڈ روڈ سیدھی بلال نگر جا کر ختم ہوتی تھی۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو صوفے پر بیٹھا ہوا ادھیڑ عمر غیر ملکی بے اختیار چونک پڑا۔ دروازے سے بھی ایک غیر ملکی نوجوان اندر داخل ہو رہا تھا۔

" اوہ۔ جیگر تم اور اس وقت۔ کیا بات ہے"....... صوفے پر بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر غیر ملکی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" معاملات گڑبڑ ہو گئے ہیں رافٹ۔ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو ہماری راہ پر چل نکلی ہے"....... آنے والے نے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے ادھیڑ عمر سے کہا۔

" سنٹرل انٹیلی جنس۔ اس کا ان معاملات سے کیا تعلق"۔ ادھیڑ عمر غیر ملکی رافٹ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" بظاہر تو کوئی تعلق نہیں ہے لیکن انہوں نے بہر حال کوئی نہ کوئی تعلق نکال لیا ہو گا"....... جیگر نے جواب دیا۔

" پھر اب تمہارا کیا خیال ہے"....... رافٹ نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ تم اپنی ساری سرگرمیاں فی الحال روک دو۔ یہ لوگ خود ہی ٹکریں مار کر واپس چلے جائیں گے تو پھر دوبارہ کام شروع ہو سکتا ہے ورنہ معاملات وہاں تک پھیل سکتے ہیں جہاں تک تمہارا تصور بھی نہ ہو"....... جیگر نے کہا۔

" میں نے تو سنا ہے کہ یہاں کرپشن بے حد وسیع پیمانے پر ہے۔ انٹیلی جنس کے کسی بڑے افسر کو بھاری رقم دے کر معاملات سنبھالے جا سکتے ہیں"....... رافٹ نے کہا۔

" سنبھالے جا سکتے ہیں لیکن فوری طور پر نہیں اور اگر انہیں کچھ معلوم ہو گیا تو شاید وہ ایسا بھی نہ کریں"....... جیگر نے کہا۔

" تمہیں کس نے اطلاع دی ہے"....... رافٹ نے پوچھا۔

" مجھے دراصل سرحدی پولیس سے خطرہ تھا۔ میں نے وہاں ہر قسم کا بندوبست کر رکھا تھا اور ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کا ایک انسپکٹر جس کا نام بشیر ہے بلال نگر میں موجود ہے اور اسے اپنے سپرنٹنڈنٹ کی آمد کا انتظار ہے۔ میرا جو آدمی سرحد پولیس پر کام کر رہا ہے وہ اس انسپکٹر کا بھی واقف ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ بلال نگر کے سردار احمد خان نے سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل کو فون پر بتایا ہے کہ بلال نگر میں مشکوک افراد مشکوک سرگرمیوں میں ملوث نظر آ رہے ہیں جن میں غیر ملکی بھی شامل ہیں اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ سردار احمد خان ڈائریکٹر جنرل کا

قریبی عزیز ہے جس پر ڈائریکٹر جنرل نے سپرنٹنڈنٹ کو ابتدائی رپورٹ تیار کرنے کے لئے بھیجا ہے اور انسپکٹر بشیر وہاں اس کا انتظار کر رہا ہے“....... جیگر نے کہا۔

”ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ واقعی تم ٹھیک کہتے ہو۔ معاملات کافی گڑبڑ ہیں“....... رافٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر تیزی سے ایک فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اسے آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ رافٹ کالنگ۔ اوور“....... رافٹ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”یس۔ ٹیری اٹنڈنگ یو باس۔ اوور“....... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”ٹیری۔ جیگر نے ابھی ابھی اطلاع دی ہے کہ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو تک ہماری سرگرمیوں کے بارے میں اطلاع پہنچ چکی ہے اور اس کا انسپکٹر بلال نگر میں موجود ہے اور سپرنٹنڈنٹ بھی وہاں پہنچ رہا ہے۔ تم فوری طور پر سب کچھ کیمو فلاج کر دو۔ بلال نگر کے کسی سردار احمد خان نے انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل کو اطلاع دی ہے جس پر یہ کارروائی ہو رہی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ سپاٹ کے بارے میں بھی اس تک کوئی اطلاع پہنچی ہو اور یہ لوگ سپاٹ پر بھی پہنچ جائیں تو انہیں وہاں کسی قسم کا کوئی کلیو نہیں ملنا چاہئے۔ اوور“۔ رافٹ نے کہا۔

”لیکن باس کب تک ایسا ہو گا۔ کام تو اس وقت پوری رفتار سے ہو رہا ہے۔ اوور“....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”میں نے جیگر سے کہا ہے کہ وہ جلد از جلد ان لوگوں سے معاملات طے کرے لیکن انہیں بہرحال فوری طور پر کوئی کلیو نہیں ملنا چاہئے۔ اوور“....... رافٹ نے کہا۔

”ٹھیک ہے باس۔ اوور“....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”پوری طرح ہوشیار رہنا۔ اوور اینڈ آل“....... رافٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔

”اب یہ تمہاری ذمہ داری ہے جیگر کہ تم ان معاملات کو جلد از جلد طے کر دو تاکہ کام جلد از جلد دوبارہ شروع ہو سکے“....... رافٹ نے کہا۔

”تم فکر نہ کرو۔ میں کوشش کروں گا کہ کام جلد از جلد ہو سکے۔ اب مجھے اجازت“....... جیگر نے کہا اور رافٹ کے سر ہلانے پر وہ اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا تو رافٹ چند لمحے ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا رہا پھر اس نے ایک بار پھر جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر ایک اور فریکونسی اس پر ایڈجسٹ کی اور بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ رافٹ کالنگ فرام پاکیشیا۔ اوور“....... رافٹ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”یس۔ چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور“....... چند لمحوں بعد ایک بھاری

سی آواز سنائی دی تو رافٹ نے اسے جیگر کی طرف سے ملنے والی ساری اطلاع اور پھر اپنے احکامات کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ تو وہ سپرنٹنڈنٹ وہاں پہنچ گیا۔ ویری بیڈ۔ اوور"....... دوسری طرف سے چیف نے کہا تو رافٹ بے اختیار اچھل پڑا۔اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" آپ اس سپرنٹنڈنٹ کو جانتے ہیں۔ اوور"....... رافٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" صرف اتنا جانتا ہوں کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سب سے خطرناک ایجنٹ علی عمران کا بڑا گہرا دوست ہے اور سنٹرل انٹیلی جنس کا ڈائریکٹر جنرل اس علی عمران کا والد ہے اور یہی معاملہ سب سے خطرناک ہے۔اگر ہمارے معاملے کی بھنک بھی اس عمران کے کانوں تک پہنچ گئی تو معاملات بے حد بگڑ جائیں گے۔اوور"۔چیف نے کہا۔

" جیگر نے کہا ہے کہ وہ سپرنٹنڈنٹ وغیرہ سے مل کر معاملات کو سنبھال لے گا۔یہاں کرپشن بہت ہے اس لئے بھاری رقم کے عوض سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔اوور"....... رافٹ نے کہا۔

" تم یہ معلوم کرو کہ کیا عمران ان دنوں دارالحکومت میں موجود ہے یا نہیں۔ میں تمہیں اس کے فلیٹ کا نمبر اور پتہ بتا دیتا ہوں لیکن تم نے خود وہاں نہیں جانا۔جیگر وہیں کا رہنے والا ہے اسے کہنا۔ اوور"....... چیف نے کہا۔

" یس چیف۔ میں ابھی جیگر کو کہہ دیتا ہوں۔اوور"....... رافٹ نے عمران کے فلیٹ کا پتہ اور نمبر نوٹ کرتے ہوئے کہا۔

" او کے جو بھی رپورٹ ہو مجھے فوراً بتانی ہے۔ اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رافٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کیا اور ایک بار پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ رافٹ کالنگ۔ اوور"....... رافٹ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس۔ جیگر اٹنڈنگ یو۔ کیا بات ہے۔ ابھی تو میں تمہارے پاس سے آیا ہوں۔اوور"....... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے جیگر کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

" جیگر میں نے چیف کو اس سارے واقعہ کی اطلاع دی ہے تو چیف بے حد پریشان ہوا ہے۔اوور"....... رافٹ نے کہا۔

" کیوں۔اوور"....... جیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو رافٹ نے اسے عمران کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

" اچھا پھر۔ میں نے تو اس کا نام بھی کبھی نہیں سنا۔اوور"۔ جیگر نے کہا۔

" چیف نے کہا ہے کہ جیگر سے کہہ کر یہ معلوم کراؤ کہ یہ عمران ان دنوں یہاں دارالحکومت میں موجود ہے یا نہیں اور پھر رپورٹ

دو۔ تم اس کا فلیٹ نمبر اور پتہ نوٹ کرو اور اس بارے میں معلومات حاصل کر کے مجھے بتاؤ تاکہ میں چیف کو اطلاع دے سکوں۔ اوور"....... رافٹ نے کہا اور پھر اس نے فلیٹ کا نمبر اور پتہ بتا دیا۔

"ٹھیک ہے میں معلوم کراتا ہوں۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور رافٹ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"عجیب چکر ہے۔ چیف وہاں بیٹھا یہاں کے ایک آدمی سے اس قدر خوفزدہ ہو رہا ہے جیسے وہ آدمی نہ ہو کوئی جن بھوت ہو"۔ رافٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"رافٹ بول رہا ہوں"....... رافٹ نے کہا۔

"جیگر بول رہا ہوں رافٹ"....... دوسری طرف سے جیگر کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے"....... رافٹ نے کہا۔

"انتہائی خطرناک اور گڑبڑ رپورٹ ہے رافٹ"....... جیگر نے کہا تو رافٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"....... رافٹ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"سپرنٹنڈنٹ فیاض کے ہمراہ بلال نگر عمران بھی گیا ہے۔ میں نے اس کے فلیٹ پر ایک دوست بن کر فون کیا تو اس کے ملازم

سلیمان نے بتایا کہ وہ سپرنٹنڈنٹ فیاض کے ساتھ کہیں گیا ہے۔ نجانے کب آئے۔ جس پر میں پریشان ہو گیا اور پھر میں نے بلال نگر اپنے آدمی سے بات کی۔ اس نے مجھے بتایا کہ سپرنٹنڈنٹ فیاض کے ساتھ ایک مسخرہ سا نوجوان بھی آیا ہے اور وہ دونوں اس وقت سردار احمد خان کی حویلی میں موجود ہیں"....... جیگر نے کہا۔

"لیکن تم تو اسے مسخرہ سا نوجوان کہہ رہے ہو جبکہ چیف اسے بہت خطرناک بتا رہا ہے"....... رافٹ نے کہا۔

"میں نے بھی معلومات کی ہیں اور چیف کی بات درست ہے رافٹ۔ یہ بظاہر مسخرہ سا نوجوان ہے لیکن دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہے"....... جیگر نے کہا۔

"اوہ۔ اسی لئے چیف گھبرا گیا تھا۔ ٹھیک ہے میں چیف کو رپورٹ دیتا ہوں۔ پھر جیسے چیف حکم دے گا ویسے ہی ہو گا۔ گڈ بائی"....... رافٹ نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے سامنے میز پر پڑا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر چیف کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ رافٹ کالنگ فرام پاکیشیا۔ اوور"....... رافٹ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ چیف اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"....... دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی تو رافٹ نے جیگر سے ملنے والی رپورٹ دوہرا دی۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا سارا مشن ہی ختم ہو گیا۔ ویری بیڈ۔ تم ایسا کرو کہ سب کچھ فوری طور پر سمیٹ لو اور جیگر کے حوالے کر کے تم اور ٹیری دونوں فوراً واپس آ جاؤ۔ فوراً۔ اس سے پہلے کہ عمران تم میں سے کسی کی گردن پکڑ لے اور پھر وہ سب کچھ جان کر ہم تک پہنچ جائے۔ اٹ از مائی آرڈر۔ فوراً اس پر عمل کرو۔ فوراً۔ اوور"...... چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ اوور"...... رافٹ نے جواب دیا۔

"جس قدر جلد ممکن ہو سکے واپس آ جاؤ۔ اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رافٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا۔

"آپ بلال نگر گئے تھے سوپر فیاض کے ساتھ۔ خیریت تھی"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا اب پاکیشیا سیکرٹ سروس صرف میری نگرانی کرنے تک ہی محدود رہ گئی ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"نگرانی کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔ سلیمان نے خود ہی بتا دیا ہے۔ سر سلطان کا فون آیا تھا۔ انہوں نے آپ سے کوئی ضروری بات کرنی تھی۔ انہوں نے پہلے فلیٹ پر فون کیا تو سلیمان نے انہیں بتایا کہ آپ سوپر فیاض کے ساتھ بلال نگر گئے ہیں جس پر سر سلطان نے

مجھے فون کر کے مجھ سے پوچھا کہ آپ کس کام کے سلسلے میں وہاں گئے ہیں تو میں نے انہیں بتایا کہ ان دنوں سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کام نہیں ہے تو انہوں نے کہا کہ آپ جب واپس آئیں تو ا سے بات کر لیں"....... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اسے کہتے ہیں گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ بہرحال اب کیا ک جائے۔ سلیمان کو ڈانٹا بھی تو نہیں جا سکتا۔ آخر وہ قرض خواہ ہے ا میں مقروض اور مقروض بے چارے کی کیا جرأت کہ قرض خواہ ڈانٹے اس لئے قہر درویش بر جان درویش"....... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن آپ نے یہ نہیں بتایا کہ وہاں جانے کا مقصد کیا تھا اور بھی سوپر فیاض کے ساتھ"....... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے ک تو عمران نے سردار احمد خان کی طرف سے ڈیڈی کو مشکوک افراد ا ان کی سرگرمیوں اور خاص طور پر غیر ملکیوں کی آمد و رفت کے بار میں بتایا اور پھر وہ ساری تفصیل بتا دی جس کے تحت سوپر فیاض اسے بلال نگر لے گیا تھا۔

" پھر کیا معلوم ہوا وہاں"....... بلیک زیرو نے اشتیاق بھر لہجے میں کہا۔

" میں تو اس لئے گیا تھا کہ شاید کسی چنیک کا سکوپ بن جا لیکن بس جیپ کی سیر کر کے واپس آ گیا۔ سردار احمد خان اب خا بوڑھے ہو چکے ہیں اور بوڑھوں کو معمولی سی باتیں بھی مشکوک لگ

جاتی ہیں۔ یہی کام سردار احمد خان کے ساتھ ہوا۔ انہیں ان کے ایک ملازم نے بتایا کہ قریبی جنگل میں شہر سے کئی روز سے لوگ مسلسل آ جا رہے ہیں اور ان میں ایک آدھ غیر ملکی بھی ہوتا ہے تو انہوں نے فوراً ان کو مشکوک سرگرمیاں قرار دے کر ڈیڈی کو رپورٹ کر دی حالانکہ مسئلہ صرف اتنا ہے کہ یہ لوگ جنگل میں شکار کھیلنے کے لئے آ جا رہے تھے اور غیر ملکی ان کے مہمان تھے۔ ہم نے جنگل میں ان کا کیمپ دیکھا ہے۔ وہ لوگ واقعی شکاری ہیں۔ ویسے بھی اس جنگل میں ایسی کوئی بات نہیں ہے جسے مشکوک سمجھا جا سکے اس لئے بس سیر کر کے واپس آ گئے"....... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن بلال نگر تو سرحد کے قریب ہے اور پھر جنگل بھی شاید سرحد پر ہے"....... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

" ہاں۔ اسی لئے تو میں خود وہاں گیا تھا لیکن وہاں واقعی کوئی مشکوک بات نظر نہیں آئی"....... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" تو پھر آپ سر سلطان سے بات کر لیں"....... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" جی صاحب"....... دوسری طرف سے سر سلطان کے ملازم کی آواز سنائی دی۔ چونکہ آفس کا وقت ختم ہو چکا تھا اس لئے عمران نے سر سلطان کی کوٹھی پر فون کیا تھا۔

"سرسلطان سے بات کراؤ میں علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا کیونکہ دوسری طرف سے بولنے والا ملازم کوئی نیا تھا۔

"جی صاحب۔ ہولڈ کیجئے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ سلطان بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"حقیر فقیر پر تقصیر ہیچ مدان بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) سلام نیاز پیش کرتا ہے گر قبول افتد زہے عزوشرف"....... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"قبول کیا اب تو تم حقیر فقیر نہیں رہے بلکہ عزوشرف کے مالک ہو گئے"....... سرسلطان نے کہا تو عمران ان کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"لیکن قبولیت کے ساتھ وہ خلعت فاخرہ۔ وہ پروانہ جاگیر اس کا کیا ہوا"....... عمران نے کہا۔

"ایک خاندان میں ایک کو ہی جاگیر مل سکتی ہے اور وہ تمہارے ڈیڈی پہلے ہی لے چکے ہیں اس لئے تمہارے لئے خالی قبولیت"۔ سرسلطان بھی شاید موڈ میں تھے۔

"چلو خلعت فاخرہ ہی دے دیں۔ وہی بیچ کر گزارہ کر لوں گا۔ سنا ہے شاہی خلعت فاخرہ میں اس قدر سونے کے پھول لگے ہوتے ہیں کہ ایک پھول فروخت کرنے سے جاگیر خریدی جا سکتی ہے"۔ عمران

نے جواب دیا۔

"اب تو رولڈ گولڈ کا دور ہے اور رولڈ گولڈ بیچنے جاؤ گے تو جوتیاں بھی ساتھ کھانی پڑیں گی"....... سرسلطان نے کہا۔

"مطلب ہے کہ اب سلطان معظم کا خزینہ پاکیشیا کے خزانے کی طرح خالی ہو کر بھائیں بھائیں کر رہا ہے۔ بہرحال اب کیا کیا جائے۔ دور ہی ایسا آگیا ہے"....... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"واقعی دور ہی ایسا آگیا ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ تم بلال نگر گئے تھے۔ کیا مسئلہ تھا"....... سرسلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سوپر فیاض نے وہاں کسی سرکاری کام سے جانا تھا اور افسر کے ساتھ جب تک کوئی خوشامدی نہ ہو تو افسری مکمل نہیں ہوتی اس لئے وہ مجھے ساتھ لے گیا تھا تاکہ اس کی افسری مکمل ہو سکے اور کوئی بات نہیں تھی"....... عمران نے بات بناتے ہوئے کہا۔ کیونکہ ظاہر ہے اب وہ سرسلطان کو تو تفصیل بتانے سے رہا۔

"میں نے تمہیں اس لئے کال کیا تھا کہ گریٹ لینڈ کی حکومت کی طرف سے ایک خط مجھے بھجوایا گیا ہے کہ انہیں اطلاع ملی ہے کہ ایک بین الاقوامی خفیہ تنظیم جس کا نام وائٹ ایگل ہے جو مختلف ممالک کی باغی تنظیموں کو اسلحہ سپلائی کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے لئے کام بھی کرتی ہے کسی خفیہ مشن پر پاکیشیا میں کام کر رہی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ پاکیشیا میں کسی باغی گروپ کے لئے کام کر رہی ہے"....... سرسلطان نے کہا۔

"لیکن یہاں کیا کوئی باغی گروپ ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"آج تک تو کوئی ایسی اطلاع نہیں ملی لیکن اس خط نے مجھے پریشان کر دیا ہے۔ میں نے گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری صاحب سے فون پر بات کی تو انہوں نے آف دی ریکارڈ بتایا کہ ان تک جو اطلاعات پہنچی ہیں ان کے مطابق ہمسایہ ملک کافرستان پاکیشیا میں کوئی باغی گروپ تیار کرنے میں مصروف ہے اور خاصے طویل عرصے سے وہ اس پر کام کر رہا ہے اور اسی سلسلے میں اس نے وائٹ ایگل کی خدمات حاصل کی ہیں۔ میرے تفصیل پوچھنے پر انہوں نے مزید کچھ بتانے سے انکار کر دیا اور صرف اتنا کہا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف خود ہی سب کچھ معلوم کر لیں گے۔ چنانچہ میں یہ خط صدر صاحب کے نوٹس میں لایا تو وہ بھی اس اطلاع پر بے حد پریشان ہوئے کیونکہ پاکیشیا میں آج تک تو کسی باغی گروپ کے بارے میں نہ سنا گیا اور نہ ہی ایسا کوئی گروپ یہاں موجود ہے۔ بہرحال انہوں نے بھی اس بات سے اتفاق کیا کہ یہ اطلاع سیکرٹ سروس کے چیف تک فوری پہنچانی چاہیئے"۔۔۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

"وہ خط کہاں ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"وہ میں نے تمہارے فلیٹ پر بھجوا دیا ہے۔ سلیمان کے پاس ہو گا"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے سر سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں کہ کیا مسئلہ ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے

کہا اور پھر سر سلطان کے خدا حافظ کہنے پر اس نے بھی خدا حافظ کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آن پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں سلیمان۔ سر سلطان کی طرف سے کوئی لیٹر موصول کیا ہے تم نے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی صاحب"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ تم دانش منزل پہنچا دو"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ وائٹ ایگل کون ہو سکتی ہے۔ نام تو پہلی بار سامنے آیا ہے"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اصل مسئلہ یہ ہے کہ پاکیشیا میں کیا ایسا کوئی باغی گروپ ہو سکتا ہے کہ جسے یہ لوگ سپورٹ کر رہے ہیں۔ کافرستان میں تو ایسے گروپ ہیں۔ وہاں بہت سی ریاستیں کافرستان سے آزادی حاصل کرنے کے لئے کام کر رہی ہیں لیکن پاکیشیا میں تو کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا، پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف

سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے ناٹران کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"اطلاع ملی ہے کہ کافرستان حکومت پاکیشیا میں کوئی باغی گروپ تیار کر کے اسے پاکیشیا کے خلاف استعمال کرنا چاہتی ہے اور وہ طویل عرصے سے اس پر کام کر رہی ہے اور اس سلسلے میں انہوں نے کسی بین الاقوامی مجرم تنظیم وائٹ ایگل کی بھی خدمات حاصل کی ہیں۔ تم اس سلسلے میں وہاں حکومت کے ایسے سیکشنوں کو ٹٹولو جو اس کام میں ملوث ہو سکتے ہیں"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جس قدر جلد ممکن ہو سکے رپورٹ سے مجھے آگاہ کرو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"وہ سرخ جلد والی ڈائری دینا"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز کھول کر ایک ضخیم ڈائری جس میں نام و پتے اور فون نمبر درج تھے نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری لے کر اسے کھولا اور پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جم گئیں۔ اس نے ڈائری بند کر کے اسے میز پر رکھا اور پھر رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"کراس ورلڈ آرگنائزیشن"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ فرام پاکیشیا لائف ممبر"....... عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"ایک منٹ ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ فرمائیے"....... چند لمحوں بعد دوبارہ وہی آواز سنائی دی لیکن اس بار لہجہ مؤدبانہ تھا۔ شاید اس نے کمپیوٹر پر چیک کر لیا تھا کہ پرنس آف ڈھمپ واقعی لائف ممبر ہے۔

"ایک خفیہ بین الاقوامی تنظیم ہے وائٹ ایگل۔ اس کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ مختلف ملکوں کے باغی گروپس کو اسلحہ سپلائی کرتی ہے اور انہیں دوسرے طریقوں سے بھی سپورٹ کرتی ہے۔ اس بارے میں تفصیلات معلوم کرنی ہیں"....... عمران نے کہا۔

"آپ اپنا نمبر بتا دیں۔ چیکنگ کے بعد آپ کو کال کر لیا جائے گا"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کتنی دیر لگے گی۔ مجھے صرف بنیادی معلومات چاہئیں"۔ عمران نے کہا۔

"متعلقہ شعبے سے معلومات مجھ تک پہنچنے میں نصف گھنٹہ تو لگ جائے گا"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ میں نصف گھنٹے بعد دوبارہ فون کروں گا"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں لائبریری میں چیک کرتا ہوں۔ سلیمان کی طرف سے خط وصول کر لینا"....... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا تو عمران تیز تیز قدم اٹھاتا لائبریری کی طرف بڑھ گیا لیکن پھر لائبریری میں اسے وائٹ ایگل کے بارے میں کسی قسم کی کوئی معلومات نہ ملیں تو وہ واپس آگیا۔

"یہ لفافہ سلیمان کی طرف سے آیا ہے"....... بلیک زیرو نے ایک بند لفافہ عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور لفافہ کھول کر اس میں سے نکلنے والے لیٹر کو پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ لیٹر میں کوئی خاص بات نہیں تھی۔ وہی کچھ تھا جو سر سلطان نے فون پر زبانی بتا دیا تھا۔ عمران نے لیٹر بلیک زیرو کی طرف بڑھا دیا اور پھر سامنے دیوار میں نصب کلاک میں وقت دیکھ کر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"کراس ورلڈ آرگنائزیشن"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ فرام پاکیشیا لائف ممبر"....... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ متعلقہ سیکشن سے رپورٹ آچکی ہے۔ وائٹ ایگل نام کی کوئی تنظیم ہمارے ریکارڈ میں موجود نہیں ہے"....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کیا آپ نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے"....... عمران نے کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو عمران نے

او کے کہہ کر رسیور رکھا اور پھر میز پر موجود ڈائری ایک بار پھر اٹھا کر اسے کھولا اور پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جم گئیں۔ وہ چند لمحے اسے دیکھتا رہا پھر اس نے ڈائری بند کر کے میز پر رکھی اور رسیور اٹھا کر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"مارکم کلب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مارکم سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ مارکم بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے"....... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ بڑے طویل عرصے بعد کال کیا ہے"....... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"کیا کروں۔ تمہارا نام ہی ایسا ہے کہ جی چاہتا ہے کہ فون کے رسیور کے ذریعے ہی دو چار زور دار مکے ارسال کر دوں لیکن ابھی ایسا فون ایجاد نہیں ہوا اس لئے دل مسوس کر رہ جاتا ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"....... دوسری طرف

سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" تمہارے نام کا ہماری مقامی زبان میں مطلب ہے کہ تمہیں مار کم پڑی ہے۔ زیادہ پڑنی چاہئے "....... عمران نے جواب دیا تو مارکم ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" بہرحال بتائیے کیا حکم ہے "....... مارکم نے ہنستے ہوئے کہا۔

" تمہارے متعلق مشہور ہے کہ تم پوری دنیا کے مجرموں کا انسائیکلو پیڈیا ہو اور میں یہ بات چیک کرنا چاہتا ہوں "....... عمران نے کہا۔

" یہ بات اس وقت تو واقعی درست تھی جب میں بین الاقوامی ادارے سے منسلک تھا۔ اب شاید ایسا نہ ہو۔ بہرحال آپ فرمائیں۔ آپ کو کس کے بارے میں معلوم کرنا ہے "....... مارکم نے کہا۔

" کوئی بین الاقوامی تنظیم بتائی جاتی ہے وائٹ ایگل اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مختلف ملکوں کے باغی گروپوں کو اسلحہ بھی مہیا کرتی ہے اور ویسے بھی سپورٹ کرتی ہے "....... عمران نے کہا۔

" تو کیا وائٹ ایگل پاکیشیا پہنچ گئی ہے حالانکہ وہ تو افریقہ اور یورپ تک ہی محدود رہتی تھی "....... مارکم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم بہرحال اس کے متعلق جانتے ہو "۔ عمران نے کہا۔

" ہاں۔ یہ واقعی بین الاقوامی تنظیم ہے اور انتہائی باوسائل اور

خطرناک سمجھی جاتی ہے۔ یہ سرکاری تنظیموں کے انداز میں کام کرتی ہے۔ اس نے مختلف کاموں اور محکموں کے لئے علیحدہ علیحدہ سیکشن بنا رکھے ہیں۔ لیکن اس کی کامیابی اس میں ہے کہ کسی بھی معلومات فراہم کرنے والی ایجنسی کے پاس اس کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ مجھے اس بارے میں اس لئے معلوم ہے کہ اس کا ایک سیکشن چیف میرا دوست رہا ہے۔ بہرحال اب تک تو اس کا دائرہ کار زیادہ تر افریقی ممالک ہی رہے ہیں البتہ یورپ میں بھی کام کرتی رہی ہے اور یہ میں پہلی بار سن رہا ہوں کہ ایشیا میں بھی اس نے کارروائی شروع کر دی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس نے باقاعدہ ایشیائی سیکشن بنایا ہو گا "....... مارکم نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" اس کے ہیڈ کوارٹر اور اس کے بارے میں بنیادی باتیں بتا دو۔ باقی میں خود معلوم کر لوں گا "....... عمران نے کہا۔

" ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تو سنا ہے کہ سوئٹزرلینڈ کے کسی علاقے میں ہے۔ ہر قسم کے بڑے جرائم میں ملوث رہتی ہے لیکن اس کا خاص کام باغی تنظیموں کو مخصوص اسلحہ کی سپلائی ہی ہے "۔ مارکم نے کہا۔

" کیا تم ایشیائی سیکشن کے بارے میں مزید معلومات حاصل کر سکتے ہو۔ معاوضے کی فکر مت کرنا۔ مجھے حتمی معلومات چاہئیں "۔ عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ آپ ایک گھنٹے بعد دوبارہ مجھے فون کر لیں میں

کوشش کرتا ہوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے ۔ مجھے یقین ہے کہ تمہاری کوشش کسی نتیجے تک لازماً پہنچ جائے گی"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری کی معلومات درست ہیں"....... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں ۔ اصل میں مجھے خیال آرہا ہے کہ یہ سیکشن گریٹ لینڈ میں ہی قائم کیا گیا ہوگا"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ایشیائی سیکشن تو ایشیا کے کسی ملک میں ہی قائم ہونا چاہیئے ۔ گریٹ لینڈ تو یورپ میں ہے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی تو اصل ڈاج ہوتا ہے کہ ہم اسے ایشیا میں ہی تلاش کرتے رہیں ۔ بہرحال مجھے یقین ہے کہ مارکم معلومات حاصل کر لے گا ۔ وہ ان معاملات میں بے حد تیز ہے"....... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر ایک گھنٹہ انہوں نے چائے پینے اور ادھر ادھر کی باتوں میں گزار دیا۔ اس کے بعد عمران نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

" مارکم کلب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی ۔

" پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ یس سر ۔ ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔ بولنے والی کا انداز بتا رہا تھا کہ اسے اس بارے میں خصوصی ہدایات دی گئی ہیں۔

" ہیلو ۔ مارکم بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد مارکم کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں" ۔ عمران نے اس بار اپنا پورا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" اس بار ڈگریاں بتانے کا مقصد ہے کہ میں رعب میں آکر معاوضہ کم کر دوں"....... دوسری طرف سے مارکم نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ارے کیا واقعی ۔ پھر تو مجھے وہ ڈگریاں بھی پیشگی بتا دینی چاہئیں جو میں نے ابھی حاصل کرنی ہیں"....... عمران نے کہا تو مارکم بے اختیار ہنس پڑا۔

" مجھے آپ کی ساری حاصل شدہ اور مستقبل میں حاصل ہونے والی ڈگریوں کا علم ہے اس لئے بتانے کی ضرورت نہیں ہے ۔ بہرحال آپ کا کام ہو گیا ہے ۔ میرا اندازہ درست تھا ۔ واقعی وائٹ ایگل کا ایشیائی سیکشن کام کر رہا ہے ۔ اس کا ہیڈ کوارٹر گریٹ لینڈ میں ہے اور اس کا چیف گراہم ہے ۔ وہی گراہم جو پہلے گریٹ لینڈ کی ایجنسی بلیک فیدر کا چیف تھا ۔ وہاں سے ریٹائر ہونے کے بعد اس نے وائٹ ایگل جائن کر لی ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ گراہم کے ایجنٹ واقعی پاکیشیا میں کام کر رہے ہیں"....... مارکم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" گراہم وہی جو لمبے قد کا اور دبلا پتلا سا ہے جس کے سر کے آدھے

بال گھنگھریالے اور آدھے سرکنڈوں کی طرح سیدھے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

" ہاں وہی۔ آپ نے ٹھیک پہچانا ہے"....... مارکم نے جواب دیا۔

" لیکن کیا یہ معلوم ہوا ہے کہ پاکیشیا میں ان کا مشن کیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

" تفصیل تو معلوم نہیں ہو سکی البتہ اتنا معلوم ہوا ہے کہ اس سیکشن کا ایک ایجنٹ رافٹ پاکیشیا میں گروپ انچارج تھا لیکن پھر اچانک مشن ختم کر دیا گیا اور رافٹ اور اس کے ساتھی واپس آ گئے"....... مارکم نے کہا۔

"کیا تفصیل معلوم ہو سکتی ہے"....... عمران نے پوچھا۔

" نہیں عمران صاحب۔ میں اس سے زیادہ تفصیل میں نہیں جا سکتا ورنہ میں خود مارک ہو جاؤں گا اور وائٹ ایگل خاصی بڑی اور باوسائل تنظیم ہے"....... مارکم نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔

" چلو یہ تو بتا دو کہ اس رافٹ سے ملاقات کہاں ہو سکتی ہے۔ اس کے بارے میں کیا تفصیل ہے"....... عمران نے کہا۔

" مجھے تفصیل کا علم نہیں ہے۔ صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ رافٹ نامی آدمی پاکیشیا میں گروپ انچارج تھا۔ البتہ آپ کی خاطر ایک کام ہو سکتا ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ کی طرف سے میرا نام باہر نہیں جائے گا اور وہ کام یہ کہ رافٹ کا رابطہ پاکیشیا کے

دارالحکومت کے کسی جیگر نامی آدمی سے ہے جو کسی کلب کا مینجر ہے۔ بس اس سے زیادہ تفصیل کا مجھے علم نہیں ہے"....... مارکم نے کہا۔

" اوکے۔ بس اتنا ہی کافی ہے۔ اس گراہم کے گریٹ لینڈ میں ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کوئی تفصیل"....... عمران نے کہا۔

" نہیں عمران صاحب۔ باوجود کوشش کے یہ معلوم نہیں ہو سکا"۔ مارکم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ اب اپنے بینک کا نام اور اکاؤنٹ نمبر بھی بتا دو اور معاوضہ بھی"....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی۔

" اوکے۔ پہنچ جائے گا معاوضہ۔ بے فکر رہو"....... عمران نے کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں عمران صاحب۔ اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو میں پیشگی معاوضہ وصول کر لیتا"....... دوسری طرف سے مارکم نے جواب دیا اور عمران نے گڈبائی کہہ کر رسیور رکھ دیا اور پھر کاغذ پر اس نے بینک کا نام، اکاؤنٹ نمبر اور معاوضہ لکھ کر کاغذ بلیک زیرو کی طرف بڑھا دیا۔

" فارن ایجنٹ سے کہہ کر یہ ادائیگی فوراً کرا دو کیونکہ مارکم نے انتہائی قیمتی معلومات مہیا کی ہیں"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر اپنی طرف کھسکایا اور اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کر

دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔اوور"....... عمران نے بار بار کال
دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ۔اوور"....... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی
آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر۔ جیگر نام کا کوئی غیر ملکی کسی کلب کا مینجر یا مالک وغیرہ
ہے جس کا رابطہ کسی رافٹ نامی ایجنٹ سے ہے جو ایک خفیہ بین
الاقوامی مجرم تنظیم کا ایجنٹ ہے۔اس جیگر کو فوری تلاش کرنا ہے۔
اوور"....... عمران نے کہا۔

"باس یہ جیگر کیا گریٹ لینڈ کا باشندہ ہے یا کارمن کا۔
اوور"....... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا۔

"گریٹ لینڈ کا زیادہ امکان ہے۔اوور"....... عمران نے کہا۔

"یہاں دو جیگر ہیں۔ان میں سے ایک گریٹ لینڈ کا باشندہ ہے
اور دوسرا کارمن کا۔ویسے گریٹ لینڈ والا جیگر تو کسی بڑے پراجیکٹ
میں شامل نہیں ہو سکتا۔ وہ تو عام جرائم کی دنیا کا آدمی ہے البتہ
کارمن والا جیگر ایسا ہو سکتا ہے۔اوور"....... ٹائیگر نے کہا۔

"تم پہلے گریٹ لینڈ والے جیگر کو اٹھا کر رانا ہاؤس لے آؤ۔اس
کے بعد دوسرے کو بھی دیکھ لیں گے۔اوور"....... عمران نے کہا۔

"یس باس۔اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ کام کرو۔اوور"....... عمران

کہا۔

"زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر جیگر رانا ہاؤس پہنچ چکا ہو گا۔
اوور"....... ٹائیگر نے کہا۔

"اوکے۔اوور اینڈ آل"....... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر
کے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں رانا ہاؤس میں جا رہا ہوں۔اگر ناٹران کی طرف سے کوئی
اطلاع آئے تو مجھے وہاں کال کر لینا"....... عمران نے کہا اور بلیک
زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

گراہم گریٹ لینڈ میں اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ
میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو گراہم
نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس"....... گراہم نے سرد لہجے میں کہا۔
"چیف۔ کافرستان سے اشوک مہتہ صاحب کی کال ہے"
دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
"کراؤ بات"....... گراہم نے کہا۔
"ہیلو۔ میں اشوک مہتہ بول رہا ہوں کافرستان سے"....... چند
لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔
"یس۔ گراہم بول رہا ہوں۔ چیف آف ایشیا سیکشن آف وائٹ
ایگل"....... گراہم نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔
"آپ نے مشن پر کام کیوں بند کر دیا ہے"....... دوسری طرف

سے اشوک مہتہ کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے ناراضگی
کا عنصر نمایاں تھا۔
"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خطرناک ایجنٹ علی عمران سے اسے
بچانے کی غرض سے۔ کافرستان کے اعلیٰ حکام نے ہمارے ساتھ پہلی
شرط یہی رکھی تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس مشن کی بھنک نہ
پڑے"....... گراہم نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔
"کیا مطلب۔ کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس مشن کے بارے
میں علم ہو گیا ہے"....... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے
میں کہا گیا۔
"علم نہ ہونے دینے کی وجہ سے تو ہم نے فوری کارروائی کی
ہے"....... گراہم نے جواب دیا۔
"آپ پوری تفصیل بتائیں کیونکہ اعلیٰ حکام اس سلسلے میں بے
حد پریشان ہیں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"آپ کو معلوم ہے کہ مشن کی ٹریننگ کے سلسلے میں ہم نے
بلال نگر کے قریب واقع جنگل کو سنٹر بنایا ہوا تھا اور گزشتہ کئی ماہ
سے وہاں تسلی بخش طریقے سے کام ہو رہا تھا لیکن پھر اچانک اطلاع
ملی کہ بلال نگر کے سردار احمد خان نے انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل
کو اطلاع دی ہے کہ بلال نگر کے قریبی جنگل میں مشکوک
سرگرمیاں ہو رہی ہیں اور غیر ملکیوں کی آمدورفت بھی ہے جس پر
ڈائریکٹر جنرل نے انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ کو رپورٹ کے لئے

وہاں بھیجا۔ عمران اس سپرنٹنڈنٹ کے ساتھ تھا۔ ویسے عمران اس سپرنٹنڈنٹ کا دوست بھی ہے اور ڈائریکٹر جنرل کا بیٹا بھی ہے۔ ہم وہاں اس سپرنٹنڈنٹ کو تو بہرحال کور کر لیتے لیکن یہ عمران لامحالہ کھٹک جاتا اور پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس اس مشن پر کام شروع کر دیتی"....... گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو آپ نے واقعی اچھا کیا کہ مشن بچا لیا۔ میں اعلیٰ حکام کو رپورٹ دیتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ ڈیفنس سیکرٹری صاحب آپ سے اس سلسلے میں مزید کوئی بات چیت کریں"....... اشوک مہتہ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"....... گراہم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر سامنے رکھی ہوئی فائل پر جھک گیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو گراہم نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... گراہم نے کہا۔

"اشوک مہتہ سے بات کیجئے چیف"....... دوسری طرف سے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ چونکہ وہ پہلے گراہم اور اشوک مہتہ کی بات کرا چکی تھی اس لئے اس بار سیکرٹری نے اس کا تفصیلی تعارف کرانے یا اجازت لینے کی ضرورت نہ سمجھی تھی۔

"ہیلو۔ اشوک مہتہ بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد اشوک مہتہ کی آواز سنائی دی۔

"گراہم بول رہا ہوں"....... گراہم نے بھی صرف نام بتاتے ہوئے کہا۔

"ڈیفنس سیکرٹری رام لعل صاحب سے بات کیجئے جناب"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میں ڈیفنس سیکرٹری رام لعل بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"گراہم بول رہا ہوں جناب"....... گراہم نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آپ کا عہدہ کیا ہے تنظیم میں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں ایشیا سیکشن کا چیف ہوں"....... گراہم نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اشوک مہتہ نے مجھے آپ سے ہونے والی بات چیت کی تفصیلی رپورٹ دی ہے۔ آپ نے درست اقدام کیا ہے لیکن اب ہم چاہتے ہیں کہ اس مشن کو فوری طور پر مکمل کر دیا جائے کیونکہ اگر اس میں زیادہ دیر کی گئی تو پھر شاید یہ مشن کبھی مکمل ہی نہ ہو سکے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ تو آپ کی صوابدید پر منحصر ہے جناب۔ ہم نے آپ کے آدمیوں کو ٹریننگ دے دی ہے اور مخصوص اسلحہ بھی بھاری تعداد میں سپلائی کر دیا ہے اگر آپ اس ٹریننگ اور اسلحہ سے مطمئن ہیں تو آپ مشن مکمل کر سکتے ہیں ورنہ دوسری صورت میں کم از کم دو ماہ

خاموش رہیں۔ پھر کارروائی شروع کی جائے گی"....... گراہم نے کہا۔

" یہ بات تو آپ نے ہمیں بتانی ہے کہ کیا ٹریننگ مکمل ہو گئی ہے یا ابھی ہو رہی ہے"....... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

" جناب ہمیں ایک سو افراد کی ٹریننگ کا ٹاسک دیا گیا تھا۔ ہم نے ان میں سے اسی افراد کو ٹریننگ دے دی ہے جبکہ اسلحہ کی جتنی مقدار آپ نے طلب کی تھی وہ ہم نے پہلے ہی سپلائی کر دی ہے۔ اب اگر آپ اپنا مشن اسی افراد سے پورا کر سکتے ہیں تو کر لیں۔ یہ زیادہ بہتر رہے گا کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس آسانی سے مطمئن نہیں ہوا کرتی اور اگر اس نے اس پر کام شروع کر دیا تو وہ کام بھی انتہائی تیز رفتاری سے کرتے ہیں اور اگر آپ کا خیال ہو کہ سو تربیت یافتہ افراد ہی کام کر سکتے ہیں تو پھر انتظار کریں"....... گراہم نے کہا۔

" آپ کو ہمارے مشن کا تو علم ہے ناں"....... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

" جی ہاں۔ آپ نے سادر نامی ساحل کے قریب بنائے جانے والے خفیہ ٹیلی مواصلاتی سنٹر کو تباہ کرانا ہے اور وہاں سے اس کی مین مشین جسے ٹی ایم کہا جاتا ہے وہ کافرستان لے جانی ہے"۔ گراہم نے کہا۔

" اب آپ بتائیں کہ کیا اسی افراد یہ کام کر سکیں گے"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

" آپ اسی کہہ رہے ہیں۔ میرا تو خیال ہے کہ اگر آپ کے آدمی

ہمت کریں تو دس ہی کافی ہیں"....... گراہم نے کہا۔

" آپ نے شاید وہاں کے حفاظتی انتظامات کو نہیں دیکھا"۔ اس بار ڈیفنس سیکرٹری نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو گراہم بے اختیار مسکرا دیا۔

" جناب ہم نے آپ کے لوگوں کو ان حفاظتی انتظامات سے نمٹنے کی ہی ٹریننگ دی ہے اور ہم نے انہیں صرف نشانہ بازی تو نہیں سکھانا تھی"....... گراہم نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اگر آپ کا یہی مشورہ ہے تو ہم ایسا ہی کر لیتے ہیں لیکن پھر آپ کو بیس افراد کی فیس واپس کرنا ہو گی"....... کافرستان کے ڈیفنس سیکرٹری نے کہا تو گراہم کے چہرے پر بے اختیار ناگواری کے تاثرات ابھر آئے۔

" ہم آپ کے بیس افراد کو ٹریننگ دینے کے لئے تیار ہیں۔ مشن آف تو اس لئے کیا گیا کہ آپ کی ہدایات تھیں"....... گراہم نے کہا۔

" اچھا۔ اس بارے میں بعد میں بات کر لیں گے"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو گراہم نے رسیور رکھ دیا۔

" نانسنس۔ نجانے کس قدر کنجوس لوگ ہیں یہ کافرستان والے"۔ گراہم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر فائل پر نظریں جما دیں لیکن چند لمحوں بعد کمرے میں ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو گراہم بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اس مخصوص آواز کا مطلب تھا کہ ہیڈ کوارٹر

کی طرف سے اسے کال کیا جا رہا ہے۔ اس نے جلدی سے میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود ایک بڑا سا فون پیس اٹھالیا۔ سیٹی کی ہلکی سی آواز اس فون پیس سے ہی سنائی دے رہی تھی۔ اس نے فون پیس پر موجود سرخ رنگ کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیڈ کوارٹر کالنگ"....... ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

"گراہم بول رہا ہوں۔ اے ون"....... گراہم نے کہا۔

"چیف باس سے بات کریں"....... وہی مشینی آواز سنائی دی۔

"ہیلو"....... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور قدرے کرخت آواز سنائی دی۔

"گراہم بول رہا ہوں چیف باس۔ اے ون"....... گراہم کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"ہیڈ کوارٹر کو اطلاع ملی ہے کہ تم نے کافرستان کا مشن ادھورا چھوڑ دیا ہے"....... دوسری طرف سے کرخت لہجے میں کہا گیا۔

"یس سر۔ کافرستان کے اعلیٰ حکام کی اپنی شرط یہی تھی کہ اگر مشن کی اطلاع پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچ جائے تو فوری طور پر مشن بند کر دیا جائے"....... گراہم نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ پھر ٹھیک ہے لیکن یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہے کیا۔ جس سے کافرستان اس قدر خوفزدہ ہے"....... چیف باس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خاصی تیز اور فعال سروس ہے چیف باس"....... گراہم نے جواب دیا۔

"کیا تمہارا سیکشن اس کا خاتمہ نہیں کر سکتا"....... چیف باس نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس ایک پورا ادارہ ہے۔ اگر ہم چند افراد کو ہلاک کر دیں گے تو ان کی جگہ دوسرے آجائیں گے۔ ویسے اس سروس کی اصل روح ایک نوجوان علی عمران ہے۔ اگر اسے ختم کر دیا جائے تو سروس ایک لحاظ سے مفلوج ہو جائے گی لیکن چیف باس میں آپ کو یہ مشورہ نہیں دوں گا کہ آپ زبردستی اس سے چھیڑ چھاڑ کریں۔ ایسا اس صورت میں تو ہو سکتا ہے کہ اگر وہ ہماری تنظیم یا ہمارے سیکشن کے خلاف کام کرے ورنہ ہم مفت کے سر درد میں مبتلا ہو جائیں گے"....... گراہم نے ساتھ ہی مشورہ دیتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ چیف باس فوری اس عمران کے خاتمے کا آرڈر دے گا۔

"تمہارا مشورہ درست ہے لیکن اگر وہ تمہارے سیکشن کے خلاف معمولی سی حرکت بھی کرے تو تم نے پوری قوت سے اس پر ٹوٹ پڑنا ہے۔ ویسے تو یہ بھی ہماری بے عزتی ہے کہ ہم کسی سروس سے ڈر کر مشن ادھورا چھوڑ دیں۔ آج تک سپر پاور کی بے شمار سیکرٹ سروسز اور ایجنسیاں ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں تو اس پسماندہ ملک کی سیکرٹ سروس ہمارا کیا بگاڑ سکتی ہے لیکن چونکہ یہ شرط کافرستان کی

اپنی تھی اس لئے میں خاموش ہو گیا ہوں"...... چیف باس نے کہا۔

"یس باس۔ اگر اس سروس نے ہمارے خلاف کوئی اقدام کیا تو پھر ہم پوری قوت سے اس پر ٹوٹ پڑیں گے"...... گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو گراہم نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فون پیس کا سرخ بٹن آف کیا اور پھر فون پیس کو میز کی دراز میں رکھ کر دوسری دراز کھولی اوز اس میں موجود شراب کی چھوٹی بوتل نکال لی۔ اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور اسے منہ سے لگا لیا۔ پھر جب تک وہ بوتل خالی نہیں ہو گئی اس نے اسے منہ سے نہیں ہٹایا اور پھر خالی بوتل اس نے میز کے ساتھ پڑی باسکٹ میں ڈالی اور ٹشو پیپر سے منہ صاف کر کے وہ ایک بار پھر سامنے پڑی ہوئی فائل پر جھک گیا۔

عمران ٹائیگر کے ساتھ رانا ہاؤس کے بلیک روم میں داخل ہوا تو کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا ایک آدمی بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔ عمران اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے ٹائیگر کو بھی اپنے ساتھ والی کرسی پر بیٹھنے کی اشارہ کیا تو ٹائیگر بھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اسے لے آنے میں کوئی پرابلم تو نہیں ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"نو باس۔ میں اس کے آفس میں گیا۔ اس کے سر پر ضرب لگا کر اسے بے ہوش کیا اور پھر اس کے آفس کے خفیہ راستے سے اسے نکال کر کار میں ڈال کر لے آیا ہوں"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا اس سے کیا تعلق ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" یہ عام جرائم پیشہ آدمی ہے جناب۔ میرا اس سے کوئی گہرا تعلق نہیں ہے۔ یہ صرف مجھے جانتا ہے اور بس "۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

" اوکے پھر اسے ہوش میں لے آؤ" .... عمران نے کہا تو ٹائیگر اٹھا اور اس نے آگے بڑھ کر کرسی پر جکڑے ہوئے آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹائے اور واپس آکر عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ جوزف اور جوانا ہال میں موجود تھے لیکن وہ خاموش کھڑے تھے۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے تو اس کی آنکھوں میں دھندسی چھائی رہی پھر وہ پوری طرح ہوش میں آگیا۔

" یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ میں کہاں ہوں" .... اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے راڈز کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

" تمہارا نام جیگر ہے" .... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ مگر تم کون ہو اور تم ٹائیگر۔ یہ کیا ہے۔ یہ تم نے مجھے یہاں اس طرح کیوں جکڑ رکھا ہے" .... جیگر نے اس بار ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" تم گریٹ لینڈ کے باشندے ہو" .... عمران نے دوسرا سوال کیا جبکہ ٹائیگر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

" ہاں۔ لیکن تم کون ہو" .... جیگر نے تیز لہجے میں کہا۔

" تمہارا وائٹ ایگل کے ایشیائی سیکشن سے کیا تعلق ہے"۔ عمران نے کہا تو جیگر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے حیرت کے تاثرات ابھرے لیکن پھر اس نے جلد ہی اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

" کک۔ کون۔ وائٹ ایگل۔ میں تو کسی وائٹ ایگل کو نہیں جانتا۔ میں تو سیدھا سادھا سا آدمی ہوں۔ تم بے شک ٹائیگر سے پوچھ لو" .... جیگر نے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" سنو جیگر۔ تم اس وقت جہاں موجود ہو وہاں نہ تمہاری چیخیں سننے والا کوئی ہے اور نہ ہی تم پر رحم کھانے والا۔ یہ دونوں دیو زاد تم نے دیکھے ہیں۔ یہ تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ کر اور ایک ایک رگ کاٹ کر رکھ دیں گے اور پھر برقی بھٹی تمہارا مقدر بن جائے گی اور اس کے بعد نہ وائٹ ایگل کو اس بات سے کوئی دلچسپی ہو گی اور نہ ایشیائی سیکشن کے انچارج گراہم یا اس کے ایجنٹ رافٹ کو کہ تم کہاں چلے گئے اور تمہارے ساتھ کیا ہوا۔ اس لئے میں تمہیں زندہ رہنے کا آخری موقعہ دے رہا ہوں کہ تم سچ سچ بتا دو کہ ایشیائی سیکشن بلال نگر کے ساتھ ملحقہ جنگل میں کیا کرتا رہا ہے اور کافرستان کے کس مشن پر وہ یہاں کام کر رہا تھا" .... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" تم۔ تم کون ہو۔ پہلے تم اپنا تعارف کراؤ" .... جیگر نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے"....... عمران نے کہا تو جیگر کے جسم کو
اس انداز میں جھٹکا لگا کہ جیسے اس کے جسم میں اچانک لاکھوں وولٹ
کا کرنٹ دوڑ گیا ہو۔ اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"تم۔ تم۔ تم ہو عمران جس کی وجہ سے وہ سب فوری طور پر
واپس چلے گئے"....... جیگر نے رک رک کر کہا۔

"سب کچھ صاف صاف بتا دو اور اپنے آپ پر خود رحم کھا لو ورنہ
تمہیں بتانا تو بہرحال سب کچھ پڑے گا لیکن پھر تمہارے زندہ رہنے
کوئی سکوپ نہیں رہے گا"....... عمران نے کہا۔

"میں بتا دیتا ہوں لیکن کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ مجھے زندہ چھوڑ دو
گے"....... جیگر نے کہا۔

"کوئی وعدہ نہیں۔ سمجھے اور یہ بھی بتا دوں کہ میں بار بار ای
بات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں"۔ عمران کا لہجہ اس بار اتنا سرد تھا
کہ سامنے بیٹھے ہوئے جیگر کا جسم ایک بار تو بے اختیار کانپ اٹھا۔

"مم۔ مم۔ میں بتاتا ہوں۔ جو کچھ مجھے معلوم ہے وہ میں سچ سچ بتا
دوں گا۔ رافٹ میرا دوست ہے۔ وہ گریٹ لینڈ کا باشندہ ہے اور
میرے ساتھ ایک مجرم تنظیم میں کام کرتا رہا ہے۔ پھر میں یہاں آ گیا
جبکہ وہ وائٹ ایگل کے ساتھ منسلک ہو گیا۔ پھر وہ پاکیشیا آیا۔ اس
کے ساتھ اس کا ساتھی ٹیری بھی تھا اور چار آدمی اور بھی تھے جن
مجھے علم نہیں ہے۔ یہاں آکر رافٹ نے مجھ سے رابطہ کیا اور میں
اسے سبزہ زار کالونی میں رہائشی کوٹھی دلا دی۔ اس کے بعد رافٹ اور

ٹیری دونوں نے یہاں کے علاقوں کا جیپ میں سروے کیا۔ اس کے
بعد انہوں نے بلال نگر سے ملحقہ جنگل کو اپنا سپاٹ منتخب کیا۔ میں
ایک بار وہاں گیا تھا۔ انہوں نے بظاہر وہاں شکاری کیمپ لگایا ہوا تھا
لیکن دراصل وہ وہاں آنے والے مقامی باشندوں کو ایسی ٹریننگ
دیتے تھے جس سے وہ سائنسی حفاظتی انتظامات کو ختم کر سکیں۔ اس
کے علاوہ مخصوص ساخت کے اسلحہ کو چلانے کی بھی ٹریننگ دیتے
تھے۔ مجھے تفصیل کا علم نہیں ہے صرف اتنا معلوم ہے کہ وہ کافرستان
کا کوئی مشن یہاں مکمل کر رہے تھے اور مشن یہ تھا کہ سادر کی
بندرگاہ کے قریب کسی سرکاری ادارے کو تباہ کرنا تھا جہاں انتہائی
سخت حفاظتی انتظامات تھے اور وہاں سے کوئی مشین چوری کر کے
کافرستان پہنچانی تھی۔ یہ بات بھی رافٹ نے ایک بار شراب کے نشے
میں مجھے بتائی تھی ورنہ وہ صرف اتنا کہتے تھے کہ انہوں نے
کافرستانیوں کو مخصوص اسلحہ سپلائی کرنا ہے اور ان کے سو آدمیوں
کو مخصوص ٹریننگ دینی ہے اور بس۔ ابھی ٹریننگ جاری تھی کہ مجھے
اطلاع ملی کہ وہاں کے رئیس سردار احمد خان نے انٹیلی جنس کو
اطلاع دی ہے اور انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ فیاض وہاں چیکنگ کے
لئے جا رہا ہے۔ میں نے یہ اطلاع رافٹ کو دے دی۔ پھر مجھے اطلاع
ملی کہ اس کا دوست علی عمران جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام
کرتا ہے وہ بھی اس کے ساتھ ہے اور یہ دونوں سردار احمد خان کی
حویلی میں ہیں۔ میں نے فوری طور پر رافٹ کو اطلاع دی۔ رافٹ

نے اپنے باس کو صورت حال بتائی تو اس نے فوری طور پر سپاٹ
کیمو فلاج کرنے کا آرڈر دیا۔ میرے ذمے انہوں نے لگایا کہ
سپرنٹنڈنٹ فیاض کو کور کروں چاہے مجھے اسے کتنی ہی رشوت
پڑے لیکن پھر فوراً ہی رافٹ کی طرف سے کال آگئی کہ وہ ٹیری
اپنے دوسرے ساتھیوں سمیت فوری طور پر واپس جا رہے ہیں
مشن ختم کیا جا رہا ہے اور پھر وہ سب واقعی فوری طور پر چا
طیارے سے گریٹ لینڈ چلے گئے اور میں بھی خاموش ہو گیا۔ بر
ساری بات ہے۔ اس کے علاوہ مجھے اور کچھ معلوم نہیں ہے"۔ ج
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ
کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"رافٹ کا اب تم سے رابطہ ہے"....... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ جب سے وہ یہاں سے گیا ہے اس نے کوئی فون
کیا"....... جیگر نے جواب دیا۔

"تمہیں اس کا فون نمبر اور پتہ تو معلوم ہو گا"....... عمران
پوچھا۔

"مجھے فون نمبر معلوم نہیں ہے اور نہ اس نے بتایا ہے البتہ
سے گریٹ لینڈ کے سپارو کلب کے ذریعے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔
نے مجھے بتایا تھا کہ اس نے یہ کلب خریدا ہوا ہے اور وہ اکثر
رہتا ہے"....... جیگر نے جواب دیا۔

"جوزف"۔ عمران نے مڑ کر عقب میں موجود جوزف سے کہا

"یس باس"....... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"فون لے آؤ"....... عمران نے کہا۔

"یس باس"....... جوزف نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"جوانا"....... عمران نے اس بار جوانا سے کہا۔

"یس ماسٹر"....... جوانا نے بھی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس جیگر کو فی الحال آف کر دو"....... عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر"....... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے
جیگر کی طرف بڑھنے لگا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب"....... جیگر نے اسے اپنی طرف جارحانہ
انداز میں بڑھتے دیکھ کر خوفزدہ لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے
حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور پھر اس کی گردن سائیڈ پر ڈھلک گئی۔
جوانا نے اس کی کنپٹی پر ہلکی سی ضرب لگائی تھی لیکن یہ ہلکی ضرب بھی
جیگر کے لئے کافی ثابت ہوئی تھی۔ چند لمحوں بعد جوزف فون پیس
اٹھائے اندر آیا۔ اس نے فون پیس عمران کو دے دیا۔ عمران نے
فون پیس پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔ لہجے اور زبان سے ہی معلوم ہو رہا تھا کہ یہ گریٹ لینڈ کی
انکوائری سے بول رہی ہے۔

"سپارو کلب کا نمبر دیں"....... عمران نے کہا اور دوسری طرف
سے ایک نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے فون کاٹ کر ایک بار پھر نمبر

پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سپاور کلب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک
نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے جیگر بول رہا ہوں۔ رافٹ سے بات کراؤ"۔ عمر
نے اس بار جیگر کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ رافٹ بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آ
سنائی دی۔

"جیگر بول رہا ہوں رافٹ۔ پاکیشیا سے"....... عمران نے جی
کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"اوہ تم۔ خیریت۔ کیسے کال کی ہے"....... اس بار رافٹ
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے یہاں سے جانے کے بعد رابطہ ہی نہیں کیا۔ میرا خیا
تھا کہ تم زیادہ سے زیادہ ایک آدھ ہفتے بعد واپس آجاؤ گے"۔ عمرا
نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ فی الحال تو ایسا ارادہ نہیں ہے۔ باس کا کہنا ہے ک
ابھی ایک دو ماہ تک مشن کا آغاز نہیں ہو گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے ک
سرے سے واپسی ہی نہ ہو"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران
بے اختیار چونک پڑا۔

"وہ کیوں۔ کیا ادھورا مشن مکمل نہیں کرنا"....... عمران

لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"کافرستان والے اب خود مشن مکمل کرنے کی کوشش کریں
گے۔ اگر وہ کامیاب ہو گئے تو پھر ہماری واپسی کی ضرورت ہی نہ
پڑے گی"....... رافٹ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن اگر کافرستان والے یہ مشن مکمل کر
سکتے تو پھر تمہیں کیوں بلایا تھا"....... عمران نے اپنے طور پر ایک
اندازے کے تحت کہا۔

"ان کے اسی آدمیوں کو ہم نے ٹریننگ دے دی تھی اور
مخصوص ساخت کا اسلحہ بھی ان تک پہنچا دیا تھا۔ ٹارگٹ ایک سو
افراد کا تھا لیکن باس کا کہنا ہے کہ اسی افراد بھی یہ مشن مکمل کر سکتے
ہیں"....... رافٹ نے جواب دیا۔

"اسی افراد آخر کون سا مشن مکمل کریں گے۔ کیا کسی بحری
بیڑے کو اغوا کرنا ہے"....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے
رافٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ بہرحال تم بے فکر رہو۔ اگر میں واپس
آیا تو تمہیں پہلے اطلاع کر دوں گا اور تمہیں حسب سابق لمبی رقم
کمانے کا موقع مل جائے گا"....... رافٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
اس نے خود ہی رابطہ ختم کر دیا تو عمران نے فون آف کیا اور ایک
بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جی صاحب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک منمناتی ہوئی سی

آواز سنائی دی۔۔ یہ سر سلطان کی کوٹھی کا ملازم تھا۔

" علی عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان سے بات کراؤ"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی صاحب"....... دوسری طرف سے اسی لہجے میں کہا گیا۔

" سلطان بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں جناب۔ آپ فوراً معلوم کر کے مجھے بتائیں کہ بندرگاہ ساور کے پاس ایسا کون سا پراجیکٹ کام کر رہا ہے جس میں کافرستان کو دلچسپی ہو سکتی ہے اور وہاں انتہائی سخت سائنسی حفاظتی انتظامات کئے گئے ہوں"....... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" سادر کے پاس۔ کیوں۔ کیا ہوا ہے"....... سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کافرستان اس وائٹ ایگل تنظیم کے ساتھ مل کر اس پراجیکٹ کے خلاف کام کر رہا ہے"....... عمران نے جواب دیا۔

" اس وقت تم کہاں سے کال کر رہے ہو"....... سر سلطان نے پوچھا۔

" رانا ہاؤس سے"۔ ..... عمران نے جواب دیا۔

" اوکے۔ میں معلوم کر کے تمہیں وہیں کال کرتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے فون آف کر کے اسے پاس کھڑے جوزف کی طرف بڑھا دیا۔

" جوانا۔ اسے ہلاک کر کے اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال دو"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے مڑ کر جوانا سے کہا۔ ٹائیگر بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

" یس ماسٹر"....... جوانا نے کہا اور عمران تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" میرے لئے کیا حکم ہے باس"....... باہر آ کر ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" تم جاؤ۔ اگر مجھے ضرورت ہو گی تو میں تمہیں کال کر لوں گا"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر سلام کر کے پورچ کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کی کار موجود تھی جبکہ عمران سٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا جہاں فون رکھا ہوا تھا۔ عمران نے کرسی پر بیٹھ کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ایکسٹو"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

" عمران بول رہا ہوں طاہر۔ ناٹران کی طرف سے کوئی رپورٹ ملی ہے"....... عمران نے اصل لہجے میں کہا۔ چونکہ اسے معلوم تھا کہ جوانا جیگر کو ٹھکانے لگانے میں مصروف ہو گا اس لئے اس نے بلیک زیرو کا اصل نام لیا تھا۔

" نہیں۔ ابھی تک کوئی کال نہیں آئی"....... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے"....... عمران نے جواب دیا اور پھر رسیور رکھ دیا۔ تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں رانا ہاؤس سے"....... عمران نے کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں عمران بیٹے۔ اس پراجیکٹ کے بارے میں معلومات مل گئی ہیں۔ سادر سے تقریباً آٹھ میل کے فاصلے پر ایک جزیرے میں ٹیلی مواصلات کا ایک انتہائی خفیہ پراجیکٹ بنایا گیا ہے جس میں پاکیشیا کے ایک سائنس دان ڈاکٹر نجم الحسن مرحوم کی ایجاد کردہ مشین جسے ٹی ایم کہا جاتا ہے وہ وہاں نصب ہے اور اس کی مدد سے پورے جنوبی ایشیا میں کام کرنے والے سیٹلائٹس کو چیک کیا جاتا ہے اور ان سیٹلائٹس کے ذریعے دفاع کے متعلق جو مخصوص کالیں ہوتی ہیں انہیں بھی ریکارڈ کیا جاتا ہے اور سب سے اہم بات یہ کہ اس مشین کے ذریعے ان سیٹلائٹس سے خفیہ طور پر رابطہ کر کے پورے جنوبی ایشیا میں ایٹمی ہتھیاروں کے ذخیروں کو مسلسل چیک کیا جاتا ہے اور ایٹمی ہتھیاروں کے لئے جو میزائل یا طیارے کام کرتے ہیں وہ بھی چیک ہوتے رہتے ہیں۔ ایک لحاظ سے ٹی ایم اب پاکیشیا کے دفاع میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت اختیار کر چکی ہے"۔ سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو انتہائی اہم پراجیکٹ ہے لیکن اس کے بارے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مطلع نہیں کیا گیا"....... عمران نے سخت

لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اسے ٹاپ سیکرٹ رکھنے کے لئے ایسا کیا گیا ہے اور اب بھی کسی کو اس بارے میں معلوم نہ تھا۔ میں نے صدر صاحب سے بات کی تو صدر صاحب نے مجھے براہ راست یہ معلومات پہنچائی ہیں۔ یہ پراجیکٹ براہ راست ان کی نگرانی میں کام کر رہا ہے"۔ سر سلطان نے کہا۔

"اس کی تفصیلی فائل اور وہاں اس کا انچارج کون ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"فائل تو کل آفس ٹائم میں ہی مل سکتی ہے۔ میں منگوا کر بجھوا دوں گا اور انچارج کے بارے میں بھی ضروری معلومات مہیا کر دوں گا"....... سر سلطان نے کہا۔

"اوکے۔ شکریہ۔ خدا حافظ"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تاکہ اب وہ اپنے فلیٹ پر جا سکے۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ فائل ملنے کے بعد وہ خود ذاتی طور پر اس پراجیکٹ کا دورہ کر کے اس کے حفاظتی انتظامات کو چیک کرے گا اور پھر وہاں صفدر یا کیپٹن شکیل میں سے کسی کو ایڈجسٹ کر دے گا تاکہ اگر کوئی گڑبڑ ہو تو وہ فوری اطلاع دے سکیں۔

رات آدھی سے زیادہ گزر چکی تھی لیکن کافرستان کا ڈیفنس سیکرٹری اپنی رہائش گاہ کے اندر بنے ہوئے آفس میں انتہائی بے چینی سے ٹہل رہا تھا۔ وہ بار بار میز پر پڑے ہوئے مخصوص ساخت کے ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھتا اور اسے خاموش پا کر ایک بار پھر ٹہلنا شروع کر دیتا۔ کچھ دیر بعد وہ جب ٹہلتے ٹہلتے تھک گیا تو آفس ٹیبل کے پیچھے رکھی ہوئی ریوالونگ چیئر پر جا کر بیٹھ گیا۔ وہ بار بار کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی دیکھتا اور پھر ہونٹ بھینچ لیتا۔ اچانک میز پر پڑے ہوئے سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس کے چہرے پر بے اختیار ناگواری کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... ڈیفنس سیکرٹری نے سخت لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے ڈیئر۔ آج تم آفس میں ہی ہو۔ معلوم ہے کیا وقت ہوا ہے"....... دوسری طرف سے اس کی بیگم کی آواز سنائی دی۔

"تم سو جاؤ۔ میں انتہائی اہم سرکاری کام میں مصروف ہوں"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے قدرے سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر اٹھ کر ٹہلنا شروع کر دیا۔ ابھی اسے ٹہلتے ہوئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ میز پر موجود مخصوص ساخت کے ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور ڈیفنس سیکرٹری اس طرح ٹرانسمیٹر پر جھپٹا جیسے بھوکا عقاب اپنے شکار پر جھپٹتا ہے۔ اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ایف ایف ون کالنگ۔ اوور"....... ایک تیز آواز سنائی دی۔

"یس ڈی ون اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"....... ڈیفنس سیکرٹری نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ آل از اوکے اور اب ہم اپنے علاقے میں داخل ہو چکے ہیں۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈیفنس سیکرٹری نے بے اختیار اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیا۔

"ٹی ایم درست حالت میں ہے یا نہیں۔ اوور"....... یکلخت ایک خیال کے تحت ڈیفنس سیکرٹری نے پوچھا۔

"بالکل درست حالت میں ہے۔ ہمارے آدمی مکمل طور پر ٹرینڈ تھے اس لئے وہاں کوئی پرابلم پیش نہیں آیا۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اب تم ایسا کرو کہ ٹی ایم کو ایس بی ون میں پہنچا دو۔

وہاں مارتھر اسے وصول کرے گا اور کوڈ ڈبل ایکس ڈبل ون ہو گا۔ اوور"....... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر۔ ہم تین گھنٹے بعد وہاں پہنچ جائیں گے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ لیکن یہ کام کر کے تم نے مجھے پھر کال کر کے رپورٹ دینی ہے تاکہ میری پوری تسلی ہو جائے۔ اوور"....... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوور اینڈ آل"....... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے ساتھ ساتھ انتہائی مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ پھر اس نے میز پر موجود سرخ رنگ کا فون اٹھایا اور اس پر موجود نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایس بی ون"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ڈی ون بول رہا ہوں"....... ڈیفنس سیکرٹری نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر۔ مارتھر بول رہا ہوں سر"....... اس بار دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ بے حد مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"سنو مارتھر۔ ایف ایف ون تمہارے پاس پہنچ رہا ہے۔ وہ ٹی ایم

لا رہا ہے۔ تم نے ٹی ایم اس سے وصول کرنی ہے اور پھر اسے خفیہ تہہ خانے میں پہنچا کر اس کا حفاظتی نظام آن کر دینا ہے اور ایس بی ون میں بھی ریڈ الرٹ رکھنا جب تک میں دوسری ہدایات نہ دوں اور سنو۔ ایف ایف ون کے ساتھ کوڈ ڈبل ایکس ڈبل ون ہو گا اور پھر سارا انتظام کر کے تم نے مجھے آفس فون کرنا ہے"....... ڈیفنس سیکرٹری نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو ڈیفنس سیکرٹری نے رسیور رکھ دیا اور پھر اٹھ کر اس نے ایک سائیڈ پر موجود ریک میں رکھی ہوئی شراب کی بوتلوں میں سے ایک بوتل نکالی اور ریک کے نچلے حصے سے ایک گلاس اٹھا کر وہ واپس کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے بوتل کھول کر اس میں سے شراب گلاس میں انڈیلی اور بوتل رکھ کر اس نے گلاس اٹھایا اور چسکیاں لے لے کر اس طرح شراب پینے لگا جیسے اس وقت شراب اسے بے حد لطف دے رہی ہو۔

"ہم نے وہ کارنامہ سرانجام دیا ہے کہ پاکیشیا اب ساری عمر سر پیٹتا رہے گا"....... ڈیفنس سیکرٹری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے شراب پی پی کر تین گھنٹے گزار دیئے کہ ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر کال آنا شروع ہو گئی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ایف ایف ون کالنگ۔ اوور"....... وہی آواز سنائی دی جس نے پہلے کال کی تھی۔

"یس ڈی ون اٹنڈنگ یو۔اوور"....... اس بار ڈیفنس سیکرٹری کی آواز میں ہلکی سی لڑکھڑاہٹ موجود تھی۔

"سر۔حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ٹی ایم ایس بی ون پہنچ چکی ہے۔اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔اس کے بعد تمہیں معلوم ہے کہ تم نے کیا کرنا ہے۔اوور"....... ڈی ون نے کہا۔

"یس سر۔حکم کی تعمیل ہو گی۔اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔اوور اینڈ آل"....... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بجنے لگی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ڈی ون اٹنڈنگ یو"....... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"مارتھر بول رہا ہوں سر۔آپ کے حکم کی حرف بحرف تعمیل کر دی گئی ہے سر"....... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اوکے۔اب تم نے ہر لحاظ سے ہوشیار رہنا ہے"....... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر"....... مارتھر نے جواب دیا اور ڈیفنس سیکرٹری نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔اشوک مہتہ بول رہا ہوں"....... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈی ون بول رہا ہوں"....... ڈیفنس سیکرٹری نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"مشن کامیابی سے مکمل ہو گیا ہے۔ایف ایف ون میرے احکامات کی مکمل تکمیل کرنے کے بعد تمہارے پاس فائنل رپورٹ دینے کے لئے پہنچے گا۔ تمہیں معلوم ہے کہ فائنل رپورٹ ملنے کے بعد تم نے کیا کرنا ہے"....... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر۔ایف ایف ون کو آف کر دینا ہے"....... دوسری طرف سے اشوک مہتہ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں اور اس کی لاش کو برقی بھٹی میں ڈال دینا۔ اوکے"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر۔لیکن سر لازماً اس کے پیچھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کام کرے گی۔اس بارے میں آپ نے کچھ سوچا ہے"....... اشوک مہتہ نے کہا تو ڈیفنس سیکرٹری بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے سوچنے کی کیا ضرورت ہے۔انہیں اول تو معلوم ہی نہ ہو سکے گا کہ یہ سب کچھ کس نے کیا ہے اور اگر معلوم بھی ہو جائے تو ظاہر ہے یہاں آ کر بھی وہ سوائے ٹکریں مارنے کے اور کیا کر سکیں گے کیونکہ ایف ایف ون اپنے تمام آدمیوں کا خاتمہ کر دے گا اور پھر

تم اس کا خاتمہ کر دو گے۔ اس طرح میرے اور تمہارے علاوہ اور کسی کو بھی اس بارے میں علم نہیں ہو گا اور میں بھی صرف صدر صاحب اور پرائم منسٹر صاحب کو رپورٹ دوں گا"....... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈیفنس سیکرٹری نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"احمق ہے یہ بھی۔ کسی کو کیا معلوم ہو گا کہ یہ سارا کام ہم نے کرایا ہے۔ نانسنس"....... ڈیفنس سیکرٹری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تاکہ اپنی خوابگاہ میں جا کر اطمینان سے سو سکے۔

عمران ناشتے سے فارغ ہو کر اخبارات دیکھنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"سلیمان۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب۔ دیکھنا صبح صبح کون اپنی انگلی کو ورزش کرا رہا ہے۔ اسے تم نے کہنا ہے کہ پہلے پورے جسم کی ورزش کی جاتی تھی لیکن اب صرف ایک انگلی تک ورزش محدود ہو کر رہ گئی ہے"....... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"آپ بھی ایک کان کی ورزش کر لیں"....... سلیمان نے باورچی خانے سے ترت جواب دیا۔

"ارے۔ ارے۔ پہلے ہاتھ کی ورزش ہو گی، پھر بازو کی، پھر کان کی، پھر دماغ کی، پھر زبان کی اور تم کہہ رہے ہو کہ صرف ایک کان کی ورزش ہے"....... عمران نے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھالیا کیونکہ گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔

" سلطان بول رہا ہوں عمران۔ غضب ہو گیا۔ سادر والا پراجیکٹ
رات کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ وہاں کے تمام حفاظتی انتظامات ختم کر
کے وہاں موجود تمام عملے کو ہلاک کر دیا گیا اور وہ ٹی ایم مشین بھی
غائب ہے"....... عمران کے بولنے سے پہلے ہی سر سلطان کی چیختی
ہوئی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کیا ہوا تھا"....... عمران نے انتہائی
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جب۔ صبح کی شفٹ وہاں گئی تو وہاں سب کچھ ختم ہو چکا تھا۔
شفٹ انچارج نے صدر صاحب کو رپورٹ دی اور صدر صاحب نے
مجھے یہاں کوٹھی پر فون کر کے کہا ہے کہ میں سیکرٹ سروس کے
چیف کو رپورٹ دے دوں۔ پاکیشیا کو انتہائی زبردست نقصان
پہنچایا گیا ہے"....... سر سلطان نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

" اب وہاں کون انچارج ہے"....... عمران نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا۔

" وہاں شفٹ انچارج کرنل سرفراز ہے"....... دوسری طرف سے
جواب دیا گیا۔

" آپ اسے کال کر کے میرے بارے میں بتا دیں اور اس کے
ساتھ ہی ایئرپورٹ پر ہیلی کاپٹر تیار رہنے کا کہہ دیں۔ میں لباس
تبدیل کر کے ایئرپورٹ پہنچ جاؤں گا"....... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ مگر عمران بیٹے یہ ٹی ایم مشین ہمیں ہر قیمت پر

چاہئے"....... سر سلطان نے کہا۔

" کیا اس کا فارمولا موجود نہیں ہے۔ دوسری بھی تو بن سکتی
ہے"....... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ میں نے بتایا ہے کہ یہ ڈاکٹر نجم الحسن کی ایجاد تھی اور وہ
اچانک فوت ہو گئے۔ اس کا فارمولا شاید انہوں نے کسی جگہ درج
نہیں کیا اور اگر کیا ہو گا تو باوجود شدید کوشش کے وہ نہیں مل سکا
اور مشین اس قدر اہم تھی کہ اسے دوبارہ کھولنے کی ہمت ہی نہیں
ہوئی"....... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ پھر تو واقعی اس کی برآمدگی انتہائی ضروری ہے۔ بہرحال
آپ فکر نہ کریں۔ ہم پوری کوشش کریں گے"....... عمران نے کہا۔

" خدا تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو کامیاب کرے خدا حافظ"۔
سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے
بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور
پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ایکسٹو"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص
آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں۔ کیپٹن شکیل کو فون کر کے کہہ دو کہ
وہ فوراً ملٹری ایئرپورٹ پہنچ جائے۔ اس نے میرے ساتھ سادر جانا
ہے"....... عمران نے کہا۔

" سادر۔ اتنی صبح۔ خیریت"....... بلیک زیرو نے اس بار اپنے

اصل لہجے میں کہا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتادی۔
" ویری سیڈ عمران صاحب۔ یہ تو بہت بڑا نقصان ہے۔ یہ
کافرستان والوں کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ لیکن ناٹران نے ابھی تک
کوئی رپورٹ نہیں دی"....... بلیک زیرو نے کہا۔
" اسے یقیناً ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا ہو گا۔ بہرحال تم ناٹران کو کال
کر کے اسے تفصیل بتادو تاکہ وہ اب اس انداز میں کام کر سکے"۔
عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ
گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے ملٹری ایئرپورٹ
کی طرف اڑی چلی جارہی تھی۔ ایئرپورٹ پر کیپٹن شکیل پہلے ہی پہنچ
چکا تھا اور سرسلطان کے حکم پر وہاں نہ صرف ہیلی کاپٹر تیار تھا بلکہ
کمانڈر ساجد بھی عمران کے استقبال کے لئے اپنے آفس سے باہر
موجود تھا۔ وہ عمران سے اچھی طرح واقف تھا۔
" عمران صاحب کیا اور آدمی بھی آپ ساتھ لے جائیں گے یا
صرف آپ سادر جائیں گے"....... کمانڈر ساجد نے سلام دعا کے بعد
پوچھا۔
" فی الحال تو ہم دو ہی جارہے ہیں۔ ضرورت پڑی تو اور منگوا لیں
گے۔ تم نے پائلٹ کو بتادیا ہے کہ ہم نے کہاں جانا ہے"۔ عمران
نے کہا۔
"جی ہاں۔ سرسلطان نے بتادیا تھا کہ آپ نے سادر سے آٹھ میل
دور جزیرہ ٹاما پر جانا ہے"....... کمانڈر ساجد نے جواب دیا اور عمران

نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران اور کیپٹن شکیل
ہیلی کاپٹر میں سوار فضا میں اڑتے ہوئے اس جزیرے کی طرف بڑھے
چلے جارہے تھے۔
" عمران صاحب مسئلہ کیا ہے"....... کیپٹن شکیل نے پوچھا تو
عمران نے اسے پوری تفصیل بتادی۔
" اوہ۔ ویری بیڈ"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔
" میں تمہیں اس لئے ساتھ لے جارہا ہوں کہ یہ واردات سمندر
میں کی گئی ہے اور لازماً یہ کافرستان نے کی ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ
لوگ یقیناً کسی آبدوز میں یہاں آئے ہوں گے لیکن پھر ہماری بحریہ
کیا کر رہی ہے کہ یہاں اس آبدوز کو مارک تک نہیں کیا گیا اور وہ
ساری کارروائی کر کے واپس بھی چلے گئے ہیں"....... عمران نے کہا۔
" عمران صاحب میرا خیال ہے کہ آبدوز انہوں نے بین الاقوامی
سمندر میں روکی ہو گی اور وہاں سے لانچ پر یہاں پہنچے ہوں گے یا کسی
مچھلیاں پکڑنے والے ٹرالر کو استعمال کیا گیا ہو گا ورنہ یہ ہو ہی نہیں
سکتا کہ کسی دوسرے ملک کی آبدوز ہماری سمندری حدود میں داخل
ہو اور اسے مارک نہ کیا جاسکے"....... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران
نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر جزیرے پر پہنچ گیا۔
جزیرے پر بحریہ سیکورٹی کی یونیفارم میں ملبوس کئی افراد موجود تھے۔
پائلٹ نے ہیلی کاپٹر ایک سائیڈ پر بنے ہوئے ہیلی پیڈ پر اتارا تو
عمران اور کیپٹن شکیل نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے بحریہ سیکورٹی کی

یونیفارم پہنے ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی تیزی سے ہیلی پیڈ کی طرف بڑھا۔ اس کے کاندھے پر کرنل کے بیج موجود تھے۔

" میرا نام کرنل سرفراز ہے جناب اور میں سیکورٹی کا چیف آفیسر ہوں "....... آنے والے نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" مجھے علی عمران کہتے ہیں اور یہ میرے ساتھی ہیں کیپٹن شکیل "۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یس سر۔ مجھے آپ کے بارے میں بریف کر دیا گیا ہے۔ آیئے "۔ کرنل سرفراز نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔ عمران اور کیپٹن شکیل اس کے پیچھے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ وہاں جزیرے کے درمیان ایک کمرہ بنا ہوا تھا جس کے چاروں طرف برآمدہ تھا۔ وہاں سیکورٹی کے چند افراد موجود تھے۔ کرنل سرفراز اس کمرے کے برآمدے سے گزر کر کمرے میں داخل ہوا۔ کمرے کے ایک کونے میں فرش اوپر کو اٹھا ہوا تھا اور نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ کرنل سرفراز، عمران اور کیپٹن شکیل کو ساتھ لے کر نیچے اترا تو وہ ایک بہت بڑے ہال میں پہنچ گئے۔ اس ہال کے چاروں طرف بھی چھوٹے چھوٹے کمرے تھے جن میں مختلف مشینیں نصب تھیں البتہ ہال کے درمیان میں فرش پر ایسے نشانات موجود تھے جیسے یہاں فرش پر موجود لوہے کے پلیٹ فارم پر کوئی بڑی مشین نصب تھی جسے وہاں سے ہٹایا گیا ہے۔ ہال میں چار افراد کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں جبکہ ان چھوٹے کمروں میں بھی جگہ جگہ لاشیں

پڑی ہوئی تھیں۔ عمران خاموشی سے ان چھوٹے کمروں اور وہاں نصب آلات کو دیکھتا رہا۔ پھر وہ واپس ہال میں پہنچ گیا۔

" جو مشین چوری ہوئی ہے وہ اس پلیٹ فارم سے ہٹائی گئی ہے "....... عمران نے کہا۔

" یس سر۔ وہ مشین اسی پلیٹ فارم پر نصب تھی اور یہی اس سنٹر کی مین مشین تھی "....... کرنل سرفراز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن اتنی بڑی مشین کہاں سے لے جائی گئی ہے "....... عمران نے کہا۔

" ادھر سمندر تک ایک خفیہ بڑا راستہ موجود ہے جناب۔ آیئے "۔ کرنل سرفراز نے کہا اور پھر وہ ایک کمرے میں گیا۔ اس نے وہاں دیوار میں نصب ایک ہینڈل کو ایک جھٹکے سے نیچے کیا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی پلیٹ فارم سے لے کر اس کمرے کے نیچے تک فرش پھٹ گیا۔ نیچے ایک بڑی سی نہر جتنا راستہ تھا جس میں سمندر کا پانی بھرا ہوا تھا۔

" یہ راستہ سمندر تک جاتا ہے۔ اس راستے سے یہ مشین یہاں لائی گئی تھی اور اسی راستے سے ہی لے جائی گئی ہے کیونکہ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے "....... کرنل سرفراز نے کہا۔

" یہ راستہ باہر سے کھولا جا سکتا ہے یا نہیں "....... عمران نے پوچھا۔

" جی ہاں۔ کھولا جا سکتا ہے۔ وہاں بھی سیکورٹی کے دو افراد موجود

ہوتے ہیں۔ وہاں بھی دو لاشیں موجود ہیں"...... کرنل سرفراز نے
جواب دیا۔
"اس مشین جسے ٹی ایم کہا جاتا ہے اس کی فائل ہے یہاں"۔
عمران نے پوچھا۔
"نہیں جناب۔ یہاں اس کی فائل نہیں ہے"...... کرنل سرفراز
نے جواب دیا۔
"اس کی کوئی تصویر"...... عمران نے کہا۔
"نہیں جناب۔ یہاں تو اس کی کوئی تصویر نہیں ہے"۔ کرنل
سرفراز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اسے آپریٹ کون کرتا تھا"...... عمران نے پوچھا۔
"ڈاکٹر نصیب خان جو کہ اس مشین کو ایجاد کرنے والے ڈاکٹر
کے شاگرد رہے ہیں۔ ان کی لاش بھی آپریشن روم میں موجود
ہے"...... کرنل سرفراز نے کہا۔
"آپریشن روم۔ وہ کہاں ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔
"وہ بائیں طرف مزید زیر زمین ہے۔ اسے خفیہ رکھا گیا تھا"۔
کرنل سرفراز نے کہا اور پھر وہ بائیں طرف مڑ گیا۔ وہاں اس نے
دیوار میں لگے ہوئے ایک چھوٹے سے باکس کا بٹن پریس کیا تو سرر
کی آواز کے ساتھ ہی اس طرف ہال کا فرش پھٹ گیا اور نیچے جاتی
ہوئی سیڑھیاں دکھائی دینے لگیں۔
"آیئے جناب"...... کرنل سرفراز نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا

اس کے پیچھے چل پڑا۔ سیڑھیاں اتر کر وہ ایک کافی بڑے کمرے میں
پہنچے تو یہ واقعی آپریشن روم تھا اور وہاں دو ادھیڑ عمر آدمیوں کی لاشیں
پڑی ہوئی تھیں۔ عمران نے میز کی درازیں کھول کر چیک کیں لیکن
سب درازیں خالی تھیں۔
"آپ صبح کی شفٹ میں کام کرتے ہیں۔ آپ کے ساتھ کتنے آدمی
ہوتے ہیں"...... عمران نے کہا۔
"بارہ آدمی جناب"...... کرنل سرفراز نے جواب دیا۔
"کیا پوری شفٹ تبدیل ہوتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔
"یس سر۔ ہم پہلے سیکورٹی آفس میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ وہاں سے
ایک بڑی لانچ ہمیں جزیرے پر لے آتی ہے اور رات والی شفٹ کو
واپس لے جاتی ہے۔ آج صبح ہم آئے تو یہاں مکمل خاموشی طاری تھی
اور بیرونی راستے پر موجود دونوں سیکورٹی کے افراد مردہ پڑے ہوئے
تھے۔ پھر ہم سیڑھیوں والے راستے سے نیچے آئے تو یہاں ہر طرف قتل
و غارت ہو چکی تھی اور مشین غائب تھی جس پر میں نے بحریہ کے
اعلیٰ حکام کو اطلاع دی۔ وہاں سے صدر صاحب کو اطلاع دی گئی اور
پھر ہمیں یہیں رکنے کا حکم دیا گیا اور ساتھ ہی آپ کے بارے میں
بتایا گیا"...... کرنل سرفراز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"یہاں کے حفاظتی انتظامات تو انتہائی سخت تھے اور تمام آلات
بھی صحیح سلامت موجود ہیں۔ پھر یہ لوگ کس طرح اندر پہنچ گئے"۔
عمران نے کہا۔

"جناب آلات کو کسی انتہائی طاقتور مشین کے ذریعے آف کر دیا گیا ہے اور شاید اس کے لئے ایک سے زیادہ مشینیں استعمال کی گئی ہیں کیونکہ سیکورٹی سسٹم کو مزید فول پروف بنانے کے لئے مختلف نوعیت کے آلات کے باقاعدہ آٹھ علیحدہ علیحدہ سسٹم نصب کئے گئے تھے لیکن یہ آٹھوں کے آٹھوں ناکارہ کر دیئے گئے ہیں"....... کرنل سرفراز نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا کیونکہ وہ خود بھی ان سارے سسٹمز کو چیک کر چکا تھا۔ واقعی یہاں کے حفاظتی انتظامات فول پروف تھے۔ اب اس کے ذہن میں جنگیر کی بتائی ہوئی بات آ رہی تھی کہ وائٹ ایگل والے باقاعدہ کافرستانیوں کو ٹریننگ دیتے رہے تھے اور یقیناً یہ ٹریننگ ان حفاظتی سسٹمز کو آف کر کے یہاں پر کنٹرول کرنے اور مشین کو اٹھا کر لے جانے کے سلسلے میں ہو گی اور اس کے لئے مطلوبہ مشینری بھی وائٹ ایگل نے ہی مہیا کی ہو گی جسے وہ مخصوص اسلحے کا نام دے رہے تھے۔

"اس کا مطلب ہے کرنل سرفراز کہ یہاں کوئی آدمی دشمنوں سے ملا ہوا تھا اور باقاعدہ یہاں کے حفاظتی نظام، آپریشن روم، راستے اور مشین کے سلسلے میں ضروری کوائف دشمنوں کو پہنچائے گئے ہیں"....... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"یس سر۔ اس کے بغیر تو دشمنوں کو یہاں کے بارے میں معلومات مل ہی نہیں سکتیں"....... کرنل سرفراز نے جواب دیا۔

"آپ کتنے عرصے سے یہاں کام کر رہے ہیں"....... عمران نے

پوچھا۔

"اس سنٹر کو قائم ہوئے دو سال ہوئے ہیں جناب اور دو سال سے میں اور میرے ساتھی اور وہ سب لوگ جو ہلاک ہوئے ہیں یہاں کام کر رہے ہیں"....... کرنل سرفراز نے جواب دیا۔

"آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کس نے یہ معلومات مہیا کی ہوں گی"....... عمران نے کہا۔

"جناب اس بارے میں باقاعدہ انکوائری کئے بغیر کیسے معلوم ہو سکتا ہے"....... کرنل سرفراز نے جواب دیا۔

"باہر آ جائیے"....... عمران نے کہا اور پھر وہ سب سیڑھیاں چڑھ کر باہر جزیرے کی سطح پر پہنچ گئے۔

"اپنے تمام ساتھیوں کو یہاں اکٹھا کر لیں اور اندر جتنی لاشیں موجود ہیں انہیں بھی یہاں باہر اٹھوا لیں"....... عمران نے کہا۔

"جناب لاشوں پر پہلے سرکاری کارروائی ہو گی تو پھر انہیں اٹھایا جائے گا"....... کرنل سرفراز نے کہا۔

"جیسے میں کہہ رہا ہوں ویسے کریں"....... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"یس سر"....... کرنل سرفراز نے کہا اور پھر وہ اپنے آدمیوں کو احکامات دینے کے لئے چلا گیا۔

"عمران صاحب مجھے تو خود یہ کرنل سرفراز مشکوک لگتا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے آہستہ سے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کس بنا پر تم نے یہ نتیجہ نکالا ہے"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کرنل سرفراز ان آلات کے بارے میں جو کچھ جانتا ہے وہ شاید سیکورٹی کے دوسرے لوگ نہ جانتے ہوں"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔وہ بہرحال یہاں کا سیکورٹی انچارج ہے اور یہ آلات سیکورٹی کے لئے ہی یہاں نصب کئے گئے ہیں اس لئے ان کے بارے میں تفصیل اسے ویسے بھی جاننا چاہئے"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے شاید محسوس نہیں کیا کہ کرنل سرفراز نے ان آلات کو آف کرنے والی مشینری کے بارے میں لاعلمی کا اظہار نہیں کیا بلکہ اس نے خود ان مشینوں کا اس طرح ذکر کیا ہے جیسے اسے ان مشینوں کے بارے میں علم ہو حالانکہ میرا خیال ہے کہ اس قدر جدید سیکورٹی آلات کو جن مشینوں سے ناکارہ کیا گیا ہو گا ان کے بارے میں شاید یہاں کے سائنس دان بھی اتنا نہ جانتے ہوں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ یہ واقعی قابل غور پوائنٹ ہے۔ ٹھیک ہے اس کی بعد میں نگرانی کرانی ہو گی اور چیف خود ہی چیکنگ کر لے گا۔ ہمیں سب سے پہلے تو یہ مشین واپس لانی ہے"....... عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سرہلا دیا۔

فیصل جان کی کار خاصی تیز رفتاری سے بحریہ کے اعلیٰ افسران کے لئے مخصوص کالونی جسے بحریہ ٹاؤن شپ کا نام دیا گیا تھا کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔وہ کار میں اکیلا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار بحریہ کالونی کی چیک پوسٹ پر ایک سائیڈ پر روکی اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا سائیڈ پر بنے ہوئے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔یہاں چیک پوسٹ کا انچارج کیپٹن موجود تھا۔ فیصل جان نے کیبن میں داخل ہوتے ہی جیب سے ایک سرخ رنگ کا کارڈ نکالا اور انچارج کی طرف بڑھا دیا۔انچارج نے چونک کر کارڈ کی طرف دیکھا اور پھر اسے لے کر غور سے دیکھنے لگا جبکہ فیصل جان میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ کا نام جناب"....... کیپٹن نے غور سے فیصل جان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مسعود"...... فیصل جان نے مختصر ساجواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو کس سے ملنا ہے جناب"...... انچارج نے دوبارہ پوچھا۔

"سیکنڈ کمانڈر جناب لالو پرشاد سے"...... فیصل جان نے جواب دیتے ہوئے کہا تو کیپٹن نے میز پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"سیکنڈ کمانڈر جناب لالو پرشاد سے بات کرائیں۔ میں چیک پوسٹ انچارج کیپٹن جوگندر سنگھ بول رہا ہوں"...... کیپٹن نے کہا۔

"یس۔ لالو پرشاد بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک قدرے چیختی ہوئی سی آواز سنائی دی۔ یہ آواز اتنی اونچی بہر حال تھی کہ میز کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے فیصل جان کے کانوں تک بخوبی پہنچ رہی تھی۔

"جناب۔ چیک پوسٹ سے کیپٹن جوگندر سنگھ بول رہا ہوں۔ ایک صاحب مسعود آپ سے ملاقات چاہتے ہیں۔ ان کے پاس سپیشل ریڈ کارڈ ہے جناب"...... کیپٹن جوگندر سنگھ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"انہیں فوراً بھیج دو۔ میں ان کا منتظر ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے سر"...... کیپٹن جوگندر سنگھ نے اس بار اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر اس نے کارڈ واپس فیصل جان کی طرف

بڑھا دیا اور پھر دراز سے ایک اور سفید رنگ کا کارڈ نکال کر اس نے اس پر مہر لگائی، دستخط کیے اور کارڈ فیصل جان کی طرف بڑھا دیا۔ فیصل جان نے کارڈ اٹھائے اور کیپٹن کا شکریہ ادا کر کے وہ کیبن سے باہر آ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار کالونی کی اندرونی سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کوٹھی نمبر ایک سو ساٹھ بی بلاک کے بند گیٹ کے سامنے کار روکی اور تین بار ہارن دیا تو پھاٹک کھل گیا۔ فیصل جان کار اندر لے گیا۔ پورچ میں ایک سفید رنگ کی کار پہلے ہی موجود تھی۔ فیصل جان نے کار اس کے پیچھے روکی اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے پھاٹک کھولنے والا ملازم پھاٹک بند کر کے واپس پورچ میں پہنچ گیا۔

"آئیے جناب۔ صاحب آپ کے منتظر ہیں"...... ملازم نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہاں کتنے ملازم ہیں"...... فیصل جان نے پوچھا۔

"جی میں اکیلا ہوں کیونکہ صاحب نے شادی نہیں کی ہوئی"۔ ملازم نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... فیصل جان نے برآمدے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"شکلا جناب"...... ملازم نے جواب دیا اور فیصل جان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کی رہنمائی میں ایک کمرے میں داخل ہوا تو سامنے آرام کرسی پر گھریلو لباس پہنے ایک

ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

" مسعود احمد فرام ملٹری انٹیلی جنس "....... فیصل جان نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

" میرا نام لالو پرشاد ہے "....... اس آدمی نے اٹھ کر مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

" آپ تشریف رکھیں "....... مصافحہ کے بعد لالو پرشاد نے کہا اور فیصل جان شکریہ کہہ کر اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے ملازم ایک ٹرے اُٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں مشروب کے دو گلاس موجود تھے۔ اس نے ایک ایک گلاس ان دونوں کے سامنے رکھ دیا۔

" لیجئے "....... لالو پرشاد نے کہا۔

" شکریہ "....... فیصل جان نے کہا اور گلاس اٹھا لیا۔

" آپ آبدوز لے کر پاکیشیا کی حدود میں ایک سپیشل مشن پر گئے تھے "....... فیصل جان نے کہا۔

" میں ۔ اوہ نہیں ۔ میں تو نہیں گیا "....... لالو پرشاد نے چونک کر کہا۔

" مجھے تو یہی اطلاع ملی ہے کہ آبدوز نمبر آٹھ سو آٹھ ایل ٹی اس مشن پر گئی تھی "....... فیصل جان نے مشروب کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

" مجھے تو معلوم نہیں ہے کیونکہ میں تو ایک ماہ سے چھٹی پر

ہوں "۔ لالو پرشاد نے کہا۔

" آپ اس آبدوز کے کمانڈر ہیں "....... فیصل جان نے کہا۔

" ہاں ۔ لیکن میری اطلاع کے مطابق تو یہ آبدوز پچھلے چھ ماہ سے ورکشاپ میں رہی ہے اور ابھی تک ورکشاپ میں ہی تھی۔ اس کے انجن کی اوور ہالنگ کی جا رہی تھی "....... لالو پرشاد نے جواب دیا۔

" اوہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے محکمہ کو غلط اطلاع ملی ہے "....... فیصل جان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" مجھے تو حیرت ہے کہ ایسی اطلاع کیوں دی گئی ہے جبکہ آپ بحریہ کے ہیڈ کوارٹر سے بھی اس بارے میں معلومات حاصل کر سکتے تھے لیکن آپ بغیر کوئی تصدیق کئے یہاں آ گئے "....... اس بار لالو پرشاد کا لہجہ قدرے سخت تھا تو فیصل جان بے اختیار مسکرا دیا۔

" چیکنگ تو روٹین کی بات ہے جناب۔ آپ سے ملاقات تو بہرحال ضروری تھی۔ یہ بتائیں کہ آپ کی عدم موجودگی میں کون اس آبدوز کی کمانڈ کرتا ہے "....... فیصل جان نے کہا۔

" اگر ایسی کوئی ایمرجنسی ہو تو سپریم کمانڈر کسی کو بھی بھیج سکتے ہیں۔ ویسے ایسا آج تک نہیں ہوا "....... لالو پرشاد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ آپ کو تکلیف ہوئی۔ مجھے اجازت "....... فیصل جان نے اُٹھتے ہوئے کہا۔

" کوئی بات نہیں "....... لالو پرشاد نے اس بار قدرے مطمئن

لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ فیصل جان نے اس سے مصافحہ کیا اور پھر مڑ کر کمرے سے باہر آگیا۔ باہر ملازم شکلا موجود تھا۔

" چلو پھاٹک کھولو۔ میں نے واپس جانا ہے"....... فیصل جان نے شکلا سے کہا۔

" یس سر"....... شکلا نے کہا اور باہر کی طرف مڑ گیا لیکن جب وہ دونوں پورچ میں پہنچے تو اچانک فیصل جان کا ہاتھ گھوما اور شکلا اچھل کر اس طرح فیصل جان کے سینے سے آ لگا جیسے اسے کسی نے دھکا دیا ہو۔ فیصل جان کا ہاتھ اس کے منہ پر جما ہوا تھا۔ پھر اس نے مخصوص انداز میں اس کے سر کو جھٹکا دیا تو شکلا کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ فیصل جان نے بے ہوش شکلا کو ایک طرف لٹایا اور پھر پنجوں کے بل چلتا ہوا واپس اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کی ملاقات لالو پرشاد سے ہوئی تھی۔

" اشوک مہتہ صاحب سے بات کراؤ۔ میں لالو پرشاد بول رہا ہوں"....... کمرے سے لالو پرشاد کی آواز سنائی دی۔ وہ فون پر بات کر رہا تھا۔

" سر۔ میں لالو پرشاد بول رہا ہوں بحریہ ٹاؤن شپ سے۔ ابھی ابھی ملٹری انٹیلی جنس کا انسپکٹر مسعود احمد میرے پاس آیا ہے۔ وہ مجھ سے پوچھ رہا تھا کہ میری آبدوز پاکیشیا مشن پر گئی تھی۔ میں نے اسے آپ کی ہدایت کے مطابق بتا دیا کہ آبدوز ورکشاپ میں رہی ہے اور میں ایک ماہ سے چھٹی پر ہوں"....... لالو پرشاد نے کہا۔

" بہتر سر"....... چند لمحوں تک دوسری طرف سے بات سن کر لالو پرشاد نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی تو فیصل جان تیزی سے کمرے میں داخل ہوا۔

" آپ ابھی"....... رسیور رکھ کر مڑتے ہوئے لالو پرشاد نے اندر داخل ہوتے ہوئے فیصل جان کو دیکھ کر بے اختیار اچھلتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ ایک بات پوچھنی رہ گئی تھی"....... فیصل جان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھ آیا اور پھر اس سے پہلے کہ لالو پرشاد کچھ سنبھلتا فیصل جان کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور لالو پرشاد چیختا ہوا کرسی سمیت نیچے فرش پر جا گرا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا فیصل جان کی لات حرکت میں آئی اور کنپٹی پر بوٹ کی ٹو کی ضرب کھا کر لالو پرشاد کی چیخ اس کے حلق میں ہی گھٹ کر رہ گئی اور وہ ایک دھماکے سے نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ فیصل جان تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھا اور پھر مطمئن انداز میں ہاتھ اٹھا لیا۔ لالو پرشاد کے دل کی دھڑکن بتا رہی تھی کہ اسے جلدی ہوش نہیں آئے گا۔ فیصل جان واپس مڑا اور پھر اس نے پوری کوٹھی کی تلاشی لے ڈالی۔ اسے رسی کی تلاش تھی اور پھر ایک سٹور سے اسے رسی کا بنڈل مل گیا۔ اس نے پورچ میں بے ہوش پڑے ہوئے ملازم کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور اسی کمرے میں لا کر لٹا دیا جہاں لالو پرشاد بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس نے ملازم

شکلا کو ایک کرسی پر بٹھا دیا اور پھر اسے رسی سے اچھی طرح باندھ دیا اور پھر اس نے لالو پرشاد کو اٹھایا اور اسے ساتھ والی کرسی پر بٹھا کر باقی ماندہ رسی سے اسے بھی اچھی طرح باندھ دیا اور پھر اس نے پہلے ملازم شکلا کے منہ پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد شکلا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ ہوش میں آتے ہی اس نے چیخ کر بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکا تھا۔ فیصل جان نے اس دوران کوٹ کی اندرونی جیب سے ریوالور نکالا اور پھر کوٹ کی دوسری جیب سے اس نے سائیلنسر نکال کر ریوالور کی نال پر چڑھانا شروع کر دیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہے۔ کون ہو تم۔ یہ تم نے مجھے اور صاحب کو کیوں باندھ رکھا ہے"...... شکلا نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے وہ ایک عام سا ملازم تھا۔

" یہ دیکھ رہے ہو۔ اس گولی کی آواز بھی نہیں نکلے گی اور گولی تمہارے دل میں پیوست ہو جائے گی اور یہ بتا دوں کہ میرا تعلق کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس سے ہے اس لئے اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو جو کچھ پوچھوں سچ سچ بتا دو"...... فیصل جان نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" کیا۔ کیا پوچھنا ہے۔ میں تو ملازم ہوں"...... شکلا نے اور زیادہ خوفزدہ لہجے میں کہا۔

" تمہارا صاحب پچھلے دنوں آبدوز لے کر پاکیشیا گیا تھا۔ یہ بتاؤ کہ

کب گیا تھا اور کب واپس آیا تھا"...... فیصل جان نے کہا۔

" میرا صاحب تو ایک ماہ کی چھٹی پر ہے جناب اور وہ اس ایک ماہ میں ایک لمحے کے لئے بھی کوٹھی سے باہر نہیں گیا"...... شکلا نے جواب دیا۔

" لیکن ابھی تمہارے صاحب نے فون پر اشوک مہتہ سے کہا ہے کہ اس کے پاکیشیا جانے کی انکوائری ہو رہی ہے۔ اشوک مہتہ کون ہے"...... فیصل جان نے کہا۔

" اشوک مہتہ بڑا صاحب ہے۔ وہ سب سے بڑا صاحب ہے البتہ وہ ایک بار یہاں میرے صاحب سے ملنے آیا تھا اور پھر کافی دیر باتیں کرنے کے بعد وہ واپس چلا گیا۔ بس مجھے تو اتنا ہی معلوم ہے"۔ شکلا نے جواب دیا اور فیصل جان نے محسوس کیا کہ شکلا جو کچھ کہہ رہا ہے درست کہہ رہا ہے اس لئے وہ اٹھا اور اس نے اس بار بے ہوش لالو پرشاد کے منہ پر تھپڑوں کی بارش کر دی۔ چند لمحوں بعد ہلکی سی چیخ مار کر لالو پرشاد ہوش میں آ گیا۔ اس نے بھی ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

" یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ شکلا بھی۔ مگر تم کون ہو۔ کیا تم دشمن ہو"...... لالو پرشاد نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" یہ اشوک مہتہ کون ہے جسے تم فون کر رہے تھے"...... فیصل جان نے پوچھا۔

" کون اشوک مہتہ۔ میں تو کسی اشوک مہتہ کو نہیں جانتا"۔ لالو پرشاد نے کہا۔

" حالانکہ تمہارا ملازم اسے جانتا ہے اور اس نے بتایا ہے کہ وہ یہاں بھی آیا تھا"....... فیصل جان نے کہا۔

" نہیں۔ یہ غلط ہے۔ میں کسی اشوک مہتہ کو نہیں جانتا"۔ لالو پرشاد نے کہا تو فیصل جان اٹھا۔ اس نے سائیلنسر لگے ریوالور کی نال شکلا کی کنپٹی پر لگا دی تو شکلا کا چہرہ زرد پڑ گیا۔

" میں تمہیں دکھانا چاہتا ہوں کہ جب آدمی مرتا ہے تو اس کی کیا حالت ہوتی ہے"....... فیصل جان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی گولی شکلا کا دماغ پھاڑتی ہوئی دوسری طرف نکل گئی اور شکلا حلق سے چیخ بھی نہ سکا اور اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔

" اچھی طرح دیکھ لو۔ ابھی تم خود اس تجربے سے گزرو گے"۔ فیصل جان نے سرد مہرانہ لہجے میں کہا۔

" یہ۔ یہ تم کافرستانی نہیں ہو سکتے۔ تم کون ہو"....... لالو پرشاد نے خوف سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

" میں کافرستانی ہی ہوں لیکن جو کھیل تم کھیل رہے ہو اس بارے میں ملٹری انٹیلی جنس کو مکمل رپورٹ چاہئے۔ بولو ورنہ"۔ فیصل جان نے تیز اور سرد لہجے میں کہا۔

" مم۔ مجھے کچھ نہیں معلوم"....... لالو پرشاد نے ہکلاتے ہوئے

کہا۔

" اوکے۔ صرف پانچ تک گنوں گا اور ٹریگر دبا دوں گا"۔ فیصل جان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سائیلنسر لگے ریوالور کی نال لالو پرشاد کی کنپٹی سے لگا دی اور پھر گنتی شروع کر دی۔ لالو پرشاد کا جسم بری طرح کانپنے لگ گیا۔ اس کا چہرہ ہلدی سے زیادہ زرد پڑ چکا تھا۔ آنکھیں خوف سے پھٹ گئی تھیں اور چہرے پر پسینہ آبشار کی طرح بہنے لگ گیا تھا۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ میں مرنا نہیں چاہتا۔ رک جاؤ"....... لالو پرشاد نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

" بولتے جاؤ۔ جہاں رکے گنتی دوبارہ وہیں سے شروع ہو جائے گی"....... فیصل جان نے سرد لہجے میں کہا۔

" اشوک مہتہ بحریہ کی انٹیلی جنس کا چیف ہے۔ اس نے مجھے اپنے آفس میں بلایا اور مجھے کہا کہ میں ایک ماہ کی چھٹی پر چلا جاؤں کیونکہ ایک حکومتی ٹاپ سیکرٹ مشن کے سلسلے میں اس کی زیر کمان آبدوز نے کام کرنا ہے۔ میں نے چھٹی لے لی۔ اشوک مہتہ یہاں خود آیا اور اس نے مجھے کہا کہ میں ایک ماہ تک کوٹھی سے باہر نہ جاؤں۔ میرے پوچھنے پر چیف نے صرف اتنا بتایا کہ آبدوز نے پاکیشیا میں انتہائی ٹاپ سیکرٹ مشن پر جانا ہے اور بس۔ اس سے زیادہ کا مجھے علم نہیں ہے۔ پھر دو روز پہلے اشوک مہتہ کا فون آیا کہ

مجھے ایک ماہ مزید چھٹی پر رہنا ہو گا کیونکہ مشن تو مکمل ہو چکا ہے لیکن خطرہ ہے کہ دشمن تم تک نہ پہنچ جائیں۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے"...... لالو پرشاد نے کہا۔

"اشوک مہتہ نے فون پر تمہیں کیا کہا تھا"...... فیصل جان نے پوچھا۔

"میں نے اسے تمہاری آمد کی اطلاع دی تو اس نے کہا کہ میں بے فکر رہوں۔ وہ خود سب انتظام کر لے گا"...... لالو پرشاد نے جواب دیا۔

"اس کا فون نمبر بتاؤ اور سن لو کہ ابھی میں نے تمہاری اس سے فون پر بات کرانی ہے"...... فیصل جان نے کہا تو لالو پرشاد نے فون نمبر بتا دیا۔ فیصل جان پیچھے ہٹا اور فون کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک اسے پھاٹک کی طرف سے کھٹکے کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس نے ٹریگر دبا دیا۔ گولی لالو پرشاد کے دل میں اتر گئی۔ فیصل جان تیزی سے کمرے سے باہر نکلا اور پنجوں کے بل دوڑتا ہوا برآمدے میں پہنچا تو اس نے ایک آدمی کو پھاٹک کے اوپر سے نیچے اندر اترتے ہوئے دیکھا۔ فیصل جان تیزی سے آگے بڑھا اور اپنی کار کی اوٹ میں کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے اندر اترنے والے نے جو اس کی طرف پشت کر کے نیچے اترا تھا پھاٹک کھول دیا۔ اس کے ساتھ ہی باہر موجود ایک جیپ تیزی سے اندر داخل ہوئی۔ جیپ پر دو مسلح افراد سوار تھے۔ فیصل جان نیچے ہو گیا۔ جیپ تیزی سے

دوڑتی ہوئی پورچ کے قریب آ کر رکی اور پھر اس میں موجود دونوں افراد نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے پھاٹک کھولنے والا بھی دوڑتا ہوا پورچ میں آ گیا۔

"اندر تو خاموشی ہے لیکن یہ کار موجود ہے"...... ایک آدمی نے کہا اور پھر وہ بڑے محتاط انداز میں برآمدے کی سیڑھیاں چڑھنے لگے کہ فیصل جان اٹھ کر کھڑا ہوا اور پھر اس نے ٹریگر تیزی سے مسلسل دبانا شروع کر دیا۔ ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ تینوں چیختے ہوئے نیچے گرے۔ فیصل جان نے مسلسل فائرنگ جاری رکھی اور چند لمحوں بعد ہی وہ تینوں ساکت ہو گئے تو فیصل جان نے تیزی سے جھک کر اپنی کار کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر اس نے کار سٹارٹ کی اور اسے بیک کر کے موڑا اور پھر اسے پھاٹک کی طرف لے گیا۔ پھاٹک کے قریب پہنچ کر اس نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے خود ہی پھاٹک کھولا اور پھر کار میں بیٹھ کر اس نے کار باہر نکالی اور پھر کار سے اتر کر اس نے پھاٹک بند کیا اور ایک بار پھر کار میں بیٹھ کر اس نے کار آگے بڑھا دی۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ ان لوگوں کا تعلق بحریہ کی انٹیلی جنس سے ہی تھا اور انہیں اشوک مہتہ نے بھیجا ہو گا۔ انہوں نے یقیناً چیک پوسٹ سے معلوم کیا ہو گا اور انہیں بتایا گیا ہو گا کہ کار واپس نہیں گئی اس لئے وہ کار کی موجودگی کی بات کر رہے تھے۔ ویسے اگر اس کے کانوں میں ہلکا سا کھٹکا نہ پڑتا تو یقیناً وہ اچانک اسے چھاپ لیتے۔ بہر حال اب اس کے سامنے

مسئلہ اس چیک پوسٹ کو کراس کرنا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار چیک پوسٹ پر پہنچ گئی تو فیصل جان نے کار میں سے ہاتھ نکال کر انہیں راڈ ہٹانے کا اشارہ کیا۔ دوسرے لمحے راڈ ہٹا دیا گیا اور فیصل جان کار لئے انتہائی تیزی سے چیک پوسٹ کراس کر گیا۔ چونکہ وہ اندر سے آ رہا تھا اس لئے اسے شاید روکنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی گئی تھی اور پھر انٹیلی جنس والوں نے اگر بات کی ہو گی تو کیبن میں جا کر کیپٹن جوگندر سنگھ سے کی ہو گی اس لئے باہر موجود سپاہیوں کو اس بارے میں علم نہ ہو گا۔ بہرحال وہ تیزی سے کار چلاتا ہوا شہر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار شہر میں داخل ہوئی تو اس نے کار ایک نو تعمیر رہائشی کالونی کی طرف موڑ دی۔ چند لمحوں بعد کار ایک کوٹھی کے گیٹ کے سامنے رک گئی۔ فیصل جان نے مخصوص انداز میں چار بار ہارن دیا تو گیٹ کھل گیا اور فیصل جان کار اندر لے گیا۔ اس نے کار پورچ میں روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے پھاٹک کھولنے والا نوجوان بھی پھاٹک بند کر کے واپس آ گیا۔

" صاحب داد۔ کار گیراج میں لے جاؤ اور اس کی نمبر پلیٹ بھی تبدیل کر دو اور مارکہ اور کلر بھی۔ پھر اسے پورچ میں لے جا کر کھڑی کر دو"....... فیصل جان نے نوجوان سے کہا اور پھر مڑ کر وہ تیزی سے اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ کمرے میں پہنچ کر اس نے سب سے پہلے اپنا میک اپ صاف کیا۔ پھر باتھ روم میں جا کر اس نے لباس اتارا اور غسل کر کے اس نے الماری سے دوسرا لباس نکال

کر پہنا اور باتھ روم سے باہر آ کر اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

" فیصل جان بول رہا ہوں باس۔ پوائنٹ الیون سے"۔ فیصل جان نے کہا۔

" ہاں۔ کیا رپورٹ ہے"....... دوسری طرف سے پوچھا گیا تو فیصل جان نے لالو پرشاد سے ملنے سے لے کر اب تک کی تمام رپورٹ تفصیل سے بتا دی۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہماری انکوائری صحیح لائن پر تھی۔ ویری گڈ"....... ناٹران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اب آپ اجازت دیں تو میں اس اشوک مہتہ پر کام کروں"۔ فیصل جان نے کہا۔

" نہیں۔ میں پہلے چیف کو رپورٹ دوں گا۔ پھر جیسے وہ حکم دیں گے ویسے ہی ہو گا۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے"....... ناٹران نے کہا۔

" اس دوران اگر وہ اشوک مہتہ فرار ہو گیا تب"....... فیصل جان نے کہا۔

" اس کی فکر مت کرو۔ وہاں بہت آدمی ہیں۔ وہ اس پر نظر رکھیں گے۔ مجھے صرف لائن چاہیئے تھی"....... ناٹران نے جواب دیا۔

" اوکے"....... فیصل جان نے کہا۔

"تم واپس اپنی رہائش گاہ پر چلے جاؤ۔ اب وہ لوگ تمہیں ہر قیمت پر تلاش کرنے کی کوشش کریں گے اس لئے تم نے بہرحال محتاط رہنا ہے"....... ناٹران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں محتاط رہوں گا"....... فیصل جان نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد ملازم صاحب داد اندر داخل ہوا۔

"کار تبدیل ہو کر واپس پورچ میں پہنچ چکی ہے صاحب"۔ صاحب داد نے کہا۔

"اوکے"....... فیصل جان نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کافرستان کے پریذیڈنٹ ہاؤس کے سپیشل میٹنگ روم میں ڈیفنس سیکرٹری رام لعل کرسی پر اکڑا ہوا بیٹھا تھا جبکہ اس کے ساتھ والی کرسی پر سیکرٹ سروس کا چیف شاگل اور اس کی ساتھ والی کرسی پر پاور ایجنسی کی چیف مادام ریکھا بھی موجود تھی۔ وہ تینوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ہال کا مخصوص دروازہ کھلا اور کافرستان کے صدر اندر داخل ہوئے تو وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"تشریف رکھیں"....... صدر صاحب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کے بیٹھنے کے بعد وہ تینوں دوبارہ اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"اس میٹنگ کا مقصد ایک اہم مشن کے سلسلے میں تفصیل سے ڈسکشن کرنا ہے ڈیفنس سیکرٹری صاحب۔ آپ چیف شاگل اور مادام

ریکھا کو اپنے اس کارنامے کے بارے میں بتا دیں تاکہ انہیں بھی معلوم ہو سکے کہ آپ نے کافرستان کے لئے کس قدر اہم کارنامہ سرانجام دیا ہے"...... صدر صاحب نے ڈیفنس سیکرٹری سے مخاطب ہو کر کہا تو ڈیفنس سیکرٹری کا چہرہ صدر کی تعریف سے گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔ شاگل اور مادام ریکھا دونوں حیرت بھری نظروں سے ڈیفنس سیکرٹری کی طرف دیکھنے لگے اور پھر ڈیفنس سیکرٹری نے پہلے اس مشین اور سنٹر کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ پھر اس نے بتایا کہ کس طرح اس نے وہاں سے مشین حاصل کی اور اسے اس انداز میں محفوظ کر دیا کہ اب پاکیشیا ساری زندگی بھی ٹکریں مارتا رہے تو پھر بھی یہ مشین اسے نہیں مل سکتی"۔ شاگل اور مادام ریکھا دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن وہ خاموش رہے تھے۔

"آپ نے اپنی رپورٹ میں ذکر کیا ہے کہ آپ نے اس سلسلے میں کسی بین الاقوامی مجرم تنظیم کو انگیج کیا ہے جس نے مخصوص اسلحہ اور مشینری بھی مہیا کی اور آپ کے آدمیوں کو پاکیشیا میں ٹریننگ بھی دی ہے۔ اس کی کیا ضرورت تھی"...... صدر صاحب نے کہا۔

"جناب۔ بحریہ انٹیلی جنس نے اتفاق سے اس سنٹر کا سراغ لگایا تھا اور پھر وہاں کام کرنے والے ایک آدمی کو اغوا کر کے انہوں نے اپنا آدمی ڈال دیا۔ اس آدمی نے جو رپورٹ دی اس سے ہم سب پریشان ہو گئے کیونکہ وہاں سیکورٹی کے جو آلات نصب تھے۔ انہیں

کسی صورت بھی ناکارہ نہیں کیا جا سکتا تھا اور جب تک وہ ناکارہ نہ ہوں تب تک وہاں سے مشین نہیں نکالی جا سکتی تھی۔ پھر مجھے اس تنظیم وائٹ ایگل کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ ایسے کاموں میں خصوصی مہارت رکھتی ہے۔ میں نے ایک آدمی کے ذریعے ان سے رابطہ کیا۔ ان کا ایشیائی سیکشن اس کام پر آمادہ ہو گیا۔ ان کا ایک آدمی میرے اس آدمی سے ملا جس نے اڈے کے بارے میں تفصیلات بتائی تھیں۔ اس تنظیم کا آدمی اس آدمی کے روپ میں اڈے میں گیا اور پھر وہاں سے وہ درست معلومات حاصل کر کے آیا۔ یہ سیکورٹی سسٹم اس قدر پیچیدہ رکھا گیا تھا کہ اس میں یکے بعد دیگرے علیحدہ علیحدہ آٹھ سسٹم لگائے گئے تھے تاکہ وہ ہر لحاظ سے فول پروف ہو سکے جس کی وجہ سے انہیں آف کرنے کی خصوصی ٹریننگ ضروری تھی۔ چونکہ ضروری اسلحہ اور مشینری کو کافرستان سے پاکیشیا سمگل کرنا خطرے سے خالی نہ تھا اس لئے یہ طے ہوا کہ وہیں پاکیشیا میں ہی آدمیوں کو ٹریننگ دی جائے۔ چنانچہ ملٹری انٹیلی جنس نے مخصوص آدمی خاموشی سے وہاں بھجوا دیئے جنہیں انہوں نے ٹریننگ دی اور اسلحہ اور مشینری کا استعمال بتایا۔ اس کے بعد سارا منصوبہ طے ہوا اور پھر ہمارے آدمیوں نے کامیابی سے یہ سارا مشن مکمل کیا اور مشین ہم وہاں سے نکال لائے اور اس طرح کامیاب ہو گئے کہ کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو سکی۔ پھر ہم نے ایسا منصوبہ بنایا کہ اس مشن پر کام کرنے والے تمام افراد کو خاموشی سے ہلاک

کر دیا گیا اور ظاہر یہ کیا گیا کہ ایک لانچ کے حادثے میں وہ ہلاک ہو
گئے ہیں۔ اس گروپ کے لیڈر کو بھی ہلاک کر دیا گیا۔ اس طرح اب
پاکیشیا جو چاہے کر لے وہ اس مشین تک کسی صورت بھی نہیں پہنچ
سکتا"...... ڈیفنس سیکرٹری نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس اس تنظیم تک پہنچ گئی تو انہیں
سب کچھ معلوم ہو جائے گا"...... صدر صاحب نے کہا۔

" یہ تنظیم انتہائی خفیہ ہے جناب اس لئے اس تک یہ لوگ کسی
صورت بھی نہیں پہنچ سکتے اور پھر اس تنظیم نے براہ راست اس مشن
میں حصہ ہی نہیں لیا۔ انہوں نے صرف اسلحہ اور مشینری سپلائی کی
ہے اور ہمارے آدمیوں کو ٹرینڈ کیا ہے۔ باقی سب کچھ ہمارے
آدمیوں نے خود کیا ہے جبکہ تنظیم کے افراد پہلے ہی واپس جا چکے تھے
اور کسی کو اس سارے سلسلے کی کانوں کان خبر تک نہ ہوئی تھی"۔
ڈیفنس سیکرٹری نے جواب دیا۔

" لیکن اب آپ نے یہ مشین کہاں محفوظ کی ہے"...... اس بار
مادام ریکھا نے کہا۔

" سوری۔ میں نے صدر صاحب سے پہلے ہی اجازت لے لی ہے
کہ اس بارے میں سوائے میرے اور صدر صاحب کے کسی تیسرے
آدمی کو کچھ نہیں بتایا جائے گا"...... ڈیفنس سیکرٹری نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

" لیکن آپ بہرحال اسے کبھی نہ کبھی استعمال تو کریں گے"

مادام ریکھا نے کہا۔ شاگل خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

" ہاں۔ ظاہر ہے لیکن اس وقت جب ہم دیکھ لیں گے کہ حالات
اب ہر لحاظ سے پرسکون ہو چکے ہیں اور ہمیں کوئی خطرہ نہیں
ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

" کیا اس کا فارمولا حاصل نہیں کیا جا سکتا تھا"...... مادام ریکھا
نے کہا۔

" اس کا کوئی فارمولا نہیں ہے۔ یہ ایک پاکیشیائی سائنس دان
ڈاکٹر نجم الحسن کی ایجاد ہے اور وہ اسے تیار کرنے کے بعد اچانک
فوت ہو گئے۔ ہم نے ساری معلومات حاصل کر لی تھیں"۔ ڈیفنس
سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" چیف شاگل۔ آپ خاموش ہیں"...... صدر صاحب نے اس بار
شاگل سے مخاطب ہو کر کہا۔

" جناب میں اس بات پر حیران ہو رہا ہوں کہ ڈیفنس سیکرٹری
صاحب نے واقعی ایک ایسا کارنامہ سرانجام دیا ہے جو انتہائی حیرت
انگیز ہے۔ پاکیشیا میں اس انداز میں مشن مکمل کرنا کہ کسی کو کانوں
کان خبر نہ ہو سکے انتہائی حیرت انگیز بات ہے"...... شاگل نے کہا تو
ڈیفنس سیکرٹری صاحب کا چہرہ مزید کھل اٹھا۔

" لیکن ڈیفنس سیکرٹری صاحب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے
بارے میں اتنا نہیں جانتے جتنا آپ دونوں اور میں جانتا ہوں اور
پاکیشیا سیکرٹ سروس نے بہرحال اس سنٹر کی تباہی اور مشین کی

چوری کے بعد اس کیس پر کام کرنا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ وہ لوگ کس انداز میں کام کرتے ہیں"...... صدر صاحب نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔ اس بار وہ کچھ حاصل نہ کر سکیں گے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"چیف شاگل۔ آپ کے ذمے یہ ڈیوٹی ہے کہ آپ یہ معلوم کرائیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس سلسلے میں کیا کر رہی ہے اور مادام ریکھا آپ بھی اپنی فورس کو الرٹ کر دیں تاکہ اگر یہ لوگ یہاں آئیں تو انہیں اس بار ہر قیمت پر ختم کیا جائے۔ اب میں مزید ان لوگوں کا وجود برداشت نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کافرستان کو اس قدر نقصان پہنچائے ہیں کہ اب یہ کافرستان کے دشمن نمبر ایک کی حیثیت حاصل کر چکے ہیں اور اب میں اس فیصلے پر پہنچ گیا ہوں کہ چاہے کافرستان کے تمام وسائل کیوں نہ جھونک دیئے جائیں ان کی ہلاکت انتہائی ضروری ہے"...... صدر صاحب نے کہا۔

"یس سر"...... شاگل نے فوراً ہی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"آپ اور مادام ریکھا آپ دونوں مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہیں گے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر"...... شاگل اور مادام ریکھا نے بیک وقت جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور سیکرٹری صاحب آپ نے بھی بے حد محتاط رہنا ہے اور اگر کوئی معمولی سی بات بھی ہو جائے تو آپ نے اسے معمولی نہیں سمجھنا

بلکہ مجھے فوری اس کی رپورٹ دینی ہے"...... صدر نے ڈیفنس سیکرٹری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... ڈیفنس سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو صدر صاحب اٹھ کھڑے ہوئے۔

"آپ میرے ساتھ آئیں"...... انہوں نے ڈیفنس سیکرٹری سے کہا اور اپنے مخصوص دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ ڈیفنس سیکرٹری ان کے پیچھے اس دروازے کی طرف بڑھ گئے جبکہ شاگل اور مادام ریکھا دونوں اپنی اپنی کرسیوں کے سامنے خاموش کھڑے رہے۔ جب صدر اور ڈیفنس سیکرٹری دروازے سے باہر چلے گئے اور دروازہ ان کے عقب میں بند ہو گیا تو وہ دونوں دوسرے دروازے کی طرف مڑ گئے۔

"جناب شاگل۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اس سلسلے میں بیٹھ کر کوئی مشترکہ لائحہ عمل طے کر لینا چاہیئے"...... مادام ریکھا نے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیسا لائحہ عمل"...... شاگل نے چونک کر پوچھا۔

"اس بات کا تو مجھے یقین ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بہرحال اس بات کا سراغ لگا لے گی کہ یہ کام کس ملک نے کرایا ہے اور لامحالہ وہ اس مشین کی برآمدگی کے لئے کافرستان آئیں گے۔ میں چاہتی ہوں کہ اس بار وہ ہمارے کسی اختلاف سے فائدہ نہ اٹھا سکیں اور ہم ان کا خاتمہ کر دیں اور چیف شاگل، میں اور میری

فورس اس مشن کے لئے آپ کے تحت کام کرنے کے لئے بھی تیار ہے"...... باہر نکل کر مادام ریکھا نے کہا۔

" اوکے پھر آپ میرے ساتھ میرے ہیڈ کوارٹر چلیں۔ وہاں بیٹھ کر اطمینان سے بات ہو جائے گی"...... شاگل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور مادام ریکھا نے زیر لب مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس بار اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ شاگل کو تعاون کا چکر دے کر پیچھے رکھے گی اور خود پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا کریڈٹ لے گی کیونکہ اسے یقین تھا کہ اگر اس نے عمران کا خاتمہ کر دیا تو پھر شاگل کی بجائے اسے ہی کافرستان سیکرٹ سروس کی چیف بنا دیا جائے گا اور یہ سیٹ وہ ہر قیمت پر حاصل کرنا چاہتی تھی۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اپنی عادت کے مطابق احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

" بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا تو بلیک زیرو خاموشی سے واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔

" کیا صورت حال ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" انتہائی مہارت اور دیدہ دلیری سے پورے سنٹر میں قتل عام کیا گیا ہے اور مشین اڑا لی گئی ہے اور یہ کام کافرستان کا ہے۔ ناٹران نے کوئی رپورٹ دی ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" جی نہیں۔ وہ کام کر رہا ہے۔ اسے جیسے ہی کوئی کلیو ملا وہ بہرحال رپورٹ دے گا"...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا اس وائٹ ایگل کے ذریعے اصل آدمیوں تک نہیں پہنچا جا سکتا"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"کن آدمیوں تک"....... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جنہوں نے یہ واردات کی ہے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"ان سے کافرستان کے اعلیٰ حکام نے بات کی ہو گی لیکن اعلیٰ حکام نے خود تو یہ کام نہیں کیا ہو گا اور میں نے محسوس کیا ہے کہ اب تمام معاملات یا تو کافرستان کے صدر اپنے ہاتھ میں رکھتے ہیں یا پرائم منسٹر اور سیکرٹ سروس اور دوسرے اداروں کو ان معاملات کی ہوا بھی نہیں لگنے دی جاتی اس لئے اس تنظیم کے پیچھے بھاگنا فی الحال بے کار ہے۔ البتہ اس مشین کی برآمدگی اور واپسی کے بعد ان سے ضرور نمٹوں گا کیونکہ بہرحال انہوں نے پاکیشیا کے اس نقصان میں براہ راست کام کیا ہے"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو اب آپ کا کیا پروگرام ہے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے کیپٹن شکیل کی ڈیوٹی لگائی ہے کہ وہ وہاں کام کرنے والے مردہ یا زندہ بچ جانے والے افراد کے بارے میں بحریہ کے ہیڈ کوارٹر سے معلومات حاصل کرے تاکہ اس آدمی کا سراغ لگایا جا سکے جس نے اس بارے میں معلومات کافرستان کو مہیا کی ہیں"....... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"ایکسٹو"....... اس نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں سر"....... دوسری طرف سے ناٹرن کی آواز سنائی دی تو عمران اور بلیک زیرو دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سر میں نے اس آبدوز کا پتہ چلالیا ہے جو پاکیشیا میں استعمال کی گئی ہے اور پھر فیصل جان میک اپ میں ملٹری انٹیلی جنس کا افسر بن کر اس کے کمانڈر سے ملا لیکن وہاں سے معلوم ہوا کہ اس کمانڈر کو ایک ماہ کی چھٹی دے کر اس کی کوٹھی میں پابند کر دیا گیا اور آبدوز پر دوسرے لوگ بھیجے گئے اور اس سارے واقعہ کا کرتا دھرتا بھی سامنے آگیا ہے۔ وہ بحریہ انٹیلی جنس کا چیف اشوک مہتہ ہے"....... ناٹران نے کہا۔

"پوری تفصیل سے رپورٹ دو۔ یہ سب کیسے معلوم ہوا"۔ عمران کا لہجہ انتہائی سرد ہو گیا تو دوسری طرف سے ناٹران نے تفصیلی رپورٹ دینا شروع کر دی۔ عمران اور بلیک زیرو دونوں خاموش بیٹھے یہ تفصیل سنتے رہے۔

"اس اشوک مہتہ کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو ناٹران نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"اس کا تعلق کس سے ہے۔ کیا صدر سے یا وزیراعظم سے۔ یہ معلوم کیا ہے"....... عمران نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

"ابھی چند لمحے پہلے مجھے اطلاع ملی ہے کہ صدر صاحب نے

پریذیڈنٹ ہاؤس میں خصوصی میٹنگ کال کی ہے جس کی تفصیلات ریکارڈ نہیں کی گئیں اس لئے تفصیلات تو حاصل نہیں ہو سکیں البتہ اس خصوصی میٹنگ میں ڈیفنس سیکرٹری رام لعل، شاگل اور مادام ریکھا نے شرکت کی ہے اور پھر ڈیفنس سیکرٹری صدر کے ساتھ اکیلے کافی دیر تک رہے ہیں جبکہ مادام ریکھا وہاں سے شاگل کے ساتھ اس کے ہیڈ کوارٹر گئی اور وہ وہاں کافی دیر تک رہی ہے اور اشوک مہتہ کے بارے میں میرے آدمیوں نے یہ اطلاع دی ہے کہ وہ اکثر و بیشتر ڈیفنس سیکرٹری سے بھی ذاتی طور پر ملتا رہتا ہے"...... ناٹران نے کہا تو عمرن بے اختیار چونک پڑا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس بار یہ کام ڈیفنس سیکرٹری نے سرانجام دیا ہے۔ تم اس سلسلے میں مزید اطلاعات اکٹھی کرو۔ میں عمران اور سیکرٹ سروس کی ٹیم کافرستان بھیج رہا ہوں۔ تم نے شاگل، ریکھا اور اس کے آدمیوں پر بھی نظر رکھنی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بغیر مزید کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

"اب یہ بات طے ہو گئی ہے کہ مشین کے بارے میں علم اس ڈیفنس سیکرٹری کو ہو گا اس لئے ہمیں اسے کور کرنا ہو گا"۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... جولیا کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

"صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کو کال کر کے کہہ دو کہ وہ کافرستان ایک انتہائی اہم مشن پر جانے کے لئے تیار رہیں۔ تم نے بھی ساتھ جانا ہے اور عمران تمہیں لیڈ کرے گا"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یہ وہی مشن ہے سر جس پر کیپٹن شکیل کام کر رہا ہے"۔ جولیا نے پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے اسی طرح مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"سلطان بول رہا ہوں سر"...... چند لمحوں بعد سرسلطان کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سرسلطان ٹی ایم مشین کی فائل ابھی تک میرے پاس نہیں پہنچی"....... عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"سر۔ وہ ابھی چند لمحے پہلے مجھ تک پہنچی ہے۔ میں اسے بھجوا ہی رہا تھا کہ آپ کی کال آ گئی"....... سرسلطان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آپ اسے اپنے پاس رکھیں میں عمران کو بھیج رہا ہوں آپ کے پاس۔ وہ اسے وہیں چیک کر لے گا"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا تو بلیک زیرو بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"ناٹران کی طرف سے کوئی کال آئے تو سپیشل ٹرانسمیٹر پر مجھے بتا دینا".... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ڈیفنس سیکرٹری رام لعل اپنے آفس میں بیٹھے کسی سرکاری کام میں مصروف تھے کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... انہوں نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اشوک مہتہ صاحب آپ سے ملاقات چاہتے ہیں"....... دوسری طرف سے ان کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا فون پر"....... ڈیفنس سیکرٹری نے چونک کر پوچھا۔

"وہ بذات خود یہاں موجود ہیں سر"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ انہیں میٹنگ روم میں بھجوا دو۔ میں وہیں آ رہا ہوں اور سنو اب جب تک میں نہ کہوں مجھے کال نہ کی جائے اور نہ ڈسٹرب کیا جائے".... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھا اور پھر سامنے پڑی ہوئی فائل بند کر کے انہوں نے میز کی

دراز میں رکھی اور اٹھ کر کھڑے ہو گئے ۔چند لمحوں بعد وہ آفس کے عقبی دروازے سے نکل کر میٹنگ روم میں داخل ہوئے تو سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا اشوک مہتہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" بیٹھو"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ میز کی دوسری طرف اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے ۔انہوں نے سب سے پہلے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکال کر انہوں نے اس پر مختلف بٹن پریس کر دیئے ۔ اس کے ساتھ ہی میٹنگ روم کے سامنے موجود دونوں دروازوں پر سرخ رنگ کے بلب جل اٹھے ۔جس کا مطلب تھا کہ اب یہ میٹنگ روم ہر لحاظ سے محفوظ ہو چکا ہے اور یہاں ہونے والی کوئی بات نہ باہر سنی جا سکتی ہے اور نہ ہی ٹیپ ہو سکتی ہے۔ پھر وہ آلہ واپس میز پر رکھ کر وہ اشوک مہتہ کی طرف متوجہ ہوئے جو خاموش بیٹھا تھا۔

"ہاں اب بتاؤ کیوں آنا ہوا ہے جبکہ میں نے خصوصی طور پر منع کیا تھا کہ ملاقاتیں اب کم ہوں گی"...... ڈیفنس سیکرٹری کے لہجے میں ہلکی سی سختی کا عنصر موجود تھا۔

" موجودہ حالات میں ٹرانسمیٹر پر بات کرنا چونکہ غیر محفوظ ہے اس لئے مجھے خود آنا پڑا ہے"...... اشک مہتہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے چونک کر پوچھا۔

" یس سر۔ دشمن ایجنٹ آبدوز کے کمانڈر تک پہنچ گئے ہیں"۔

اشوک مہتہ نے کہا تو ڈیفنس سیکرٹری بے اختیار اچھل پڑے ۔

" دشمن ایجنٹ آبدوز کے کمانڈر تک پہنچ گئے ہیں ۔ کیا مطلب ۔ کیا ایف ایف ون کو تم نے ختم نہیں کیا تھا"...... ڈیفنس سیکرٹری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اسے تو ختم کر دیا گیا تھا۔ میرا مطلب اصل کمانڈر سے تھا جس کا نام لالو پرشاد ہے ۔ اسے منصوبے کے مطابق ایک ماہ کی چھٹی پر اس کی کوٹھی تک محدود کر دیا گیا تھا تاکہ اسے معلوم ہی نہ ہو سکے کہ اس کی آبدوز کے ساتھ کیا کیا گیا ہے اور وہ کہاں اور کس مقصد کے لئے استعمال کی گئی ہے"...... اشوک مہتہ نے کہا۔

" اوہ ۔ یہ تو واقعی انتہائی خاص بات ہے ۔ کیا ہوا ہے ۔ تفصیل بتاؤ"...... ڈیفنس سیکرٹری نے اس بار پریشان سے لہجے میں کہا۔

" مجھے لالو پرشاد کی طرف سے فون کال کی گئی اور اس نے بتایا کہ ملٹری انٹیلی جنس کا آفیسر جس کا نام مسعود ہے، اس نے اسے فون کر کے کہا کہ وہ ایک ضروری کام کے سلسلے میں سرکاری طور پر اس سے ملنا چاہتا ہے اور وہ ملٹری انٹیلی جنس کی طرف سے ریڈ کارڈ ہولڈر ہے ۔ لالو پرشاد نے اسے بحریہ ٹاؤن شپ بلوا لیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ملٹری انٹیلی جنس کے ہیڈ کوارٹر فون کر کے اس بات کی تصدیق کی تو انہوں نے بتایا کہ واقعی مسعود نامی آفیسر ریڈ کارڈ ہولڈر ہے جس پر لالو پرشاد مطمئن ہو گیا ۔ پھر وہ مسعود اس کی رہائش گاہ پر آیا اور اس نے اس سے اس آبدوز کے بارے میں پوچھ گچھ کی اور

یہاں تک کہہ دیا کہ یہ آبدوز پاکیشیا میں کسی مشن میں استعمال
ہوئی ہے۔ حالانکہ خود لالو پرشاد کو اس کا علم نہ تھا۔ لالو پرشاد نے
اسے مطمئن کر دیا کہ ایسا نہیں ہے جس پر وہ واپس چلا گیا اور پھر
لالو پرشاد نے فون کال کر کے مجھے تفصیل بتا دی۔ میں بے حد
پریشان ہوا۔ میں نے ملٹری انٹیلی جنس کے ہیڈ کوارٹر کال کیا تو مجھے
بتایا گیا کہ مسعود نام کا کوئی آفیسر ملٹری انٹیلی جنس میں نہیں ہے
اور نہ ہی ریڈ کارڈ ہولڈر ہے جس پر میں نے فوری طور پر بحریہ ٹاؤن
شپ کی چیک پوسٹ پر فون کیا تاکہ یہ آدمی جس کار یا جیپ میں آیا
ہو اس کا نمبر اور اس کا حلیہ معلوم کیا جا سکے تو مجھے بتایا گیا کہ اس کی
واپسی نہیں ہوئی جس پر میں نے فوری طور پر اپنے تین آدمی وہاں
اسے پکڑنے کے لئے بھیجے۔ انہوں نے بھی چیک پوسٹ سے تصدیق
کی کہ وہ واپس نہیں آیا لیکن پھر ان کی طرف سے کوئی رپورٹ نہ ملی
تو میں نے ایک بار پھر چیک پوسٹ کے کیپٹن جوگندر سنگھ سے
بات کی تو اس نے بتایا کہ وہ کار واپس جا چکی ہے البتہ اس کی کار کا
نمبر اور اس کے کلر وغیرہ کے بارے میں بتا دیا۔ میں نے اسے بتایا کہ
لالو پرشاد کی رہائش گاہ پر فون اٹنڈ نہیں کیا جا رہا اس لئے وہ آدمی بھیج
کر وہاں سے معلوم کرائے کہ وہاں کیا پوزیشن ہے۔ پھر میں نے جب
اسے فون کیا تو مجھے بتایا گیا کہ لالو پرشاد اس کا ملازم اور میرے محکمے
کے تینوں افراد کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ لالو پرشاد اور اس کا ملازم
دونوں رسی سے کرسیوں پر بندھے ہوئے تھے اور انہیں اسی حالت

میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ یہ اطلاع ملتے ہی میں خود وہاں گیا تو واقعی
وہاں پر یہی سچوئیشن تھی۔ میں نے اس کار کی تلاش کا حکم دیا لیکن یہ
کار کہیں نہیں ملی جبکہ جو نمبر اس کار پر موجود تھا وہ نمبر ایک بس کا
ہے۔ اس کا صاف مطلب تھا کہ نمبر پلیٹ جعلی لگائی گئی تھی۔
بہرحال ابھی تک اس آدمی کے بارے میں کوئی رپورٹ نہیں ملی
البتہ میں نے اس پوائنٹ پر انکوائری کرائی کہ اس آدمی کو اس
مخصوص آبدوز کے پاکیشیا میں استعمال کا علم کیسے ہوا کیونکہ اس پر
جانے والا تمام عملہ ایف ایف ون کے ہاتھوں اور ایف ایف ون
میرے ہاتھوں ہلاک ہو چکا ہے تو ورکشاپ کا ایک ٹیکنیشن ٹریس کر
لیا گیا۔ اسے ایف ایف ون نے پاکیشیا سے کام کر کے واپس آنے کے
بعد آبدوز میں ہونے والی کسی مشینی خرابی کے بارے میں بات کی
تھی۔ اس طرح اس ٹیکنیشن کو اس بات کا علم ہو گیا تھا کہ یہ آبدوز
پاکیشیا میں استعمال ہوئی ہے اور ٹیکنیشن سے جب اس آدمی کے
بارے میں پوچھ گچھ کی گئی تو وہ معمولی سے تشدد سے ہی ہلاک ہو گیا
کیونکہ وہ دل کی کسی بیماری کا مریض تھا۔ البتہ اس کی رہائش گاہ کی
ایک الماری سے بھاری مالیت کے کرنسی نوٹوں کے بنڈل دستیاب
ہوئے ہیں اور پتہ چلا ہے کہ وہ جوا کھیلنے کا عادی تھا اور اس نے
جوئے میں ہار کر کسی سے کوئی بڑا قرض اٹھایا تھا جس کی وجہ سے وہ
بے حد پریشان تھا۔ پھر اچانک اس نے وہ قرضہ بھی اتار دیا اور اس
کے باوجود اس کے پاس اتنی دولت بچ گئی تھی۔ بہرحال اس آدمی کا

پھر بھی علم نہ ہو سکا جس نے اسے دولت دے کر اس سے یہ معلومات خریدی تھیں"...... اشوک مہتہ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ یہ واقعی خطرناک معاملہ ہے لیکن یہ لالو پرشاد مزید کیا جانتا تھا"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"کچھ نہیں۔ اسے سرے سے کچھ معلوم ہی نہ تھا"...... اشوک مہتہ نے کہا۔

"لیکن تم نے بتایا ہے کہ اس نے تمہیں فون کر کے کہا کہ وہ آدمی واپس چلا گیا ہے جبکہ ایسا نہیں تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کال اس نے خود لالو پرشاد سے تمہیں کرائی تھی"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو۔ لیکن اس سے اسے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے"...... اشوک مہتہ نے جواب دیا۔

"ہاں۔ فائدہ تو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ بہرحال تم فکر مت کرو۔ وہ لوگ کسی صورت بھی اصل بات تک نہیں پہنچ سکتے البتہ اب تم ایسا کرو کہ سٹار کلب کے جونی سے جا کر مل لو۔ وہ مخبری کرنے والی ایک بہت بڑی تنظیم کا لیڈر ہے۔ وہ اب تمہاری ماتحتی میں کام کرے گا۔ اس طرح تم دونوں مل کر یقیناً ان لوگوں کا نہ صرف کھوج لگا لو گے بلکہ ان کا خاتمہ بھی کر سکو گے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ یہ لوگ واقعی ایسے لوگوں کے بارے

میں زیادہ آسانی سے معلوم کر لیتے ہیں۔ لیکن وہ مجھے پہچانے گا کیسے۔ میری تو اس سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی"۔ اشوک مہتہ نے کہا۔

"میں اسے فون کر کے ہدایات دے دوں گا۔ تمہیں وہاں اس لئے بھیج رہا ہوں تاکہ ایک بار تم اس سے مل کر تفصیل سے سب کچھ طے کر لو۔ اس کے بعد تم دونوں کے درمیان فون پر رابطہ رہے گا۔ وہ بہت تیز اور ہوشیار آدمی ہے اور پھر تمہاری ماتحتی میں اس کی صلاحیتیں مزید نکھر آئیں گی اس لئے مجھے یقین ہے کہ ہم جلد از جلد ان لوگوں کا خاتمہ کر دینے میں کامیاب ہو جائیں گے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ میں یہاں سے سیدھا وہاں چلا جاتا ہوں لیکن کیا مجھے اسے اپنی اصل شناخت کرانی ہو گی"...... اشوک مہتہ نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ صرف اپنا نام بتانا اور بس۔ باقی میں اسے سمجھا دوں گا"...... ڈیفنس سیکرٹری نے جواب دیا۔

"اوکے"...... اشوک مہتہ نے مطمئن لہجے میں کہا تو ڈیفنس سیکرٹری نے میز پر پڑا ہوا ریموٹ کنٹرول نما آلہ اٹھایا اور اس پر موجود بٹن پریس کر دیئے تو دروازوں پر جلتے ہوئے سرخ رنگ کے بلب بجھ گئے۔ ڈیفنس سیکرٹری نے آلہ میز کی دراز میں رکھا اور پھر اشوک مہتہ کو گڈ بائی کہہ کر وہ واپس اسی دروازے کی طرف بڑھ گیا جو ان کے آفس کو جاتا تھا۔ آفس میں پہنچ کر وہ کرسی پر بیٹھا اور پھر میز پر پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر

پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" سٹار کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔

جونی سے بات کراؤ۔ ڈی ون بول رہا ہوں"...... ڈیفنس سیکرٹری نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

یس سر۔ یس سر۔ ہولڈ کریں سر"...... اس بار دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

" ہیلو۔ جونی بول رہا ہوں سر"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جونی۔ فون محفوظ کر لو"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

" یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں تک لائن پر خاموشی طاری رہی۔

" یس سر۔ فون محفوظ ہو چکا ہے سر"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

" سنو جونی۔ تم اشوک مہتہ کو جانتے ہو۔ بحریہ انٹیلی جنس کا چیف"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

" یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا وہ بھی تمہیں جانتا ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے پوچھا۔

" نو سر۔ میری ان سے ملاقات ایک اور روپ میں ہوئی تھی سر"۔ جونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سنو۔ ایک اہم ترین ملکی معاملہ کی وجہ سے اسے اس انداز میں فوری طور پر آف کرنا ضروری ہو گیا ہے کہ یہ قدرتی سلسلہ معلوم ہو سکے۔ میں نے اسے تمہارے بارے میں یہ بتا کر تمہارے پاس کلب بھیجا ہے کہ تم مخبری کا ایک نیٹ ورک چلاتے ہو اور تم اس کی ماتحتی میں کام کر کے دشمن ایجنٹوں کو ٹریس کرو گے۔ میں نے اسے مطمئن کرنے کے لئے کہا ہے کہ وہ اپنی اصل شناخت تمہیں نہیں بتائے گا۔ صرف اپنا نام اشوک مہتہ بتائے گا۔ تم ایسا کرو کہ اسے ہر لحاظ سے مطمئن کر کے واپس بھجوا دینا لیکن واپسی میں تمہارے کلب سے دور کسی بھی جگہ اس کی کار کا ایکسیڈنٹ ہونا چاہئے۔ ایسا ایکسیڈنٹ جس میں وہ بچ بھی نہ سکے اور یہ بھی کسی کو معلوم نہ ہو سکے کہ یہ ایکسیڈنٹ خاص طور پر کرایا گیا ہے۔ کیا تم یہ اہم ٹاسک مکمل کر لو گے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

" یس سر۔ یہ میرے لئے معمولی بات ہے سر"...... دوسری طرف سے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا گیا۔

" اوکے۔ تم نے یہ کام مکمل کر کے مجھے میرے آفس میں سپیشل فون پر اطلاع دینی ہے۔ کام بے داغ انداز میں ہونا چاہئے اور اشوک مہتہ کو بھی کسی طرح شک نہیں پڑنا چاہئے کیونکہ وہ بہرحال بحریہ انٹیلی جنس کا چیف ہے اور انتہائی ہوشیار آدمی ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

" یس سر۔ آپ بے فکر رہیں سر۔ ایسا ہی ہو گا ...... دوسری

طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ میں تمہاری کال کا منتظر رہوں گا"....... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

"یہ مجبوری ہے اشوک مہتہ۔ دشمن ایجنٹوں نے یقیناً لالو پرشاد سے تمہارے بارے میں معلوم کر لیا ہو گا اور اگر وہ تم تک پہنچ گئے تو پھر وہ مجھ تک بھی پہنچ جائیں گے اس لئے تمہارا درمیان سے ہٹنا ملک و قوم کے مفاد کے لئے ضروری ہو گیا ہے" ڈیفنس سیکرٹری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈیفنس سیکرٹری نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"جونی بول رہا ہوں سر"...... دوسری طرف سے جونی کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ ڈی ون اسٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے"....... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے جناب"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیسے۔ تفصیل بتاؤ"....... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"جناب آپ کی کال کے بعد میں نے کاؤنٹر پر کہہ دیا کہ اشوک مہتہ صاحب جیسے ہی آئیں انہیں فوراً مجھ تک پہنچا دیا جائے۔ پھر وہ آ

گئے۔ میں نے ان کا انتہائی مؤدبانہ انداز میں استقبال کیا اور انہیں یقین دلایا کہ میری تنظیم چند گھنٹوں میں اس کار اور اس آدمی کا سراغ لگا لے گی اور اس کے علاوہ بھی میں اور میری تنظیم آئندہ بھی ان کے احکامات کی تعمیل کرتی رہے گی اور پھر وہ پوری طرح مطمئن ہو گئے۔ شراب کا ایک جام پی کر وہ واپس چلے گئے۔ میں نے جام میں ایک خاص قسم کی دوا ملا دی تھی جس کا اثر تقریباً بیس منٹ بعد ہوتا ہے اور اس اثر کے تحت ان کا جسم یکلخت چند منٹوں کے لئے مفلوج ہو جائے گا اور وہی ہوا۔ وہ کار لے کر واپس بحریہ سیکرٹریٹ جا رہے تھے کہ تاسوامی روڈ پر دوا نے کام کیا اور نتیجے میں ان کی کار کا خوفناک ایکسیڈنٹ ہو گیا جس کے نتیجے میں وہ ہلاک ہو گئے"۔ جونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان کا پوسٹ مارٹم ہو گا تو کیا اس میں دوا کے اثرات تو ظاہر نہیں ہو جائیں گے"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب۔ یہی تو اس دوا کی خصوصیت ہے۔ آپ قطعاً بے فکر رہیں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے"....... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اب دشمن ایجنٹ اشوک مہتہ کے ذریعے اس تک نہ پہنچ سکتے تھے اور اب اسے سرکاری طور پر بحریہ انٹیلی جنس کے چیف کی روڈ ایکسیڈنٹ میں اچانک موت کی اطلاع کا انتظار تھا۔

شاگل اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور شاگل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... شاگل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مادام ریکھا کی کال ہے باس"....... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کراؤ بات"....... شاگل نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ ریکھا بول رہی ہوں چیف شاگل"....... چند لمحوں بعد مادام ریکھا کی نرم سی آواز سنائی دی اور چونکہ مادام ریکھا اسے چیف بھی کہہ رہی تھی اس لئے اس کا چہرہ کھل اٹھا۔

"اوہ۔ ریکھا کیا بات ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"۔ شاگل نے بھی اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ایک خاص اطلاع ہے۔ میں نے سوچا کہ تمہیں یہ اطلاع

دے دوں اور پھر تم جیسے مشورہ دو ویسے ہی ہو گا۔ اطلاع یہ ہے کہ عمران پاکیشیا سے ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے باچان گیا ہے۔ اس کے ساتھ ایک غیر ملکی عورت اور تین مرد ہیں اور یقیناً یہ عورت اس کی ساتھی جولیا اور مرد پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہوں گے"....... مادام ریکھا نے کہا۔

"باچان گیا ہے تو پھر اس میں خاص اطلاع کیا ہے۔ وہ سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اس لئے وہ کسی نہ کسی مشن پر جاتا ہی رہتا ہے"....... شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ وہ صرف ہمیں ڈاج دینے کے لئے پاکیشیا سے باچان گیا ہے اور اب وہ باچان سے میک اپ میں کافرستان پہنچے گا"....... مادام ریکھا نے جواب دیا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ تمہاری بات درست ہے لیکن کیا اسے معلوم ہے کہ ہم یہاں اس کی چیکنگ کر رہے ہیں"....... شاگل نے کہا۔

"وہ ویسے ہی احتیاط کرنے کا عادی ہے اور ہو سکتا ہے کہ اس کے یہاں موجود آدمیوں نے اسے واقعی اطلاع بھی دے دی ہو"۔ مادام ریکھا نے کہا۔

"ہونہہ۔ پھر تو ہمیں باچان سے آنے والی فلائٹس چیک کرنا ہوں گی"....... شاگل نے کہا۔

"میں نے اطلاع ملتے ہی باچان میں موجود کافرستان کے ایجنٹوں کو ہوشیار کر دیا ہے۔ وہ وہاں اس کی نگرانی کریں گے اور مجھے اطلاع

دیں گے"...... مادام ریکھا نے جواب دیا۔

"ویری گڈ۔ تم واقعی بے حد سمجھ دار اور ذہین ہو"...... شاگل نے بے اختیار ہو کر کہا۔

"شکریہ۔ لیکن تم سے بہرحال کم ہوں۔ میں نے یہ اطلاع اس لئے دی ہے کہ عمران یقیناً سیکرٹ سروس کے آدمیوں سے واقف ہو گا جبکہ وہ پاور ایجنسی کے آدمیوں سے واقف نہیں ہو گا اس لئے کیوں نہ تم اپنے آدمی ہٹالو تاکہ وہ پوری طرح مطمئن ہو جائے۔ پھر جب وہ کسی ہوٹل یا کسی رہائش گاہ میں پہنچے گا تو میں تمہیں اطلاع کر دوں گی اور پھر تم اپنے آدمیوں سمیت وہاں پہنچ جانا اور ہم مل کر اس پر ریڈ کر دیں گے اس طرح وہ یقینی طور پر ختم ہو جائے گا اور اس کا کریڈٹ بھی تمہیں ہی ملے گا"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ اچھی تجویز ہے لیکن تم نے مجھے ضرور اطلاع دینی ہے۔ خود کوئی اقدام کرنے کی حماقت نہ کرنا ورنہ وہ نکل جائے گا"...... شاگل نے کہا۔

"اگر میں نے خود کوئی اقدام کرنا ہوتا تو میں تمہیں اطلاع ہی کیوں دیتی"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آرڈر کر دیتا ہوں"...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی مؤدبانہ

آواز سنائی دی۔

"موہن سنگھ کو میرے پاس بھیجو"...... شاگل نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں شاگل کو سلام کیا۔

"بیٹھو"...... شاگل نے کہا اور موہن سنگھ میز کی دوسری طرف کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ یہ ملٹری انٹیلی جنس کا کیپٹن تھا۔ ایک مشن کے دوران اس نے شاگل کے تحت کام کیا تھا اور شاگل اس کے انداز اور اس کے کام سے اس قدر خوش ہوا تھا کہ اس نے صدر مملکت سے کہہ کر کیپٹن موہن سنگھ کو ملٹری انٹیلی جنس سے سیکرٹ سروس میں مستقل طور پر ٹرانسفر کرا لیا تھا۔ موہن سنگھ انتہائی ہوشیار اور ذہین آدمی تھا لیکن وہ شاگل کا احترام اس انداز میں کرتا تھا جیسے شاگل اس کا دیوتا ہو اور شاگل کو یہی بات پسند تھی اس لئے اس نے اسے اپنا نمبر ٹو بنا لیا تھا اور بعد میں موہن سنگھ کی کارکردگی نے واقعی اسے حیران کر دیا تھا۔ اس کی وجہ سے سیکرٹ سروس نے کئی ایسے مشن کامیابی سے نمٹائے تھے جو بظاہر ممکن ہی نہ نظر آتے تھے۔

"موہن سنگھ تمہیں معلوم ہے کہ پاور ایجنسی کی مادام ریکھا نے ذہنی طور پر میری ماتحتی قبول کر لی ہے حالانکہ پہلے یہ عورت مجھے گھاس تک نہ ڈالتی تھی"...... شاگل نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"سر عورت ناقص العقل ہوتی ہے۔ اسے عقل بہت دیر سے آتی

ہے ورنہ تو اسے پہلے لمحے ہی معلوم ہو جانا چاہئے تھا کہ آپ اس ملک
کا سرمایہ ہیں۔ آپ جیسے ذہین اور باوقار افسر تو قوم کو صدیوں بعد
نصیب ہوتے ہیں"...... موہن سنگھ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا
تو شاگل کا چہرہ مسرت کی شدت سے گلاب کے پھول کی طرح کھل
اٹھا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ بہرحال مجھے خوشی ہے کہ دیر سے
ہی بہرحال اسے عقل آ گئی ہے اور اب وہ میری ماتحتی میں کام کر
رہی ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ایک بار پھر
ایک اہم مشن پر کافرستان پہنچنے والی ہے اور اس بار صدر صاحب نے
حتمی احکامات دے دیئے ہیں کہ انہیں ہر صورت میں ختم کرنا ہے"۔
شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ آپ نے بتایا تھا سر۔ لیکن سر یہ بات آپ نے نہیں
بتائی تھی کہ ان کا مشن یہاں کیا ہے"...... موہن سنگھ نے کہا۔

"پاکیشیا سے کوئی اہم مشین چوری کر کے کافرستان لائی گئی ہے
اور یہ کام ڈیفنس سیکرٹری کی سربراہی میں ہوا ہے۔ اس مشن کے
بارے میں سوائے ڈیفنس سیکرٹری اور صدر صاحب کے اور کسی کو
بھی علم نہیں ہے کہ وہ کیا ہے اور اسے کہاں رکھا گیا ہے۔ عمران
اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس مشین کو واپس لے جانے کے مشن پر
یہاں آ رہے ہیں"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر"...... موہن سنگھ نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب

دیا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے مادام ریکھا کا فون آیا تھا"...... شاگل نے
کہا اور پھر اس نے وہ ساری گفتگو دوہرا دی جو اس کے اور مادام ریکھا
کے درمیان ہوئی تھی۔

"یس سر"...... موہن سنگھ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ تم اپنے آدمیوں کو نگرانی
سے ہٹا لو۔ مادام ریکھا جب ہمیں اطلاع دے گی تو پھر ہم جا کر اس
کوٹھی پر ریڈ کریں گے"...... شاگل نے کہا۔

"لیکن سر۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ پاور ٦ ایجنسی کے لوگ مادام
ریکھا کو بتائے بغیر ان پر حملہ کر دیں۔ اس طرح تو بہرحال کریڈٹ
پاور ٦ ایجنسی ہی لے جائے گی"...... موہن سنگھ نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مادام ریکھا کو اگر اطلاع پہلے
ملی اور مجھے بعد میں تو پھر واقعی مسئلہ بن جائے گا تو تمہارا کیا مشورہ
ہے جبکہ میں مادام ریکھا سے وعدہ کر چکا ہوں کہ میں اپنے آدمی ہٹا
لوں گا"...... شاگل نے کہا۔

"جناب آپ کا وعدہ ہر صورت میں پورا ہو گا۔ ہمارے آدمی
پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نگرانی سے ہٹ جائیں گے لیکن آپ نے یہ
وعدہ تو نہیں کیا کہ ہمارے آدمی پاور ٦ ایجنسی کے آدمیوں کی نگرانی
بھی نہ کریں گے"...... موہن سنگھ نے کہا تو شاگل بے اختیار چونک
پڑا۔

"کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا"....... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر۔ ہمارے آدمی ان کی نگرانی کریں گے۔ اس طرح ہمیں ساتھ ساتھ اطلاع ملتی رہے گی۔ اگر تو مادام ریکھا نے بروقت آپ کو اطلاع دے دی تو ٹھیک ہے اور اگر انہوں نے ازخود کوئی کارروائی کر کے کریڈٹ لینے کی کوشش کی تو پھر ہمارے آدمی ان کا خاتمہ کر دیں گے اور کریڈٹ آپ کو مل جائے گا"....... موہن سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ ٹھیک ہے۔ تم ایسی کارروائی کرو کہ میرا وعدہ بھی قائم رہے اور کریڈٹ بھی سیکرٹ سروس کو مل جائے"....... شاگل نے فوراً ہی رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"دشمن ایجنٹ کب آرہے ہیں جناب"....... موہن سنگھ نے کہا تو شاگل کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ میں دشمن ایجنٹوں کا سیکرٹری ہوں نانسنس کہ وہ مجھے وقت اور تاریخ بتا کر آئیں گے۔ نانسنس۔ نجانے کس احمق نے تمہیں سیکرٹ سروس میں شامل کر دیا ہے"۔ شاگل کا غصہ لمحہ بہ لمحہ بڑھتا ہی چلا جارہا تھا۔

"وہ۔ وہ میرا مطلب تھا کہ ان کی آمد کی توقع کب تک ہے جناب"....... موہن سنگھ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نجومی ہوں کہ ان کا زائچہ بناؤں گا۔ نانسنس۔ احمق آدمی۔ وہاں نگرانی کراؤ جب وہ آئیں گے تو پتہ چل جائے گا۔ ویسے اس مادام ریکھا نے اطلاع دی ہے کہ عمران اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ باچان گیا ہے اور سنو مادام ریکھا کا خیال ہے کہ وہ باچان کی ایئر سروس سے میک اپ کے ساتھ یہاں آئے گا لیکن یہ مادام ریکھا احمق ہے۔ باچانیوں کے قد چھوٹے ہوتے ہیں۔ نانسنس۔ کیا میک اپ سے ان کے قد بھی چھوٹے ہو جائیں گے"....... شاگل نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"ویری گڈ۔ آپ کی ذہانت کا جواب نہیں سر۔ کیا نکتہ سوچا ہے آپ نے۔ یہ نکتہ صرف آپ ہی سوچ سکتے تھے سر"....... موہن سنگھ نے فوراً ہی خوشامد کرتے ہوئے کہا تو شاگل کا غصے سے تنا ہوا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔

"یہ نکتہ تم جیسے عقلمند ہی سمجھ سکتے ہیں۔ ٹھیک ہے جاؤ اور جو جی چاہے کرو۔ جاؤ۔ تمہیں میری طرف سے کھلی اجازت ہے"۔ شاگل نے فوراً ہی شاہانہ انداز میں کہا اور موہن سنگھ تیزی سے اٹھا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"ایسے آدمیوں کی ہی مجھے ضرورت ہے۔ کم از کم عقل کی بات سمجھ تو لیتے ہیں"....... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر

ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب کی کال ہے جناب"....... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کراؤ بات"....... شاگل نے چونک کر کہا۔

"ہیلو"....... چند لمحوں بعد ڈیفنس سیکرٹری کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس"....... شاگل نے عادت کے مطابق اپنا پورا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"چیف شاگل۔ کیا یہاں کافرستان میں بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی سیٹ اپ موجود ہے"....... دوسری طرف سے ڈیفنس سیکرٹری نے تیز لہجے میں کہا۔

"یقیناً ہو گا۔ سیکرٹ سروس کے سیٹ اپ ہر بڑے اور اہم ملک میں ہوتے ہیں"....... شاگل نے جواب دیا۔

"کیا آپ کو اس سیٹ اپ کا علم نہیں ہے"....... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"گزشتہ چند سالوں میں چار سیٹ اپ بنے تھے جو ہم نے ٹریس کر کے ختم کر دیئے ہیں۔ ابھی کسی نئے سیٹ اپ کی اطلاع تو نہیں ملی البتہ ہم اس کی تلاش میں ہیں۔ جب بھی مجھے کوئی کلیو ملا کہ ایسا

سیٹ اپ ہے تو ہم بھوکے عقابوں کی طرح اس پر ٹوٹ پڑیں گے"....... شاگل نے جان بوجھ کر بات بناتے ہوئے کہا حالانکہ وہ آج تک ایک بھی سیٹ اپ ٹریس نہ کر سکا تھا۔

"ٹی ایم مشین کے سلسلے میں جو مشن آپ کے ساتھ صدر صاحب کی میٹنگ میں ڈسکس ہوا تھا اس میں جو آبدوز استعمال ہوئی تھی اس کے کمانڈر کو پہلے ہی چھٹی دے کر اس کی رہائش گاہ تک پابند کر دیا گیا تھا لیکن مجھے بحریہ انٹیلی جنس کے چیف اشوک مہتہ نے اطلاع دی ہے کہ کوئی نامعلوم آدمی وہاں پہنچا اور اس کمانڈر سے اس آبدوز کے سلسلے میں پوچھ گچھ کی اور پھر اسے اور اس کے چار ملازموں کو ہلاک کر کے نکل گیا۔ میں نے بحریہ انٹیلی جنس کے چیف اشوک مہتہ کو اس کی فوری تلاش کا حکم دے دیا لیکن ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ اشوک مہتہ کی کار کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور وہ اس حادثے میں ہلاک ہو گیا ہے۔ بحریہ انٹیلی جنس کا نیا چیف تو اشوک مہتہ کے اسسٹنٹ کو بنا دیا جائے گا لیکن اس سارے معاملے کا صرف اشوک مہتہ کو ہی علم تھا۔ اس کے عملے کے کسی آدمی کو اس بارے میں علم نہیں تھا اور نہ ہے اور نہ میں چاہتا ہوں کہ انہیں علم ہو اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ اب اس شخص کا جس نے کمانڈر کو ہلاک کیا ہے آپ کی سروس تلاش کرے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کسی سیٹ اپ کا آدمی ہو گا"....... ڈیفنس سیکرٹری نے تفصیل بتاتے ہوئے

کہا۔

"اس کمانڈر کو اس مشن کے بارے میں کتنا علم تھا"....... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کچھ بھی نہیں تھا۔ سرے سے کچھ علم نہیں تھا"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو پھر اسے ہلاک کیوں کیا گیا اور بحریہ انٹیلی جنس کے چیف کا روڈ ایکسیڈنٹ کیوں کرایا گیا"....... شاگل نے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ اشوک مہتہ کا ایکسیڈنٹ کرایا نہیں گیا ہوا ہے۔ بھری پڑی سڑک پر کار چلاتے ہوئے ایکسیڈنٹ کا شکار ہوا ہے اور پھر اگر اشوک مہتہ تک اگر وہ پہنچ جاتے تو لامحالہ وہ اسے استعمال کرتے نہ کہ اسے ہلاک کر دیتے"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے تیز لہجے میں کہا لیکن شاگل کی آنکھوں میں اچانک چمک سی ابھر آئی۔

"اس مشن کا انچارج اشوک مہتہ تھا"....... شاگل نے کہا۔

"نہیں۔ اس کا اس مشن سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس کے ذمے صرف چند ضروری کام تھے اور بس۔ اسے تو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ مشن ہے کیا"....... ڈیفنس سیکرٹری نے جواب دیا۔

"جو آبدوز اس مشن میں استعمال ہوئی ہے اس کے چلانے والے کہاں ہیں"....... شاگل نے پوچھا۔

"اشوک مہتہ کی رپورٹ کے مطابق وہ کسی لانچ پر آ رہے تھے ک

اچانک لانچ الٹ گئی اور وہ سب ڈوب گئے"....... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"جناب وہ بحریہ کے لوگ تھے۔ لانچ الٹنے سے کیسے ہلاک ہو سکتے ہیں۔ آپ مجھ سے چھپا رہے ہیں حالانکہ میں سیکرٹ سروس کا چیف ہوں۔ آپ مجھے سب کچھ کھل کر بتا دیں۔ اسی میں سب کا فائدہ ہے"۔ شاگل نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ میں ڈیفنس سیکرٹری ہوں۔ سمجھے۔ آئندہ ہوش و حواس میں رہ کر مجھ سے بات کیا کریں۔ میں آپ سے نمٹوں گا۔ نانسنس"....... دوسری طرف سے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر غصے کی شدت سے شعلے سے ناچنے لگ گئے تھے۔ وہ چند لمحے بیٹھا ہونٹ چباتا رہا۔ پھر اس نے ڈائریکٹ فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"....... دوسری طرف سے صدر کے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"شاگل چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس بول رہا ہوں۔ صدر صاحب سے بات کرائیں۔ اٹ از امپارٹنٹ"....... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں معلوم کرتا ہوں۔ ہولڈ کریں سر"..... دوسری طرف سے

کہا گیا۔

" ہیلو "....... چند لمحوں بعد صدر صاحب کی بھاری اور باوقار سی آواز سنائی دی۔

" شاگل بول رہا ہوں جناب۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب کا ابھی فون آیا تھا۔ انہوں نے بڑی عجیب باتیں بتائیں ہیں کہ جو آبدوز ٹی ایم مشین کے سلسلے میں گئی تھی اس کے کمانڈر کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور وہ کمانڈر بحریہ انٹیلی جنس کے چیف اشوک مہتہ کو جانتا تھا اور پھر اشوک مہتہ کی کار کا ایکسیڈنٹ ہو گیا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ اس کا مطلب ہے جناب کہ ڈیفنس سیکرٹری صاحب بہت کچھ مجھ سے چھپا رہے ہیں جبکہ دشمن ایجنٹ ان تک پہنچنے والے ہیں۔ میں نے انہیں کہا کہ وہ سب کچھ بتا دیں اور کچھ نہ چھپائیں کیونکہ اس طرح ہم لاعلمی میں رہیں گے اور دشمن ایجنٹ اپنا کام کر جائیں گے لیکن انہوں نے غصے میں آکر کال ہی آف کر دی۔ میں نے آپ کو اس لئے رپورٹ کر دی ہے جناب کہ کل آپ ناراض ہو سکتے ہیں "۔ شاگل نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ مجھے اشوک مہتہ کی ہلاکت کی خبر تو ملی تھی لیکن میں سمجھا تھا کہ عام سا ایکسیڈنٹ ہو گا۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ اپنے کام میں مصروف ہیں "....... صدر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ ان کا طریقہ کار یہی ہے۔ یہاں انہوں نے کسی آدمی

کے ذمہ یہ سارا ٹاسک لگایا ہو گا اور جب سب معلومات انہیں مل جائیں گی تو پھر وہ یہاں پہنچ کر فائنل کام کریں گے اور ہمیں چونکہ کسی بات کا علم تک نہ ہو گا اس لئے ہم انہیں روک بھی نہ سکیں گے "....... شاگل نے جواب دیا۔

" تم کیا معلوم کرنا چاہتے ہو "....... صدر صاحب نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" مجھے کم از کم اتنا تو معلوم ہو جناب کہ وہ ٹی ایم مشین کہاں موجود ہے کیونکہ میرا تجربہ بتا رہا ہے کہ اس بار ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے یہ سارا راز چھپا رکھا ہے اور ان کا خیال ہے کہ یہ راز دشمن ایجنٹوں تک نہیں پہنچے گا لیکن میں نے انہیں یہ بات سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ جسے وہ راز سمجھ رہے ہیں وہ دشمن ایجنٹوں تک پہنچ چکا ہے ورنہ وہ اس مخصوص آبدوز تک نہ پہنچ جاتے "....... شاگل نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے پہلی بار ایسا مشن سرانجام دیا ہے اس لئے انہیں صحیح صورت حال کا ادراک نہیں ہے۔ اس مخصوص آبدوز تک پہنچ جانے کے بعد اسے راز رکھنا انتہائی حماقت ہے۔ اب اس کی واقعی انتہائی سختی سے حفاظت ہونی چاہئے لیکن اگر تمہیں بتا دیا جائے تو تم کیا کرو گے۔ پہلے بھی تم نے کئی چیزوں کی حفاظت کا بیڑہ کئی بار اٹھایا تھا لیکن ہر بار وہ لوگ کامیاب رہے "۔ صدر نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" جناب اس بار ہم اس جگہ کی انتہائی خفیہ نگرانی کریں گے۔ انہیں اس کا علم تک نہ ہو گا کہ ہم ایسا کر رہے ہیں اور شہر میں ان کی چیکنگ اور نگرانی کا کام پاور ایجنسی کر رہی ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ پاور ایجنسی کے بس کے نہیں ہیں اس لئے لامحالہ یہ ٹارگٹ پر پہنچیں گے اور وہاں ہم اس بار ان سے اس لئے آسانی سے نمٹ لیں گے کہ اس سے پہلے ان کا اور سیکرٹ سروس کا کہیں ٹکراؤ نہیں ہوا ہو گا اس لئے وہ یہی سمجھ رہے ہوں گے کہ اس مشن کا سیکرٹ سروس کو علم تک نہیں ہے اور اسی اطمینان میں وہ یقینی موت کا شکار ہو جائیں گے"....... شاگل نے جواب دیا۔

" گڈ۔ یہ اچھا اور کامیاب طریقہ ہے۔ تو سنو ٹی ایم مشین محکمہ ڈیفنس کی ایک مخصوص عمارت میں موجود ہے۔ اس عمارت کا کوڈ نام ایس بی الیون ہے اور یہ عمارت باڑی روڈ پر واقع ہے۔ اس کا نمبر الیون ہے لیکن تم نے کسی طرح بھی اس میں نہ داخل ہونا ہے اور نہ اندر موجود کسی فرد کو اس بات کا شبہ ہونا چاہئے کہ تمہاری سروس اس کی نگرانی کر رہی ہے اور نہ باہر والوں کو۔ البتہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں تک پہنچ جائے تو پھر تم نے حرکت میں آنا ہے لیکن اس خاص عمارت میں انتہائی مخصوص ساخت کا اسلحہ موجود ہے اس لئے جو کارروائی بھی تم نے کرنی ہے باہر ہی کرنی ہے"....... صدر نے تفصیل سے احکامات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر"....... شاگل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" او کے۔ اس بات کا علم سوائے میرے اور تمہارے کسی کو نہیں ہونا چاہئے"....... صدر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ آپ کے حکم کی حرف بحرف تعمیل ہو گی سر"۔ شاگل نے کہا۔

" او کے۔ ہر صورت حال کی تم نے مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دینی ہے"....... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو شاگل نے بھی رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسے وہ راز معلوم ہو گیا تھا جو ڈیفنس سیکرٹری صاحب اس سے چھپا رہے تھے اور اسے سب سے زیادہ خوشی اس بات کی تھی کہ مادام ریکھا کو بھی اس راز کا علم نہیں تھا۔ اس نے جلدی سے دوسرے فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

" یس سر"۔ دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

" پرتاب جہاں بھی ہو اسے کہو کہ وہ فوراً میرے آفس پہنچے۔ فوراً"....... شاگل نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور ایک دوہرے بدن کا نوجوان جس کا چہرہ بھی اس کے جسم کی مناسبت سے کافی چوڑا تھا اندر داخل ہوا۔ یہ پرتاب تھا۔ سیکرٹ سروس کے ایکشن گروپ کا چیف۔

" یس سر"....... پرتاب نے اندر داخل ہو کر باقاعدہ سیلوٹ کرتے ہوئے کہا۔

" بیٹھو"....... شاگل نے کہا تو پرتاب میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

" میں تمہارے ذمے ایک انتہائی اہم ترین مشن لگانا چاہتا ہوں اور یہ سن لو کہ اگر تم اس مشن میں ناکام رہے تو پھر تم خود سمجھ سکتے ہو کہ میں تمہارا کیا حشر کر سکتا ہوں اور یہ حشر لازماً ہو گا۔ سمجھے"۔ شاگل نے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

" آپ کو کامیابی کی رپورٹ ملے گی سر"....... پرتاب نے مطمئن لہجے میں کہا۔

" گڈ۔ اگر تم کامیاب رہے تو پھر تمہارے لئے بہت بڑا انعام ہو گا۔ سمجھے ۔ اگر میں سزا دینے میں سخت ہوں تو انعام دینے میں بھی فیاض ہوں۔ جانتے ہو ناں تم مجھے"....... شاگل نے کہا۔

" یس سر"....... پرتاب نے جواب دیا۔

" تو سنو اور اپنے علاوہ اور کسی کو بھی اس بارے میں نہ بتانا۔ کافرستان بحریہ کے ایجنٹوں نے پاکیشیا سے ایک انتہائی اہم مشین حاصل کی ہے اور اب پاکیشیا سیکرٹ سروس اس مشین کو حاصل کرنے کی غرض سے کافرستان پہنچنے والی ہے۔ اس بار صدر صاحب نے ان سے نمٹنے کا کام پاور ایجنسی کے ذمے لگا دیا ہے۔ ہم سامنے نہیں آئیں گے لیکن مجھے سو فیصد یقین ہے کہ عمران اور اس کے

ساتھی پاور ایجنسی کے بس کا روگ نہیں ہیں اور وہ لامحالہ اس مشین تک پہنچیں گے حالانکہ اس دنیا میں تم سمیت صرف چار آدمی اس بارے میں جانتے ہیں۔ ایک میں ایک تم۔ ایک صدر صاحب اور ایک ڈیفنس سیکرٹری۔ اب تمہیں احساس ہوا ہے اس کی اہمیت کا"....... شاگل نے کہا۔

" جناب میں تو آپ کے حکم کا غلام ہوں۔ اہمیت تو اس ملک میں آپ کی ہے سر"....... پرتاب نے جواب دیا تو شاگل کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

" ہاں۔ تم نے یہ بات درست کہی ہے۔ پاور ایجنسی کی مادام ریکھا، ملٹری انٹیلی جنس کے چیف، فوج کے کمانڈر انچیف، فضائیہ کے ایئر مارشل اور بحریہ کے ایڈمرل کسی کو بھی اس راز کا علم نہیں ہے جس کا علم مجھے ہے اور مجھے صدر صاحب نے براہ راست بتایا ہے اور اب تمہیں اس لئے بتا رہا ہوں کہ صدر صاحب نے سیکرٹ سروس پر مکمل بھروسہ کرتے ہوئے یہ اہم ترین مشن ہمارے ذمے لگایا ہے۔ انہیں بھی پاور ایجنسی کی کارکردگی کا علم ہے اس لئے ان کا خیال ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ لامحالہ اس عمارت تک پہنچ جائیں گے جہاں یہ مشین موجود ہے اس لئے ہم نے اس عمارت کی نگرانی کرنی ہے اور پھر جیسے ہی یہ ایجنٹ وہاں پہنچیں گے ہم نے ہر صورت میں ان کا خاتمہ کرنا ہے۔ سمجھ گئے ہو"....... شاگل نے کہا۔

" یس سر۔ ایسا ہی ہو گا سر"....... پرتاب نے اثبات میں سر ہلاتے

ہوئے کہا۔

" سنو۔ باڑی روڈ پر ایک سرکاری عمارت ہے جس کا نمبر الیون ہے۔ اسے کوڈ میں ایس بی الیون کہتے ہیں۔ اس میں انتہائی مخصوص ساخت کا اسلحہ موجود ہے اور اس عمارت میں یہ مشین موجود ہے۔ تم نے اپنے سیکشن کے خاص افراد لے کر اس عمارت کو اس انداز میں گھیرنا ہے اور اس کی نگرانی کرنی ہے کہ نہ عمارت کے اندر موجود افراد کو نگرانی کا شک پڑ سکے اور نہ باہر کسی کو اس کا احساس ہو سکے۔ تم عمران کو جانتے ہو۔ اس کے ساتھ ایک عورت اور تین مرد ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی یقیناً میک اپ میں ہوں گے لیکن ان کے مخصوص قدوقامت سے تم انہیں آسانی سے پہچان لو گے اور پھر وہ لامحالہ مشکوک انداز میں اس عمارت میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے اس لئے تم انہیں آسانی سے پہچان سکتے ہو۔ تم نے اس انداز میں نگرانی کرنی ہے کہ جیسے ہی یہ لوگ تمہیں نظر آئیں تم نے ان پر فائر کھول دینا ہے اور ان میں سے کسی کو بچ کر نہیں جانا چاہئے "....... شاگل نے کہا۔

" یس سر۔ اس بار وہ کسی صورت بھی بچ کر نہ جا سکیں گے "۔ پرتاب نے کہا۔

" اور سنو تم نے وہاں میرے لئے ایسا آفس بنانا ہے جہاں سے میں عمارت پر نظر رکھ سکوں اور بوقت ضرورت تمہیں بھی کنٹرول کر سکوں لیکن میں وہاں ہر وقت نہیں رہوں گا۔ سمجھے "۔ شاگل نے

کہا۔

" یس سر "....... پرتاب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ اب تم جاؤ اور تمام انتظامات کر کے مجھے اطلاع دو۔ میں پہلے تمہارے انتظامات کا معائنہ کروں گا اس کے بعد اسے اوکے کروں گا "....... شاگل نے کہا۔

" سر۔ اگر یہ لوگ عمارت میں داخل ہو جائیں تو پھر ہمیں کیا کرنا ہو گا "....... پرتاب نے کہا۔

" اوہ۔ یہ بڑا اہم سوال ہے لیکن ہم نے عمارت میں داخل نہیں ہونا اور نہ اس پر حملہ کرنا ہے البتہ جب وہ باہر آئیں گے تو پھر ہم ان پر حملہ کریں گے۔ ویسے وہ مشین کافی بڑی ہو گی۔ ظاہر ہے جیب میں تو نہ آ سکے گی "....... شاگل نے کہا۔

" یس سر۔ پرتاب نے کہا اور پھر اٹھ کر اس نے شاگل کو سلام کیا اور پھر تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا تو شاگل نے بڑے مطمئن انداز میں کرسی کی اونچی پشت سے سر ٹکا دیا۔ اب اسے سو فیصد یقین ہو گیا تھا کہ اس بار وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر لینے میں کامیاب رہے گا کیونکہ ایک طرف موہن سنگھ کام کرے گا جبکہ دوسری طرف پرتاب۔ اگر وہ ایک سے بچ جانے میں کامیاب ہو گئے تو لازماً دوسرے کے ہتھے چڑھ جائیں گے پھر اس نے اس انداز میں آنکھیں بند کر لیں جیسے وہ بہت تھک گیا ہو اور اب آرام کرنا چاہتا ہو۔

مچھلیاں پکڑنے والے ایک ٹرالر کی ایک سائیڈ میں بنے ہوئے کیبن میں عمران اپنے ساتھیوں جولیا، تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل کے ہمراہ موجود تھا۔ ٹرالر پر کافرستان کا جھنڈا لہرا رہا تھا اور اس وقت ٹرالر کافرستان کی سمندری حدود میں ہی سفر کر رہا تھا۔ کیبن بند ہونے کے باوجود مچھلی کی مخصوص بو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی اور شروع شروع میں تو عمران کے ساتھی اس بو سے خاصے پریشان رہے تھے لیکن پھر آہستہ آہستہ وہ اس کے عادی ہو گئے۔

" عمران صاحب کیا یہاں کوئی خاص سپرے کر دیا گیا ہے کہ مچھلیوں کی خوفناک سرانڈ جیسی بو اب ختم ہو گئی ہے"....... اچانک صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" سپرے کی کیا ضرورت تھی۔ تمہاری برکت کی وجہ سے یہ خود بخود غائب ہو گئی ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہماری برکت سے۔ کیا مطلب"....... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

" میں تمہیں ایک واقعہ سناتا ہوں۔ ایک محترمہ کی شادی ایسے گھرانے میں ہو گئی جہاں کھالوں کو صاف کر کے سکھایا جاتا تھا اور کھالوں کو صاف کرنے سے پہلے ان میں سے تیز بدبو نکلتی تھی جو اس گھر میں ہر وقت پھیلی رہتی تھی۔ جب وہ محترمہ شادی کے بعد اس گھر میں پہنچی تو کھالوں کی اس بدبو کی وجہ سے اس کا دم لٹنے لگا۔ وہ بے حد پریشان رہنے لگی اور ہر وقت بدبو، بدبو کہہ کہہ کر ہلکان ہوتی رہتی تھی لیکن ظاہر ہے اب اسے اسی گھر میں رہنا تھا اس لئے مجبوراً اسے رہنا پڑا۔ چند روز بعد اسے محسوس ہوا کہ بدبو ہلکی ہو گئی ہے اور پھر مزید چند روز بعد بدبو کا احساس بالکل ہی ختم ہو گیا تو اس نے اپنے شوہر اور اس کے گھر والوں سے بڑے فخریہ لہجے میں کہا کہ دیکھا میرے یہاں آنے کی برکت سے بدبو ہی ختم ہو گئی ہے اور وہ سب اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے کیونکہ وہ پہلے سے جانتے تھے کہ جب وہ بو کی عادی ہو جائے گی تو پھر بو کا احساس بھی ختم ہو جائے گا"....... عمران نے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔

" تمہارا مطلب ہے کہ بو تو اب بھی موجود ہے لیکن اب ہمیں اس کا احساس نہیں رہا"....... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

" میں تو اسے تمہاری برکت ہی کہہ سکتا ہوں"....... عمران نے

کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" عمران صاحب اس بار آپ نے کافرستان جانے کا یہ ذریعہ کیوں استعمال کیا ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

" میں نے سوچا کہ بحریہ کا مسئلہ ہے اس لیئے سمندر سے ہی کام کا آغاز ہونا چاہیئے ...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" نہیں۔ سچ سچ بتاؤ۔ کیا اس بار کافرستان میں ہمارے خلاف سخت پکٹنگ ہے"...... جولیا نے کہا۔

" اس بار تمہارا چیف، شاگل اور اس کی ٹیم سے خوفزدہ ہو گیا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ ہم چاہے کسی بھی روپ میں کافرستان جائیں وہ لوگ ہمارا کریا کرم ایئرپورٹ پر ہی کر دیں گے اور اسے اپنے ممبران کی جانوں کی حفاظت کا بڑا خیال رہتا ہے۔ میں اکیلا ہوتا تو یقیناً اسے قطعاً پرواہ نہ ہوتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" بکواس کی ضرورت نہیں ہے۔ سیدھی طرح بتاؤ کہ اس بار کافرستان میں ایسی کیا بات ہے کہ تم اس ذریعے سے وہاں جانے پر مجبور ہوئے ہو"...... جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

" بتایا تو ہے کہ اس بار تمہارا چیف واقعی اس قدر خوفزدہ ہے کہ اس نے اس خوف کی وجہ سے صالحہ، چوہان، صدیقی، نعمانی اور خاور کو باچان تفریح کرنے کے لیئے بھیج دیا ہے تاکہ ایسا نہ ہو کہ کافرستانی ایجنٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ان ایجنٹوں کو نقصان پہنچا

دیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ ان سب کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" یہ سب لوگ باچان گئے ہیں۔ کیوں۔ وہاں کوئی علیحدہ مشن ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

" چوہان میرے میک اپ میں ہے۔ صالحہ جولیا بنی ہوئی ہے۔ چوہان، خاور، نعمانی۔ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بنے ہوئے ہیں"...... عمران نے ایک اور انکشاف کرتے ہوئے کہا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی"...... جولیا نے مرجانے کی حد تک حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" مجھ پر اعتبار نہیں ہے تو بے شک اپنے چیف سے پوچھ لو"۔ عمران نے جواب دیا۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا میں بھی ہماری نگرانی کی جا رہی تھی"...... صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ وہاں چند ایسے لوگ چیک کر لیئے گئے تھے کہ جو میری نگرانی پر مامور تھے۔ ان میں سے ایک ٹائیگر کے قدوقامت کا تھا اس لیئے اس کی جگہ ٹائیگر کو بھجوایا گیا اور اس آدمی سے جب معلومات حاصل کی گئیں تو پتہ چلا کہ ان کا تعلق کافرستان کی پاور ایجنسی سے ہے اور مادام ریکھا نے ان کی یہاں ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے کہ وہ عمران کی نگرانی کریں اور جب عمران ایئرپورٹ پر جائے تو اس کی آئندہ

منزل اور روانگی کی رپورٹ دیں جس پر تمہارے چیف نے بجائے ان کا خاتمہ کرنے کے یہ عجیب سا فیصلہ کر لیا کہ انہیں کچھ کہنے کی بجائے ان کو ڈاج دیا جائے۔ چنانچہ ہمارے بجائے یہ لوگ ایئرپورٹ پہنچے اور باچان چلے گئے اور پھر ٹائیگر کی رپورٹ مل گئی کہ مادام ریکھا کو رپورٹ دے دی گئی ہے اور مادام ریکھا نے جواب میں کہا ہے کہ وہ لوگ ایئرپورٹ پر ہی نگرانی کریں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ ڈاج دینے کے لئے گئے ہوں اور واپس آکر پھر روانہ ہو جائیں جبکہ وہ باچان میں انہیں چیک کراتی رہے گی۔ چنانچہ ان نقلی لوگوں کو حکم مل گیا کہ وہ باچان میں اس وقت تک رہیں جب تک یہ مشن مکمل نہیں ہو جاتا اور وہاں ایسی سرگرمیوں میں مصروف رہیں جس سے یہ اطلاع مادام ریکھا تک پہنچتی رہے کہ وہاں انہیں کسی اطلاع کا انتظار ہے اور اطلاع ملتے ہی وہ کافرستان روانہ ہو جائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی کافرستان میں سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ ناٹران کو تمہارے چیف نے حکم دیا کہ وہ وہاں نگرانی کے بارے میں تفصیلی رپورٹ دے اور یہ بھی معلوم کرے کہ ٹی ایم مشین کہاں موجود ہے۔ پھر بقول تمہارے چیف، ناٹران نے جو رپورٹ دی اس کے مطابق نہ صرف ایئرپورٹ بلکہ ہر اس راستے پر جہاں سے ہم کافرستان میں داخل ہو سکتے ہیں پاور ایجنسی اور کافرستان سیکرٹ سروس کے افراد انتہائی مستعدی سے نگرانی کر رہے ہیں۔ چنانچہ مجھے حکم دیا گیا کہ میں تم لوگوں کو لے کر مچھلی کی بو سونگھتا ہوا کافرستان

پہنچوں"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ناٹران نے ٹی ایم کے بارے میں کیا رپورٹ دی ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"بڑی عجیب سی رپورٹ ہے لیکن ناٹران جس قسم کا ایجنٹ ہے اس کی رپورٹ پر شک بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے مطابق اس کے اسسٹنٹ فیصل جان نے بڑی بھاگ دوڑ کر کے یہ معلوم کر لیا کہ کون سی آبدوز اس مشن میں استعمال ہوئی ہے اور وہ اس کے کمانڈر تک پہنچ گیا لیکن کمانڈر کو ایک ماہ کی چھٹی دے کر اس کی رہائش گاہ پر پابند کر دیا گیا تھا۔ وہ اس مشن کے بارے میں کچھ نہ جانتا تھا البتہ اس سے یہ معلوم ہو گیا کہ یہ سارا سیٹ اپ کافرستان بحریہ انٹیلی جنس کے چیف اشوک مہتہ کا ہے جس پر انہوں نے اس اشوک مہتہ کو کور کرنے کی کوشش کی تو اشوک مہتہ ایک کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا۔ گو یہ ایکسیڈنٹ ہر لحاظ سے اصل تھا، مصنوعی نہ تھا لیکن فیصل جان نے معلوم کر لیا کہ اشوک مہتہ ایکسیڈنٹ سے پہلے وہاں کے ایک کلب کے مینجر اور مالک جونی سے ملا ہے اور جونی کے بارے میں جو رپورٹ اس نے دی ہے اس کے مطابق جونی کی حیثیت ڈیفنس سیکرٹری کے ایکشن گروپ کے چیف کی سی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ڈیفنس سیکرٹری کا ایکشن گروپ۔ کیا مطلب"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

" یہ ڈیفنس سیکرٹری صاحب کافرستان کے صدر کے قریبی عزیز ہیں۔ یہ پہلے گریٹ لینڈ کے سفارت خانے میں فرسٹ سیکرٹری تھے۔ وہاں ان کا کام یہی تھا کہ وہ حکومت کافرستان کے خلاف کام کرنے والے گروپس اور تنظیموں کو جن میں مشکباری اور ایک مخصوص گروہ کے افراد مشتمل ہیں، کے خلاف کام کریں۔ وہاں اس نے بڑے کارنامے سرانجام دیئے اور جب یہاں کافرستان کے ڈیفنس سیکرٹری صاحب ریٹائر ہو گئے تو صدر صاحب نے انہیں وہاں سے بلا کر ڈیفنس سیکرٹری تعینات کر دیا۔ یہ جونی بھی گریٹ لینڈ میں ان کے ساتھ کام کرتا تھا اور ڈیفنس سیکرٹری صاحب اسے اپنے ساتھ ہی گریٹ لینڈ سے کافرستان لے آئے ہیں اور یہاں اسے ایک کلب خرید کر دیا گیا ہے اور اب ڈیفنس سیکرٹری صاحب یہاں آکر سیکرٹ سروس جیسا کام کر رہے ہیں اور ناٹران کی رپورٹ ہے کہ اشوک مہتہ کو ڈیفنس سیکرٹری نے جونی کے ذریعے ہلاک کرایا ہے کیونکہ جس انداز میں ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اشوک مہتہ کا جسم انتہائی تیز رفتاری سے کار چلاتے ہوئے یکلخت مفلوج ہو گیا ہو۔ حالانکہ پوسٹ مارٹم رپورٹ میں ایسی کوئی بات درج نہیں کی گئی لیکن ناٹران کو یقین ہے کہ یہ باقاعدہ قتل ہے اور اگر ناٹران کی بات درست ہے تو اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ پاکیشیا میں اس مشن کا انچارج بھی ڈیفنس سیکرٹری ہے اور چونکہ فیصل جان اس کمانڈر تک اور پھر کمانڈر کے ذریعے اشوک مہتہ تک پہنچ گیا

تھا اس لئے ڈیفنس سیکرٹری نے اسے اس انداز میں ختم کرایا تاکہ اشوک مہتہ کے ذریعے ڈیفنس سیکرٹری تک کوئی نہ پہنچ سکے"۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" تو اب ہمیں اس ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو گھیرنا ہو گا"۔ صفدر نے کہا۔

"اصل مسئلہ ٹی ایم کی واپسی ہے اور ٹی ایم کی جو فائل تمہارے چیف کے ذریعے مجھ تک پہنچی ہے اس کے مطابق یہ مشین کافی بڑی ہے۔ اسے ویسے اٹھا کر نہیں لایا جا سکتا اور اگر ہم نے ڈیفنس سیکرٹری پر براہ راست ہاتھ ڈالا تو حکومت کو اس کا فوری علم ہو جائے گا اس لئے میرا خیال ہے کہ اس جونی پر ہاتھ ڈالا جائے اور پھر آگے بڑھا جائے۔ یہ جونی یقیناً اس بارے میں جانتا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" تو عمران صاحب ہمارے ٹرالر کے ذریعے وہاں جانے کا اصل مقصد یہ ہے کہ آپ اس مشین کو ٹرالر کے ذریعے ہی واپس لانا چاہتے ہیں"...... خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اچھے بھلے خاموش بیٹھے بیٹھے تمہیں کیا ہو جاتا ہے کہ سارا سسپنس ہی ختم کر دیتے ہو۔ ظاہر ہے اب میں کسی ریڑھی پر لاد کر یا کسی ٹرک پر لوڈ کر کے اسے نہیں لے جا سکتا اور نہ ہی اسے کار کے ذریعے بھجوایا جا سکتا ہے اس لئے واقعی یہی طریقہ استعمال کرنے کا فیصلہ تمہارے چیف نے کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ ہر بات تم چیف پر کیوں ڈال دیتے ہو۔ کیا تم خود کوئی فیصلہ نہیں کیا کرتے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے اس کے پیچھے ایک سہارا ہوتا ہے کہ اگر فیصلہ غلط ثابت ہوا تو الزام چیف پر ہی جائے گا اور میں صاف بچ جاؤں گا"۔ عمران نے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اس بار شاگل کا کوئی ذکر نہیں آیا۔ کیا اسے فیلڈ سے آؤٹ کر دیا گیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"وہ آؤٹ ہونے والوں میں سے تو نہیں ہے کیونکہ وہ کافرستان کے صدر کا چہیتا ہے لیکن اس بار وہ واقعی فرنٹ لائن پر نہیں ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"آپ لوگ تیار ہو جائیں جناب۔ ٹرالر سوچاری گھاٹ پر پہنچنے والا ہے۔ آپ کو وہاں ڈراپ کر دیا جائے گا"...... نوجوان نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ سب اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

مادام ریکھا اپنے آفس میں بیٹھی ہوئی تھی کہ آفس کا دروازہ کھلا اور کاشی اندر داخل ہوئی۔

"آؤ کاشی۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی"...... مادام ریکھا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خیریت۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... کاشی نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس بار عمران اور اس کے ساتھی کافرستان ایک مشن پر آ رہے ہیں اور میں چاہتی ہوں کہ اس بار ہم ان کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"اوہ۔ کیا وہ پہنچ چکے ہیں۔ کس مشن پر"...... کاشی نے چونک کر پوچھا۔

"وہ اس وقت باچان میں ہیں۔ میرے آدمی ان کی نگرانی کر رہے

ہیں۔ وہ جیسے ہی وہاں سے روانہ ہوں گے مجھے اطلاع مل جائے گی اور
پھر میں ان کا خاتمہ ایئرپورٹ پر ہی کر دوں گی"....... مادام ریکھا نے
کہا۔

" تو پھر کیا مسئلہ ہے جس کی وجہ سے آپ پریشان ہیں"۔ کاشی
نے کہا۔

" میں شاگل کی وجہ سے پریشان ہوں۔ میں نے شاگل کو حکم
دے کر اس کے آدمی ایئرپورٹ سے ہٹوا دیئے ہیں لیکن مجھے اطلاع
مل رہی ہے کہ اس کے وہ آدمی اب میرے آدمیوں کی نگرانی کر رہے
ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ شاگل نے مجھ پر اعتماد نہیں کیا اور ہو سکتا
ہے کہ وہ عین وقت پر مداخلت کر کے کریڈٹ لے جائے"۔ مادام
ریکھا نے کہا۔

" مشن کیا ہے ان کا"....... کاشی نے پوچھا۔

" کافرستان کی بحریہ انٹیلی جنس نے پاکیشیا سے کوئی بڑی مشین
اڑائی ہے جسے ٹی ایم مشین کہا جاتا ہے اور اب پاکیشیا سیکرٹ
سروس اس مشین کو واپس حاصل کرنے کے مشن پر آ رہی ہے"۔
مادام ریکھا نے جواب دیا۔

" یہ مشین اس وقت کہاں ہے"....... کاشی نے پوچھا۔

" یہ بات صرف ڈیفنس سیکرٹری یا صدر صاحب کو معلوم ہے۔ نہ
شاگل کو بتایا گیا ہے اور نہ مجھے اور نہ ہی مجھے اس کی ضرورت ہے
کیونکہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ہر قیمت پر اس بار انہیں

ایئرپورٹ پر ہی ختم کر دوں گی"....... مادام ریکھا نے کہا۔

" آپ کو کس نے رپورٹ دی ہے کہ وہ باچان میں موجود
ہیں"....... کاشی نے پوچھا۔

" کیا مطلب۔ کیا تمہیں شک ہے اس بات پر"....... مادام ریکھا
نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" ہاں اس لئے کہ ان کا مشن تو کافرستان میں ہے پھر وہ باچان
کیوں گئے ہیں۔ کیا اس مشن کا فارمولا باچان میں ہے"....... کاشی
نے کہا۔

" اوہ نہیں۔ یہ پاکیشیائی سائنس دان کی ایجاد ہے لیکن وہ سائنس
دان مر چکا ہے اور اس کا کوئی فارمولا بھی موجود نہیں ہے۔ باچان کا
اس سے کوئی تعلق نہیں ہے"....... مادام ریکھا نے کہا۔

" تو پھر یہ بات لکھ لیں مادام کہ آپ کو ڈاج دیا جا رہا ہے"۔ کاشی
نے کہا تو مادام ریکھا بے اختیار اچھل پڑی۔

" مجھے ڈاج دیا جا رہا ہے۔ کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہی ہو۔ میں نے
پاور ایجنسی کے آدمی پاکیشیا بھجوائے تاکہ وہ اس عمران کی نگرانی
کریں۔ انہوں نے اس کی نگرانی کی پھر عمران ایئرپورٹ پر پہنچا۔ وہاں
اس کے ساتھی جن میں ایک عورت اور تین مرد شامل ہیں پہلے سے
موجود تھے اور پھر یہ پانچوں میرے آدمیوں کے سامنے جہاز پر سوار
ہوئے اور باچان روانہ ہو گئے۔ میرے آدمی نے مجھے رپورٹ دی تو
میں نے باچان میں اپنے آدمیوں کو الرٹ کر دیا۔ انہوں نے انہیں

وہاں ایئرپورٹ پر چیک کیا۔ یہ لوگ وہاں کے ایک ہوٹل میں رہائش پذیر ہیں اور یوں لگتا ہے جیسے ان کو کسی خاص آدمی کی وہاں آمد یا کسی خاص اطلاع کا انتظار ہے۔ وہ وہاں سے جیسے ہی روانہ ہوں گے مجھے یہاں اطلاع مل جائے گی اور پھر میں ان سے نمٹ لوں گی۔ مجھے اصل پرابلم اس شاگل کا ہے۔ میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ تم مجھے کوئی اچھا اور مفید مشورہ دو کہ اس شاگل اور اس کے آدمیوں کا کیا کیا جائے۔ ویسے میرے ذہن میں تو خیال آیا تھا کہ اس کے ان آدمیوں کو اغوا کر کے ختم کر دیا جائے اور ان کے میک اپ میں اپنے آدمی پہنچا دیئے جائیں لیکن پھر یہ سوچ کر رک گئی ہوں کہ شاگل کا اپنے ساتھیوں سے لازماً مسلسل رابطہ ہو گا"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"مادام۔ میری سمجھ میں تو یہی بات نہیں آ رہی کہ عمران جیسا آدمی اپنے ساتھیوں سمیت کافرستان آ کر مشن مکمل کرنے کی بجائے باچان کیوں گیا اور اگر گیا ہے تو وہاں بیٹھا وہ کیا کر رہا ہے۔ میں نے اب تک عمران کو جس حد تک سمجھا ہے میرے نقطہ نظر سے وہ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے اور مشن مکمل کرنے کا عادی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اسے اس نگرانی کی اطلاع مل گئی ہو اور ہمیں ڈاج دینے کے لئے خود وہاں پہنچ گیا ہو اور سیکرٹ سروس کا دوسرا گروپ یہاں بجھوا دیا ہو۔ اب ہم وہاں اس کی طرف سے کافرستان آنے کا انتظار کرتے رہیں اور وہ دوسرا گروپ یہاں اپنا مشن مکمل کر کے

واپس بھی چلا جائے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس نے اپنے میک اپ میں وہاں آدمی بھیج دیئے ہوں اور وہ خود یہاں پہنچ بھی چکا ہو"۔ کاشی نے کہا تو مادام ریکھا کی پیشانی پر سلوٹیں سی ابھر آئیں اور اس کی آنکھیں سکڑ سی گئیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ تمہاری بات میں بہرحال وزن ہے۔ میرے ذہن میں یہ خیال تک نہ تھا۔ واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن اسے کس طرح کنفرم کیا جائے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"وہ آدمی جو نگرانی کے لئے پاکیشیا گئے تھے وہیں ہیں یا واپس آ گئے ہیں"...... کاشی نے پوچھا۔

"جب مجھے عمران اور اس کے ساتھیوں کے باچان پہنچنے کی کنفرم اطلاع مل گئی تو میں نے انہیں واپس بلا لیا تھا"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"وہ اس وقت کہاں ہیں"...... کاشی نے کہا۔

"ہیڈ آفس میں ہی ہیں"...... مادام ریکھا نے جواب دیا۔

"انہیں بلوائیں۔ میں ابھی معلوم کر لیتی ہوں"...... کاشی نے کہا تو مادام ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے دوسری طرف سے فون اٹنڈ کرنے والے کسی سیکرٹری کو احکامات دیئے اور پھر رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور تین آدمی اندر داخل ہوئے اور انہوں نے مادام ریکھا اور کاشی کو سلام کیا اور پھر خاموش کھڑے ہو گئے۔

"میں نے چار آدمی بھجوائے تھے۔جو تھا کہاں ہے"....... مادام ریکھا نے کہا۔

"شکر تو پاکیشیا میں ہی غائب ہو گیا تھا"....... ایک آدمی نے کہا تو مادام ریکھا کے ساتھ ساتھ کاشی بھی چونک پڑی۔

"غائب ہو گیا تھا۔ کیا مطلب۔ کہاں غائب ہو گیا تھا"۔ مادام ریکھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آخری لمحات میں وہ ایئرپورٹ نہیں پہنچا۔ ہم نے اس کے انتظار میں ایک فلائٹ بھی مس کر دی لیکن وہ نہیں آیا۔ پھر ہم نے یہاں آ کر اس کے نہ آنے کی رپورٹ دی۔یہاں سے دو آدمی شکر کی تلاش میں بھیجے گئے لیکن وہ نہیں ملا۔ نجانے کہاں غائب ہو گیا"۔ اس آدمی نے جواب دیا۔

"مجھے رپورٹ کیوں نہیں دی گئی"....... مادام ریکھا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ کو تفصیل سے رپورٹ دی گئی تھی مادام"....... اس آدمی نے جواب دیا۔

"اوہ ہاں۔ مجھے یاد آگیا۔ اصل بات یہ ہے کہ میں نے اس پر کوئی توجہ نہ دی تھی"....... مادام ریکھا نے کہا۔

"تمہارا کیا نام ہے"....... کاشی نے اس آدمی سے پوچھا جو بات کر رہا تھا۔

"رانگو مادام"....... اس آدمی نے جواب دیا۔

"تم ایئرپورٹ گئے تھے جب عمران اور اس کے ساتھی وہاں سے باچان روانہ ہوئے تھے"....... کاشی نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ میں اور شکر گئے تھے۔ پھر میں نے ایئرپورٹ سے ہی مادام کو اطلاع دی تھی"....... رانگو نے جواب دیا۔

"تم نے ان کا میک اپ چیک کیا تھا"....... کاشی نے کہا تو رانگو بے اختیار چونک پڑا۔

"میک اپ۔ مم۔ مم۔ مگر"....... رانگو کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"بولو۔ اصل بات بتاؤ۔ کچھ نہ چھپاؤ"....... مادام ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

"جناب۔ مجھے اس عورت پر شک ہوا تھا کہ وہ میک اپ میں ہے لیکن شکر نے کہا کہ ایسا نہیں ہے۔ پھر میں خاموش ہو گیا کیونکہ شکر بہرحال ہم سے زیادہ تجربہ کار تھا"....... رانگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے پہلے عمران کو دیکھا ہوا تھا"....... کاشی نے پوچھا۔

"یس مادام"....... رانگو نے جواب دیا۔

"اس روز اسے غور سے ایئرپورٹ پر دیکھا تھا کہ وہ اصل عمران ہے یا اس کے میک اپ میں کوئی اور ہے"....... کاشی نے کہا۔

"میرے ذہن میں تو یہ بات ہی نہ تھی اس لئے میں نے اس نقطہ نظر سے دیکھا ہی نہیں تھا"....... رانگو نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ عمران اور اس کے ساتھی وہاں ایئرپورٹ پر کتنی دیر رہے تھے"....... کاشی نے پوچھا۔

"جی ایک گھنٹہ"....... رانگو نے جواب دیا۔

"اس دوران عمران کیا کرتا رہا"....... کاشی نے باقاعدہ وکیلوں کے سے انداز میں جرح کرتے ہوئے کہا۔

"جی وہ آپس میں باتیں کرتے رہے"....... رانگو نے جواب دیا۔

"تم نے باتیں سنی تھیں"....... کاشی نے پوچھا۔

"نہیں مادام۔ ہم دور تھے"....... رانگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا عمران مزاحیہ باتیں کر رہا تھا یا سنجیدہ"....... کاشی نے کہا تو ریکھا بے اختیار چونک پڑی۔

"ایک دو بار اس نے کوئی مزاحیہ بات کی تھی شاید۔ کیونکہ اس کے ساتھی ہنس پڑے تھے ورنہ وہ سنجیدہ ہی باتیں کرتے رہے تھے"۔ رانگو نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب تم جا سکتے ہو"....... کاشی نے کہا تو انہوں نے مادام ریکھا کی جانب دیکھا۔ مادام ریکھا کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تینوں تیزی سے دروازے سے باہر چلے گئے۔

"مادام۔ باچان سے اس بات کو فوری طور پر کنفرم کرائیں۔ مجھے گڑبڑ محسوس ہو رہی ہے"....... کاشی نے کہا۔

"اب تو مجھے بھی گڑبڑ محسوس ہونے لگ گئی ہے لیکن وہاں کنفرمیشن کیسے کی جائے۔ کیا انہیں پکڑ کر"....... مادام ریکھا نے کہا۔

"آپ کو اس ہوٹل کا علم ہے جہاں یہ رہ رہے ہیں۔ ان کے نام اور کمرہ نمبر وغیرہ"....... کاشی نے پوچھا۔

"وہ اصل ناموں سے ہی رہ رہے ہیں۔ ہوٹل انٹرنیشنل کی تیسری منزل کے کمرہ نمبر تین سو اٹھارہ اس عمران کے نام بک ہے لیکن تم کیا کرنا چاہتی ہو"....... مادام ریکھا نے کہا۔

"ابھی آپ کے سامنے کنفرمیشن ہو جائے گی"....... کاشی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے باچان کا رابطہ نمبر اور اس کے دارالحکومت کا نمبر دے دیں"....... کاشی نے تیز لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیئے گئے۔ کاشی نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"....... اس بار دوسری طرف سے کہا گیا۔ لہجہ باچانی تھا۔

"ہوٹل انٹرنیشنل کا نمبر دیں"....... کاشی نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ کاشی نے ہاتھ بڑھا کر ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ہوٹل انٹرنیشنل"....... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" کمرہ نمبر تین سو اٹھارہ۔ تیسری منزل میں عمران صاحب سے بات کرائیں۔ میں کافرستان سے بول رہی ہوں"....... کاشی نے کہا تو مادام ریکھا کافرستان کا حوالہ سن کر بے اختیار چونک پڑی۔

" یس میڈم۔ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے چہکتی ہوئی شگفتہ سی آواز سنائی دی۔

" عمران صاحب میں کاشی بول رہی ہوں"....... کاشی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کاشی۔ یعنی کاش کی مؤنث لیکن آپ کو تو کاش کو فون کرنا چاہیئے تھا۔آپ نے بیچارے عمران کو کیوں فون کر دیا۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو میں اپنا تخلص کاش رکھ سکتا ہوں"....... دوسری طرف سے عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا تو مادام ریکھا اور کاشی دونوں کے منہ بے اختیار بن گئے کیونکہ لہجہ بھی عمران کا تھا اور وہ باتیں بھی اپنے مخصوص انداز میں کر رہا تھا۔

" میں مادام ریکھا کا پیغام آپ تک پہنچانا چاہتی ہوں"....... کاشی نے کہا۔

" مادام۔ کون مادام۔ کیا کوئی بوڑھی خاتون ہیں اور میرے حق

میں کوئی بڑی جائیداد وصیت کرنا چاہتی ہیں"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مادام ریکھا۔ پاور ایجنسی کی چیف"....... کاشی نے کہا۔

" اوہ۔ وہ تو ویسے ہی بہت پاورفل ہیں۔ بہرحال کیا پیغام ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" پیغام یہ ہے کہ آپ چاہے لاکھ کوشش کریں عمران نہیں بن سکتے اور یہ بھی کہ اصل عمران کو کافرستان میں ٹریس کر لیا گیا ہے اس لئے اب آپ کا وہاں باچان میں اس میک اپ میں رہنا فضول ہے"....... کاشی نے کہا۔

" اچھا۔ میں سمجھا کہ آپ نے میرج بیورو کھول لیا ہے اور مادام ریکھا اور میرے لئے پیغام رسانی ہو رہی ہے۔ ویسے جس عمران کو آپ نے کافرستان میں ٹریس کر لیا ہے اس کا باقاعدہ اچار ڈالیں۔ امید ہے خاصا کھٹا اچار پڑے گا اس کا"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے۔ میرا کام صرف پیغام پہنچانا تھا اور بس"....... کاشی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" یہ عمران بن رہا ہے۔ عمران نہیں ہے"....... کاشی نے مادام ریکھا سے کہا۔

" جبکہ میرا خیال ہے کہ یہ اصل عمران ہے"....... مادام ریکھا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اگر وہ اصل عمران ہوتا تو میرا نام سننے کے بعد وہ کبھی یہ بات

نہ پوچھتا کہ کون مادام کیونکہ اسے اچھی طرح معلوم ہے کہ میں مادام ریکھا کے ساتھ اٹیچ ہوں۔ یہ اس کا کوئی ساتھی ہے جو واقعی انتہائی کامیابی سے اس کا رول نبھا رہا ہے لیکن بہرحال یہ اصل عمران نہیں ہے"۔۔۔۔۔۔ کاشی نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی تمہاری بات میں وزن ہے لیکن یہ کیسے معلوم کیا جائے کہ اصل عمران کہاں ہے"۔۔۔۔۔۔ مادام ریکھا نے کہا۔

"وہ یقیناً اب تک کافرستان پہنچ چکا ہو گا اور اس نے یہاں کوئی نہ کوئی کارروائی کر لی ہو گی۔ اس مشن کا انچارج کون تھا"۔۔۔۔۔۔ کاشی نے کہا۔

"ڈیفنس سیکرٹری"۔۔۔۔۔۔ مادام ریکھا نے کہا۔

"لیکن ڈیفنس سیکرٹری نے خود تو مشن مکمل نہیں کیا ہو گا۔ کسی سے کرایا ہو گا"۔۔۔۔۔۔ کاشی نے کہا۔

"ہاں۔ بتایا تو ہے کہ بحریہ انٹیلی جنس کے انجینئروں نے یہ مشن مکمل کیا ہے"۔۔۔۔۔۔ مادام ریکھا نے کہا۔

"تو بحریہ انٹیلی جنس کا چیف کون ہے"۔۔۔۔۔۔ کاشی نے کہا۔

"اشوک مہتہ ہے۔ ایک بار اس سے ملاقات ہو چکی ہے"۔ مادام ریکھا نے کہا۔

"تو آپ اس سے بات کریں۔ عمران نے لامحالہ اس بات کا پتہ چلا لیا ہو گا کہ یہ مشن بحریہ کی انٹیلی جنس نے مکمل کیا ہے اور وہ ان کے ذریعے ہی آگے بڑھے گا۔ اس کا طریقہ کار ایسا ہی ہے اور اگر وہ

یہاں پہنچ چکا ہے تو لامحالہ اس نے کوئی نہ کوئی حرکت بہرحال اب تک کر دی ہو گی"۔۔۔۔۔۔ کاشی نے کہا تو مادام ریکھا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس مادام"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"بحریہ انٹیلی جنس کے چیف اشوک مہتہ کا فون نمبر معلوم کر کے ان سے میری بات کراؤ"۔۔۔۔۔۔ مادام ریکھا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر چند منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مادام ریکھا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ پھر اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس"۔۔۔۔۔۔ مادام ریکھا نے کہا۔

"مادام۔ اشوک مہتہ صاحب تو روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ اب وہاں ان کے اسسٹنٹ راجیش موجود ہیں"۔۔۔۔۔۔ سیکرٹری نے کہا تو مادام ریکھا اور کاشی دونوں بے اختیار اچھل پڑیں۔

"ہلاک ہو چکے ہیں۔ اوہ۔ ٹھیک ہے۔ راجیش سے بات کراؤ"۔ مادام ریکھا نے کہا۔

"ہیلو۔ راجیش بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ریکھا بول رہی ہوں چیف آف پاور ایجنسی"۔۔۔۔۔۔ مادام ریکھا

نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ فرمائیے میرے لائق کیا حکم ہے"....... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اشوک مہتہ کیسے ہلاک ہوئے ہیں"....... مادام ریکھا نے کہا۔

"ان کا روڈ ایکسیڈنٹ ہوا تھا مادام"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ ان کی ہلاکت سے پہلے تمہاری سروس میں کوئی خاص بات ہوئی ہے"....... مادام ریکھا نے کہا۔

"خاص بات۔ کیا مطلب مادام"....... راجیش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری انٹیلی جنس نے پاکیشیا میں ایک اہم مشن مکمل کیا ہے۔ اس سلسلے میں پوچھ رہی تھی"....... مادام ریکھا نے کہا۔

"پاکیشیا میں اہم مشن۔ اوہ نہیں مادام۔ ایسا تو نہیں ہوا ورنہ مجھے لازمی معلوم ہوتا"....... دوسری طرف سے راجیش نے کہا۔

"بہرحال کوئی ایسی بات جو اشوک مہتہ کی ہلاکت سے پہلے ہوئی ہو"....... مادام ریکھا نے کہا۔

"ایک آبدوز کے کمانڈر لالو پرشاد کو ان کی رہائش گاہ پر ان کے ملازم سمیت ہلاک کر دیا گیا اور سب سے حیرت انگیز بات یہ کہ ہماری سروس کے تین ایجنٹ بھی وہاں مردہ پائے گئے۔ میں نے جب اشوک مہتہ سے بات کی تو وہ ٹال گئے۔ میرے اصرار پر انہوں نے

بتایا کہ ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو رپورٹ دے دی گئی ہے اور یہ ٹاپ سیکرٹ ہے۔ بس یہی بات ہوئی ہے البتہ اس سے پہلے ایک لانچ سمندر میں الٹ گئی تھی جس میں کمانڈر وکرم صاحب بچ سکے۔ باقی سب ڈوب گئے۔ ان کی تعداد کافی تھی۔ پھر وکرم صاحب کی لاش بھی ان کی رہائش گاہ سے ملی۔ بس یہی واقعات ہوئے ہیں"۔ راجیش نے کہا۔

"تمہیں معلوم ہو گا کہ روڈ ایکسیڈنٹ سے پہلے اشوک مہتہ صاحب نے کس سے ملاقات کی تھی"....... مادام ریکھا نے کہا۔

"یس مادام۔ وہ ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے ملے۔ اس کے بعد وہ سٹار کلب گئے اور اس کے مینجر جونی سے ملے۔ اس کے بعد ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا اور وہ ہلاک ہو گئے"....... راجیش نے کہا۔

"ان ملاقاتوں کے بارے میں تمہیں کس نے بتایا ہے"۔ مادام ریکھا نے کہا۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے تو جب وہ ملنے گئے تھے تو مجھے بتا کر گئے تھے جبکہ جونی کے سٹار کلب میں ہمارا ایک آدمی ویسے ہی موجود تھا۔ اس نے بعد میں مجھے اطلاع دی"....... راجیش نے کہا۔

"او کے بہرحال اب تم نے کسی سے کچھ نہیں کہنا"....... مادام ریکھا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب مجھے بھی یقین آگیا ہے کہ عمران یہاں کام کر رہا ہے اور وہ لوگ درست لائن پر کام کر رہے ہیں"....... مادام ریکھا نے کہا۔

" مادام جہاں تک میں سمجھی ہوں اس مشن کا سارا کنٹرول ڈیفنس سیکرٹری صاحب کے پاس ہے اور بقول آپ کے صدر صاحب اور ڈیفنس سیکرٹری صاحب ان دونوں کو ہی اس بات کا علم ہے کہ ٹی ایم کہاں ہے۔ صدر تک تو عمران نہیں پہنچ سکتا لیکن لامحالہ وہ ڈیفنس سیکرٹری تک ضرور پہنچے گا تاکہ اس سے وہ جگہ معلوم کر سکے اس لئے آپ ڈیفنس سیکرٹری کی نگرانی کرائیں اور جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی وہاں پہنچیں آپ ان پر ریڈ کر دیں"....... کاشی نے کہا تو مادام ریکھا کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

" گڈ کاشی۔ تم نے واقعی بہترین مشورے دیئے ہیں ورنہ میں تو واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کی باچان سے آمد کا انتظار ہی کرتی رہ جاتی"....... مادام ریکھا نے کہا تو کاشی بے اختیار مسکرا دی۔

" آپ فوری یہ کام کرائیں لیکن نہ ڈیفنس سیکرٹری کو معلوم ہو سکے اور نہ اس عمران کو اور نہ ہی شاگل کو۔ اس طرح کریڈٹ بہرحال پاور ایجنسی ہی لے جائے گی"... کاشی نے کہا تو مادام ریکھا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔

ٹیکسی سٹار کلب کے کمپاؤنڈ میں داخل ہو کر مین گیٹ کے سامنے جا کر رکی تو عمران اور تنویر دونوں نیچے اتر آئے۔ وہ دونوں ہی مقامی میک اپ میں تھے لیکن ان دونوں نے یہاں کے مقامی غنڈوں جیسا لباس پہنا ہوا تھا۔ جینز اور پھولدار شرٹ، گلے میں سرخ رنگ کا رومال بھی موجود تھا۔ عمران نے ٹیکسی ڈرائیور کی طرف ایک نوٹ بڑے لاپرواہ انداز میں پھینکا اور پھر بے نیازی سے مین گیٹ کی طرف مڑ گیا۔

" باقی سب رکھ لو اور بھاگ جاؤ"....... تنویر نے ٹیکسی ڈرائیور کو حیرت زدہ ہوتے دیکھ کر کہا۔ کیونکہ نوٹ کافی بڑا تھا اور شاید ٹیکسی ڈرائیور کو کسی غنڈے سے اتنی بڑی ٹپ کی توقع ہی نہ تھی اس لئے تنویر کو بولنا پڑا اور پھر تنویر بھی یہ بات کر کے بے نیازی سے مڑا اور عمران کے پیچھے چل پڑا۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ عورتیں بھی خاصی

تعداد میں موجود تھیں البتہ مردوں اور عورتوں سب کا تعلق زیر زمین دنیا سے ہی نظر آرہا تھا۔ میزوں پر شراب کی بوتلوں کی کثرت تھی اور ہال گھٹیا شراب کی بو کے ساتھ ساتھ منشیات کے گاڑھے دھوئیں سے بھرا ہوا تھا۔ ہال کے کونوں میں ریوالور ہولسٹروں میں اڑسے کئی غنڈے موجود تھے اور ان کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ کسی بھی وقت کسی کو گولی مار سکتے ہیں۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے ایک پہلوان نما آدمی کھڑا ہوا تھا۔ اس نے سرخ رنگ کی ہاف آستین کی شرٹ پہنی ہوئی تھی جس میں سے اس کے بازوؤں کی مچھلیاں نمایاں طور پر نظر آرہی تھیں۔ اس کا سر گنجا تھا البتہ سر کے درمیان سے بالوں کی ایک لٹ سائیڈ پر لٹک رہی تھی۔ چہرے مہرے سے وہ خاصا لڑاکا اور سخت گیر آدمی دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی سرخ رنگ کی شرٹ پر سینے کے اوپر ایک لڑکی کی انتہائی فحش تصویر بنی ہوئی تھی۔ اس پہلوان کی نظریں کاؤنٹر کی طرف بڑھتے ہوئے عمران اور تنویر پر جمی ہوئی تھیں جبکہ کاؤنٹر کے پیچھے دو اور آدمی ویٹرز کو سروس دینے میں مصروف تھے۔

"جونی کا آفس کہاں ہے"...... عمران نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر خالصتاً غنڈوں کے لہجے میں کہا۔

"تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو۔ پہلے تو تمہیں میں نے یہاں کبھی نہیں دیکھا"...... اس پہلوان نما آدمی نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا نام دکرم ہے اور یہ میرا ساتھی ہے اجے دیو اور ہمارا تعلق کاگنی سے ہے۔ ہم نے جونی سے ایک بڑے سودے کی بات کرنی ہے"...... عمران نے بڑے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا جبکہ تنویر ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا ہوا تھا۔

"کیا باس تمہیں جانتا ہے"...... اس پہلوان نما آدمی نے اسی طرح پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ہم پہلی بار اس سے ملنے آئے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر بھاگ جاؤ۔ باس اجنبی لوگوں سے نہیں ملا کرتا۔ جاؤ"...... اس پہلوان نما آدمی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارا کیا نام ہے"...... عمران نے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

"میرا نام اگن ہے۔ ماسٹر اگن"...... اس پہلوان نما نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"تو ماسٹر اگن تم صرف ہمیں جونی کے آفس کے بارے میں بتا دو۔ بس پھر ہم جانیں اور جونی جانے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کہہ رہا ہوں کہ دفع ہو جاؤ ورنہ تمہاری لاشیں بھی یہاں سے باہر نہ جا سکیں گی۔ جاؤ دفع ہو جاؤ"...... ماسٹر اگن نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے ہال ریوالور کے خوفناک دھماکے سے گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اگن کے حلق سے یکلخت

چیخ نکلی اور اس کا ہاتھ تیزی سے اپنے بائیں کان کی طرف بڑھا جہاں اس کا کان موجود نہ تھا بلکہ وہاں سے خون بہہ رہا تھا۔

"اب اگر تم نے بکواس کی تو گولی کھوپڑی میں پڑے گی۔ سمجھے۔ ہم صرف جونی کا لحاظ کر رہے ہیں ورنہ وکرم اور اجے دیو کے سامنے بولنے والے دوسرا سانس نہیں لے سکتے"...... تنویر نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا جبکہ اس سے پہلے گولی چلنے کے دھماکے کے بعد یکلخت ہال میں گہری خاموشی چھا گئی تھی اور اس گہری خاموشی میں تنویر کی آواز جیسے کوڑے برسا رہی تھی۔

" تم۔ تم نے ماسٹر اگن پر گولی چلائی ہے"...... ماسٹر اگن نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے الٹا ہاتھ اس طرح ہوا میں اٹھایا جیسے کسی کو آگے بڑھنے سے روک رہا ہو جبکہ اس کا دوسرا ہاتھ مسلسل اس کے بائیں کان پر رکھا ہوا تھا اور وہ خون آلود ہو چکا تھا۔ ہال میں موجود ریوالور بردار غنڈوں نے اپنے ہولسٹروں سے ریوالور کھینچ لئے تھے اور ان کے چہرے بگڑے ہوئے تھے لیکن ماسٹر اگن کے ہاتھ اٹھاتے ہی وہ سب اس طرح رک گئے تھے جیسے انہیں کسی نے جبراً روک لیا ہو۔

" اجے دیو۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ ہم نے واپس بھی جانا ہے"...... عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے تنویر سے کہا۔

" اسے ہاف آف کرنا ہے یا فل آف"...... تنویر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے مشورہ کر رہا ہو۔

" ہاف آف لیکن جلدی"...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا جبکہ اس دوران ماسٹر اگن پھنکارتا ہوا کاؤنٹر کی سائیڈ سے باہر آ چکا تھا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔ عمران اس انداز میں ایک طرف ہٹ گیا جیسے ان دونوں کے لئے جگہ خالی کر رہا ہو۔

" تم نے ماسٹر اگن پر گولی چلائی ہے۔ ماسٹر اگن پر"...... ماسٹر اگن نے اسی طرح پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں میں واقعی چنگاریاں سی نکل رہی تھیں تو تنویر بے اختیار طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

" ابھی کہاں گولی چلائی ہے۔ اگر گولی چلاتا تو تم یہاں اس طرح اکڑے کھڑے نظر نہ آتے"...... تنویر نے کہا لیکن ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ یکلخت ماسٹر اگن نے بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے تنویر پر حملہ کر دیا۔ گو اس کا حملہ بے حد جارحانہ تھا لیکن ظاہر ہے انداز غنڈوں جیسا ہی تھا۔ تنویر اس سے بھی زیادہ تیزی سے سائیڈ پر ہٹا اور پھر اس کا ایک ہاتھ حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے ماسٹر اگن کا بھاری بھرکم جسم ہوا میں اس طرح اٹھتا چلا گیا جیسے وہ ہائی جمپ لگا رہا ہو اور پھر ایک چیخ کے ساتھ ہی وہ ہوا میں قلابازی کھا کر ایک خوفناک دھماکے سے نیچے فرش پر گرا اور اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ تیزی سے بگڑتا چلا گیا اور اس کا جسم فرش پر اس طرح تڑپنے لگا جیسے مچھلی پانی سے نکل کر تڑپتی ہے۔

"خبردار۔ اگر کسی نے کوئی حرکت کی تو دوسرا سانس نہ لے سکے گا"....... عمران نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ریوالور والا ہاتھ اونچا کر دیا تھا جبکہ تنویر نے یکلخت جھک کر ایک ہاتھ ماسٹر اگن کے سر پر اور دوسرا کاندھے پر رکھا اور مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو ماسٹر اگن کا تڑپتا ہوا جسم یکلخت ساکت ہو گیا اور تنویر ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ اسی لمحے سائیڈ راہداری سے ایک دوہرے جسم کا آدمی جس کا چہرہ بھی اس کے جسم کی مناسبت سے کافی چوڑا تھا، دوڑتا ہوا باہر آ گیا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ کون ہو تم"....... اس نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ وہ بڑی حیرت بھری نظروں سے فرش پر پڑے ہوئے ماسٹر اگن کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"میرا نام وکرم ہے اور یہ اجے دیو ہے۔ ہم نے جونی سے ملنا ہے لیکن یہ ماسٹر اگن نے حماقت کی اور ہم پر چڑھ دوڑا لیکن ہم نے جونی کا لحاظ کیا ہے کہ اسے صرف بے ہوش کیا ہے۔ ورنہ"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا نام جونی ہے۔ کہاں سے آئے ہو تم"....... آنے والے نے غور سے عمران اور تنویر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کاگنی سے۔ ہم نے تم سے ملنا تھا اور بس۔ لیکن یہ تم نے کس قسم کے احمق یہاں پال رکھے ہیں جن میں کسی کو پہچاننے کی صلاحیت ہی نہیں ہے"....... عمران نے کہا۔

"یہ اسے تم نے بے ہوش کیا ہے۔ اوہ۔ ماسٹر اگن کو"۔ جونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے ساتھی اجے دیو نے صرف اسے معمولی سی تھپکی دی ہے اور بے ہوش تو یہ خود ہوا ہے"....... اس بار عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ"....... جونی نے کہا اور پھر اس نے ماسٹر اگن کو اٹھا کر کلب سے باہر پھینکنے کا حکم دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور راہداری میں آگے بڑھنے لگا۔ عمران اور تنویر خاموشی سے اس کے پیچھے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

"آؤ"....... جونی نے ایک بند دروازے کو کھول کر اندر داخل ہوتے ہوئے کہا اور عمران اور تنویر اس کے پیچھے دروازے میں داخل ہوئے تو یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے انتہائی شاندار انداز میں سجایا گیا تھا۔

"بیٹھو"....... جونی نے میز کے پیچھے موجود کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور عمران اور تنویر میز کی دوسری طرف موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"ہاں۔ بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔ کیوں مجھ سے ملنا چاہتے تھے تم"۔ جونی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اشوک مہتہ کو تم نے کس کے کہنے پر ہلاک کرایا ہے"۔ عمران نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں کہا تو جونی بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کون اشوک مہتہ۔ کس کی بات کر رہے

ہو"...... جونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ اس نے جونی کی مصنوعی حیرت واضح طور پر دیکھ لی تھی۔

"جونی۔ ہمارا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے ہے اور ہمیں معلوم ہے کہ اشوک مہتہ بحریہ انٹیلی جنس کا چیف تھا اور وہ آخری بار تم سے یہاں آکر ملا تھا اور پھر اس کا روڈ ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ گو عام حالات میں یہ واقعی ایک روڈ ایکسیڈنٹ تھا لیکن ملٹری انٹیلی جنس ایسے معاملات کو دوسری نظر سے دیکھتی ہے اس لئے ہمیں معلوم ہے کہ اشوک مہتہ کے خلاف باقاعدہ سازش کی گئی ہے۔ تم سے ابھی اس لئے اس انداز میں بات ہو رہی ہے کہ تم نے یقیناً کسی کے کہنے پر یہ کام کیا ہو گا اور ہمارے خیال کے مطابق ایسا ڈیفنس سیکرٹری صاحب کے کہنے پر کیا گیا ہے اور اگر تم سمجھ رہے ہو کہ ملٹری انٹیلی جنس بھی ڈیفنس سیکرٹری کے ہی انڈر کام کرتی ہے تو اس بات کو ذہن سے نکال دو۔ ملٹری انٹیلی جنس میں کئی شعبے ہوتے ہیں اور ہمارا شعبہ براہ راست صدر صاحب کے تحت کام کرتا ہے لیکن اگر تم نے انکار کیا تو پھر تم خود سمجھ سکتے ہو کہ تمہارے ساتھ کیا ہو سکتا ہے اور یہ بتا دوں کہ ڈیفنس سیکرٹری بھی تمہاری کوئی مدد نہ کر سکیں گے"۔ عمران نے بڑے ٹھنڈے سے لہجے میں تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم جو کوئی بھی ہو مجھے اس سے غرض نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے

کہ میں نہ ہی اشوک مہتہ نامی کسی آدمی کو جانتا ہوں اور نہ وہ مجھ سے ملا ہے اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے"...... جونی نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ پھر ہم واپس جا رہے ہیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے اٹھتے ہی تنویر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں نے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے"...... جونی نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے اس کی گردن کی طرف بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ جونی کچھ سمجھتا اس کا جسم ایک جھٹکے سے میز پر سے گھسٹتا ہوا ایک دھماکے سے نیچے فرش پر جا گرا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران کی ٹانگ حرکت میں آئی اور جونی کی کنپٹی پر پڑنے والی ضرب نے اسے چیخنے پر مجبور کر دیا اور ابھی اس کی چیخ پوری طرح اس کے حلق سے نہ نکلی تھی کہ عمران نے دوسری ضرب لگائی اور اس بار جونی بغیر چیخے ساکت ہو گیا جبکہ اس دوران تنویر بجلی کی سی تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جونی بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے جھک کر اسے اٹھایا اور ایک جھٹکے سے کرسی پر ڈال کر اس نے اس کا کوٹ اس کے عقب میں اس کی پشت پر کافی نیچے کر دیا۔ اب وہ جکڑا گیا تھا۔ عمران نے دونوں ہاتھوں سے اس کا منہ اور ناک بند کر دیا تو چند لمحوں بعد جونی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگ گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور کوٹ کی اندرونی مخصوص جیب سے ایک پتلا لیکن تیز دھار خنجر نکال لیا اور ابھی جونی پوری طرح ہوش میں آیا ہی تھا کہ

عمران کا خنجر والا ہاتھ گھوما اور جونی بے اختیار چیخ پڑا۔ اس کا دایاں نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ چکا تھا اور اس سے پہلے کہ اس کی چیخ کی بازگشت ختم ہوتی عمران کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور اس بار جونی کا دوسرا نتھنا بھی آدھے سے زیادہ کٹ گیا۔ عمران نے خنجر ایک طرف کرسی پر رکھا اور دوسرے لمحے اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک جونی کی پیشانی کے درمیان ابھر آنے والی رگ پر پڑا تو جونی کا منہ چیخنے کے لئے کھلا ہی تھا کہ عمران نے دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیا۔

"بولو۔ کس کے کہنے پر اشوک مہتہ کو ہلاک کرایا تھا تم نے"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ڈی۔ ڈی ون کے کہنے پر"....... جونی کے منہ سے اس طرح الفاظ نکلے جیسے وہ لاشعوری انداز میں بول رہا ہو۔

"کون ہے ڈی ون۔ جلدی بولو"....... عمران نے ہلکی سی دوسری ضرب لگاتے ہوئے کہا۔ وہ جلدی اس لئے کر رہا تھا کہ کسی بھی لمحے کوئی بھی آدمی آفس میں آسکتا تھا۔

"ڈیفنس۔ ڈیفنس سیکرٹری رام لعل"....... جونی نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ عمران نے ساتھ پڑا ہوا خنجر اٹھایا۔ اسے جونی کے لباس سے صاف کیا اور پھر اسے اندرونی جیب میں ڈال کر دوسری جیب سے ریوالور نکال کر اس کی نال اس کے سینے پر رکھ کر اسے دبایا اور ٹریگر دبا دیا۔ جونی کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم

یکلخت ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔

"آؤ تنویر"....... عمران نے ریوالور واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور تیزی سے آفس کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہال میں سے گزر کر تیز تیز قدم اٹھاتے مین گیٹ سے باہر آئے اور چند لمحوں بعد وہ سڑک پر چلتے ہوئے ایک سائیڈ گلی میں گھس گئے۔ یہ بند گلی تھی اور یہاں کوڑے کے کئی بڑے بڑے ڈرم پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے منہ پر چڑھا ہوا ماسک اتارا اور کوڑے کے ایک ڈرم میں پھینک دیا جبکہ یہی کارروائی تنویر نے بھی دوہرائی۔ اب نیچے وہ دوسرے میک اپ میں تھے۔

"آؤ اب نکل چلیں"....... عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد وہ وہاں سے کچھ فاصلے پر موجود ایک ٹیکسی میں بیٹھ گئے۔

"سرجان روڈ"....... عمران نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

ڈیفنس سیکرٹری اپنے آفس میں موجود تھا کہ میز پر پڑے ہوئے ڈائریکٹ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس"....... ڈیفنس سیکرٹری نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"سٹار کلب سے دیال بول رہا ہوں جناب جونی کا اسسٹنٹ"۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی تو ڈیفنس سیکرٹری بے اختیار اچھل پڑا۔

"کون دیال۔ کیا مطلب۔ کہاں فون کیا ہے تم نے"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جونی کو اس کے آفس میں ہلاک کر دیا گیا ہے جناب اور مجھے معلوم ہے کہ جونی کا آپ سے تعلق ہے کیونکہ جونی کا سارا کام میں کرتا ہوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈیفنس سیکرٹری کا چہرہ یکلخت تاریک پڑ گیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ جونی کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کب کیسے"....... اس بار ڈیفنس سیکرٹری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ابھی ایک گھنٹہ پہلے اور ان کی یہ ہلاکت آپ کی وجہ سے ہوئی ہے"....... دیال نے کہا۔

"میری وجہ سے۔ کیا مطلب"....... ڈیفنس سیکرٹری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ جونی کو آپ نے اشوک مہتہ کی ہلاکت کا ٹاسک دیا تھا۔ وہ مشروب میں نے ہی مہیا کیا تھا جو اشوک مہتہ کو پلایا گیا تھا اور جس کی وجہ سے اس کا روڈ ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔ میں کلب سے باہر گیا تھا۔ ابھی میری واپسی ہوئی ہے تو مجھے بتایا گیا ہے کہ دو مقامی غنڈے جو اپنے آپ کو وکرم اور اجے دیو کہہ رہے تھے اور ان کے مطابق وہ کاگنی سے آئے ہیں جونی سے ملنے آئے، کاؤنٹر مین نے انہیں جونی سے ملانے سے انکار کیا تو انہوں نے حیرت انگیز طور پر اس کاؤنٹر مین کو بے ہوش کر دیا۔ جس کی اطلاع جونی کو ہوئی تو وہ ہال میں آ گیا اور پھر وہ انہیں اپنے ساتھ آفس میں لے گیا۔ پھر وہ دونوں واپس جاتے دیکھے گئے۔ پھر جونی کے آفس میں جونی سے بات کرنے ایک آدمی گیا تو جونی کی لاش کرسی پر پڑی ہوئی ملی۔ اس کا کوٹ اس کے عقب میں نیچے کر دیا گیا تھا۔ اس کے دونوں نتھنے کٹے ہوئے تھے۔ چہرے پر شدید ترین تکلیف کے تاثرات نمایاں تھے اور اسے عین دل میں گولی مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ جس پر میں نیچے

سپیشل روم میں گیا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ جونی نے ایسا انتظام کر رکھا ہے کہ جونی کے آفس میں جو گفتگو بھی ہوتی ہے اس کی ٹیپ نیچے سپیشل روم میں خودبخود ہو جاتی ہے۔ میں نے وہاں جا کر جب ٹیپ سنی تو پتہ چلا کہ ایسا آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔ آپ اگر چاہیں تو میں آپ کو فون پر ٹیپ سنوا سکتا ہوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنواؤ"....... ڈیفنس سیکرٹری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو چند لمحوں بعد جونی کی آواز سنائی دی۔

"بیٹھو"....... اور پھر چند لمحوں بعد جونی کی ہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہاں۔ بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔ کیوں مجھ سے ملنا چاہتے تھے تم"۔ جونی کہہ رہا تھا۔

"اشوک مہتہ کو تم نے کس کے کہنے پر ہلاک کرایا ہے"۔ ایک دوسری آواز سنائی دی اور ڈیفنس سیکرٹری بے اختیار اچھل پڑا۔ پھر ٹیپ چلتی رہی اور ڈیفنس سیکرٹری ہونٹ بھینچے سب کچھ سنتا رہا۔

"آپ نے ٹیپ سن لی جناب"....... ٹیپ ختم ہونے پر دیال کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہاں۔ یہ لوگ ملٹری انٹیلی جنس کے نہیں ہو سکتے۔ یہ کون ہو سکتے ہیں"....... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"میں انہیں لازماً ٹریس کر لوں گا جناب لیکن اب آپ کو جونی کی

جگہ مجھے دینی ہو گی۔ میں آپ کی خدمت جونی سے بھی زیادہ اچھے انداز میں کروں گا"....... دیال نے کہا۔

"ہاں۔ تم واقعی ایسا کر سکتے ہو۔ ٹھیک ہے میں تمہیں جونی کی جگہ دے رہا ہوں"....... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"بے حد شکریہ جناب۔ اب آپ بے فکر رہیں۔ اب میں انہیں پاتال سے بھی نکال لاؤں گا"....... اس بار دیال نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"او کے مجھے رپورٹ دینا"....... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔

"یہ کون ہو سکتے ہیں اور یہ کیوں میرے بارے میں اس انداز میں پوچھتے پھر رہے ہیں۔ کیا یہ دشمن ایجنٹ تھے"....... ڈیفنس سیکرٹری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے اسے جواب دینے والا وہاں کوئی نہ تھا۔

"مجھے چیف شاگل سے بات کرنی چاہئے"....... ڈیفنس سیکرٹری نے اچانک فیصلہ کن لہجے میں کہا اور پھر ڈائریکٹ فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"ڈیفنس سیکرٹری بول رہا ہوں۔ چیف شاگل سے بات کراؤ"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"جناب۔ وہ تو کسی سرکاری کام سے گئے ہوئے ہیں اور یہ بھی نہیں معلوم کہ کہاں گئے ہیں اور کب ان کی واپسی ہو گی"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"جب بھی وہ آئیں انہیں کہیں کہ وہ مجھے فون کریں"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

"جونی تک آخر یہ لوگ کیسے پہنچ گئے۔ کیا کافرستان میں انہیں روکنے والا کوئی نہیں ہے۔ آخر یہاں کی ایجنسیاں کیا کر رہی ہیں اور وہ پاور ایجنسی۔ وہ کیا کر رہی ہے مجھے اس سے بات کرنی چاہئے"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ان کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"پاور ایجنسی کی چیف مادام ریکھا سے بات کراؤ"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔ جونی کی اس انداز میں موت کی اطلاع نے واقعی انہیں ذہنی طور پر ہلا کر رکھ دیا تھا۔ ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ دشمن ایجنٹوں کو خود جا کر گردن سے پکڑ لیں لیکن ظاہر ہے ایسا ممکن نہیں تھا۔ بس انہیں صرف اتنی تسلی تھی کہ ٹی ایم محفوظ ہے۔ سوائے ان کے اور صدر صاحب کے اور کسی کو بھی معلوم نہیں کہ ٹی ایم کہاں موجود ہے۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈیفنس سیکرٹری نے ہاتھ بڑھا کر

رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈیفنس سیکرٹری نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مادام ریکھا سے بات کریں جناب"...... دوسری طرف سے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"ریکھا بول رہی ہوں جناب"...... دوسری طرف سے مادام ریکھا کی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"مادام ریکھا۔ آپ کی ایجنسی کیا کر رہی ہے۔ دشمن ایجنٹ یہاں دارالحکومت میں دندناتے پھر رہے ہیں۔ جسے چاہیں جب چاہیں اور جہاں چاہیں ہلاک کر دیتے ہیں اور آپ آفس میں بیٹھی صرف احکامات دینے تک ہی محدود ہیں"...... ڈیفنس سیکرٹری نے سارا غصہ مادام ریکھا پر نکالتے ہوئے کہا۔

"کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے جناب"...... دوسری طرف سے مادام ریکھا نے چونک کر پوچھا۔

"ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے سٹار کلب کے جونی کو جو میرا قریبی دوست تھا اور میرے ساتھ گریٹ لینڈ میں بھی کام کرتا رہا ہے اس کے آفس میں باندھ کر اس پر انتہائی بہیمانہ تشدد کیا اور پھر اسے ہلاک کر کے نکل گئے۔ آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا اس جونی کو علم تھا کہ ٹی ایم مشن آپ کی سربراہی میں مکمل

ہوا ہے"....... دوسری طرف سے مادام ریکھا نے کہا تو ڈیفنس
سیکرٹری بے اختیار اچھل پڑے۔ شاید انہیں پہلی بار احساس ہوا کہ
وہ غصے میں ایسی بات منہ سے نکال گئے ہیں جو شاید انہیں نہیں
کرنی چاہیئے تھی کیونکہ جونی کی بہرحال کوئی سرکاری حیثیت نہ تھی۔

" ہاں۔ اسے علم تھا"....... ڈیفنس سیکرٹری کو مجبوراً حامی بھرنی
پڑی۔

" جناب۔ آپ کو تو اب احساس ہوا ہے جبکہ مجھے پہلے سے ہی یہ
معلوم تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ بہرحال آپ تک پہنچیں گے کیونکہ ٹی
ایم کے بارے میں یا آپ کو معلومات ہیں یا صدر صاحب کو اور صدر
صاحب تک وہ نہیں پہنچ سکتے البتہ آپ تک وہ پہنچ سکتے ہیں اس لئے
پاور ایجنسی آپ کی مکمل نگرانی کر رہی ہے تاکہ جیسے ہی پاکیشیائی
ایجنٹ آپ تک پہنچیں انہیں ہلاک کر دیا جائے۔ اب آپ نے بتا کر
ہمارا خیال کنفرم کر دیا ہے کہ وہ جونی کے ذریعے آپ تک پہنچنے
والے ہیں۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں۔ پاور ایجنسی کام کر رہی ہے
اور پوری طرح مستعد ہے"....... مادام ریکھا نے کہا تو ڈیفنس
سیکرٹری ایک بار پھر اچھل پڑے۔

" مجھ تک۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"....... ڈیفنس
سیکرٹری نے اس بار قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" جناب وہ ایسے ہی لوگ ہیں۔ اب دیکھیں کہ ہمیں معلوم نہیں
کہ جونی سے آپ کے ایسے تعلقات ہیں کہ اسے اس قدر اہم مشن کے

بارے میں علم تھا لیکن وہ لوگ جونی تک پہنچ گئے لیکن آپ کو فکر
کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ اب چونکہ بات کھل گئی ہے اس
لئے اگر آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں تو ہم زیادہ آسانی سے انہیں
ہلاک کر سکتے ہیں"....... مادام ریکھا نے کہا۔

" اوہ۔ آپ بتائیں۔ میں ضرور تعاون کروں گا"....... ڈیفنس
سیکرٹری نے کہا۔ وہ اب سارا غصہ بھول چکے تھے۔ انہیں اب جونی کی
طرح اپنی موت بھی واضح طور پر نظر آنے لگ گئی تھی۔

" آپ آفس سے سیدھے اپنی رہائش گاہ پر پہنچیں اور پھر تمام
مصروفیات منسوخ کر کے وہیں رہیں اور اپنی رہائش گاہ کے تمام
ملازمین کو عارضی طور پر چھٹی دے دیں۔ آپ کے بیوی بچے ہوں تو
انہیں بھی کہیں بھجوا دیں۔ آپ کے ملازموں کی جگہ پاور ایجنسی کے
انتہائی تربیت یافتہ افراد لے لیں گے اور پھر آپ تماشہ دیکھیں کہ یہ
لوگ کس طرح ہلاک ہوتے ہیں لیکن شرط یہی ہے کہ یہ بات آپ
کے اور میرے ہی درمیان رہے۔ کسی اور کو اس کا علم نہ ہو سکے حتیٰ
کہ آپ اپنے ملازمین کو بھی نہ بتائیں کہ آپ کیا کرنا چاہتے
ہیں"....... مادام ریکھا نے کہا۔

" میری بیوی تو ویسے ہی گزشتہ ایک ماہ سے بچوں سمیت پہاڑی
مقام پر چھٹیاں گزارنے گئی ہوئی ہے اور میری رہائش گاہ پر آٹھ
ملازمین ہیں جن میں سے چار سیکورٹی گارڈز ہیں۔ آپ کہیں تو میں ان
آٹھوں کو چھٹی دے کر بھجوا سکتا ہوں اور اگر آپ کہیں تو صرف

ملازمین کو چھٹی دے دی جائے اور سیکورٹی گارڈز کو وہیں رہنے دیا جائے"....... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"آپ ان آٹھوں کو اس انداز میں فارغ کریں کہ وہ کسی کو یہ نہ بتائیں کہ آپ نے یہ سیٹ اپ کیا ہے اور پھر رہائش گاہ پر پہنچ کر مجھے کال کریں۔ میں اپنے آدمیوں سمیت خود آپ کی رہائش گاہ پر پہنچ کر تمام انتظامات کر لوں گی"....... مادام ریکھا نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کہیں۔ میں بہرحال ان دشمن ایجنٹوں کا خاتمہ چاہتا ہوں"....... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"آپ قطعاً بے فکر رہیں۔ آپ کے سامنے ان کا خاتمہ ہو جائے گا"....... مادام ریکھا نے کہا تو ڈیفنس سیکرٹری نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ کافی دیر تک وہ بیٹھے سوچتے رہے۔ پھر انہوں نے رسیور اٹھایا اور سیکرٹری کو اپنی رہائش گاہ کا نمبر ملانے کا کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ انہوں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جب تک یہ دشمن ایجنٹ ختم نہیں ہو جاتے وہ واقعی اپنی رہائش گاہ پر ہی رہیں گے اور پاور ایجنسی کے تربیت یافتہ افراد بہرحال عام سیکورٹی گارڈز سے زیادہ فعال اور مستعد ثابت ہو سکتے ہیں اس لئے انہوں نے مادام ریکھا کے منصوبے پر پوری طرح عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا اور اس فیصلے سے انہیں واقعی گہرا اطمینان محسوس ہو رہا تھا۔

رات کا گہرا اندھیرا ہر طرف چھایا ہوا تھا۔ چونکہ آسمان پر بھی سیاہ بادل تھے اس لئے اندھیرا واقعی ضرورت سے زیادہ ہی گہرا ہو گیا تھا اور اس گہرے اندھیرے میں عمران اور اس کے ساتھی ٹاپ آفیسرز کالونی جسے عام طور پر ٹی او کالونی کہا جاتا تھا کی عقبی سمت میدان میں واقع درختوں کے ایک گھنے جھنڈ میں موجود تھے۔ انہوں نے کاریں وہاں سے کافی فاصلے پر چھوڑ دیں تھیں اور پھر وہ پیدل ہی یہاں تک پہنچے تھے۔ عمران نے ڈیفنس سیکرٹری پر تشدد کر کے اس سے وہ جگہ معلوم کرنی تھی جہاں ٹی ایم مشین رکھی گئی تھی اور یہ بات بہرحال طے ہو چکی تھی کہ ڈیفنس سیکرٹری کو اس کا علم ہے اور ٹی ایم کا سارا مشن ڈیفنس سیکرٹری کی سرکردگی میں ہی مکمل ہوا ہے۔ ڈیفنس سیکرٹری کے آفس میں داخل ہونا اول تو خاصا دشوار تھا کیونکہ وہاں فوج کا پہرہ تھا اور دوسری بات یہ کہ وہاں ڈیفنس

سیکرٹری سے اطمینان سے پوچھ گچھ بھی نہ ہو سکتی تھی اس لئے عمران نے رات کو ڈیفنس سیکرٹری کی رہائش گاہ پر ریڈ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل دن کے وقت ٹی او کالونی کا دورہ کر کے یہ معلوم کر چکے تھے کہ اس کالونی کے گرد اونچی چار دیواری ہے جس پر باقاعدہ خاردار تاریں بھی لگی ہوئی ہیں اور ان میں رات کو کرنٹ چھوڑ دیا جاتا ہے۔ صرف ایک راستہ ہے جہاں فوجی چیک پوسٹ ہے اور جہاں انتہائی سخت چیکنگ کی جاتی ہے اس لئے انہوں نے عقبی طرف سے کالونی میں داخل ہو کر کوٹھی تک پہنچنے کا فیصلہ کیا تھا اور یہاں تک کہ عمران اور اس کے دوسرے ساتھیوں کی رہنمائی بھی صفدر اور کیپٹن شکیل نے ہی کی تھی۔ اب سامنے اونچی چار دیواری تھی جس پر خار دار تاریں لگی ہوئی تھیں اور ہر پچاس فٹ پر تیز مرکری لائٹس جل رہی تھیں لیکن وہاں کوئی آدمی نہ تھا اور نہ ہی کتوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ اندر کالونی کی سڑکوں پر تیز روشنیاں بھی جل رہی تھیں جس کا عکس باہر سے ہی صاف نظر آرہا تھا۔

" عمران صاحب۔ ان تاروں میں برقی رو کے ساتھ ساتھ الارم کی تاریں بھی موجود ہوں گی"....... صفدر نے کہا۔

" ہاں "....... عمران نے مختصر سا جواب دیا۔ اس کی نظریں مسلسل اس چار دیواری پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

" اس چار دیواری کو اوپر سے کراس کرنے کی بجائے اس کی کسی خستہ جگہ سے اینٹیں نکال کر ہمیں اندر جانا ہو گا"....... جولیا نے کہا۔

" یہ خاصی مضبوط بنی ہوئی ہے اور کہیں سے بھی خستہ نہیں ہے"....... صفدر نے کہا۔

" تم کیا سوچ رہے ہو"....... جولیا نے اس بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میں سوچ رہا ہوں کہ نجانے ہمارے سماج میں کتنی دیواریں ہیں جنہوں نے ہر جگہ رکاوٹیں ڈال رکھی ہیں"....... عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

" کیا مطلب"....... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

" اب دیکھو۔ ایک دیوار یہ سامنے نظر آرہی ہے ایک دیوار تنویر ہے اور ایک دیوار"....... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

" میں صرف دیوار ہی نہیں دیوار چین ہوں۔ سمجھے "....... تنویر نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ شاید سب سے پہلے عمران کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا اور سب اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے کیونکہ انہیں واقعی اب عمران کی اس بات کا مطلب سمجھ میں آیا تھا۔

" بزدل دیواروں کا رونا روتے ہیں۔ سمجھے "....... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

" دیواروں کا رونا۔ تمہارا مطلب دیوار گریہ سے تو نہیں۔ جہاں یہودی جا کر روتے ہیں اور پھر سمجھتے ہیں کہ ان کے گناہ معاف ہو گئے

ہیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب میرا خیال ہے کہ بارش ہونے والی ہے اور ہمیں بہرحال بارش سے پہلے اس دیوار کو کراس کر لینا چاہئے "۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

" تمہارے منہ میں گھی شکر۔ میں بھی اس بارش کا ہی انتظار کر رہا ہوں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب چونک پڑے۔

" بارش کا انتظار۔ کیوں"....... اس بار جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

" تاکہ بجلی آف کی جاسکے اور یہ سمجھا جائے کہ بارش کی وجہ سے تار شارٹ ہو گئی ہے"....... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا تو سب نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" تمہارا ذہن واقعی شیطان کا کارخانہ ہے۔ ایسی ایسی باتیں تم سوچتے ہو جو دوسروں کے ذہن میں آ ہی نہیں سکتیں"....... تنویر نے کہا۔

" اور اس کارخانے میں شیطان تیار ہوتے ہیں۔ کیوں "۔ عمران نے بے ساختہ لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کی بات کا کوئی جواب دیتا واقعی بارش شروع ہو گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے بارش نے کافی زور پکڑ لیا۔

" واقعی عمران صاحب۔ بارش ہمیں بے حد فائدہ دے گی۔ راستے میں گشت کرنے والے پہریدار نہیں ہوں گے اور سیکورٹی والے بھی اندر چلے جائیں گے۔ آپ واقعی دور کی بات سوچتے ہیں"....... کیپٹن

شکیل نے اس بار تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

" صفدر۔ تمہارے پاس جو بیگ ہے اس میں سے برساتیاں نکالو اور ساتھ ہی اسلحہ بھی تاکہ اسے برساتی کے اندر چھپایا جاسکے اور اس کے ساتھ ہی رسی کی سیڑھی اور کنڈی وغیرہ بھی تاکہ مہم جوئی کا آغاز کیا جاسکے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب جیسے حرکت میں آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب برساتیاں پہن چکے تھے۔ سائیلنسر لگے ریوالور اور ان کے میگزین وغیرہ انہوں نے برساتیوں کے اندر اس انداز میں رکھ لئے کہ بارش ان پر اثرانداز نہ ہوسکے۔ پھر مخصوص کٹر اور دوسرا سامان لے کر وہ سب اس جھنڈ سے نکلے اور جھکے جھکے انداز میں تیز اور طوفانی بارش میں دوڑتے ہوئے دیوار کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ صفدر نے قریب جا کر رسی کی سیڑھی کے آخر میں بندھا ہوا آنکڑا گھما کر دیوار کی دوسری طرف پھینکا اور پھر چند جھٹکے دیئے اور جب اسے یقین ہو گیا کہ اب وہ کسی رخنے میں پھنس چکا ہے تو وہ کٹر سنبھالے تیزی سے سیڑھی پر چڑھتا چلا گیا۔ اس نے ہاتھوں میں مخصوص دستانے پہن رکھے تھے۔ چند لمحوں بعد ایک شعلے کے ساتھ ہی تمام جلتے ہوئے بلب بجھ گئے اور ہر طرف گہرا اندھیرا سا چھا گیا۔ البتہ کالونی کی اندرونی لائٹس ویسے ہی موجود رہی تھیں۔ صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے مخصوص کٹر کے دوسرے حصے کی مدد سے خاردار تاریں کاٹ کر علیحدہ کیں اور پھر دیوار پر چڑھ کر وہ پیراٹروپنگ کے انداز میں دوسری طرف کود گیا۔ اس کے پیچھے جولیا

اوپر گئی اور پھر تنویر، کیپٹن شکیل اور سب سے آخر میں عمران دوسری طرف کود گیا۔

"آؤ جلدی کرو۔ ہم نے اندھیرے حصوں سے آگے بڑھنا ہے"۔ عمران نے کہا اور پھر وہ دیوار کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ بارش طوفانی انداز میں جاری تھی اور سڑکوں پر پانی کافی جمع ہو گیا تھا لیکن وہ سب تیزی سے چلتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ویسے دور دور تک کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔

"آپ کو اس ڈیفنس سیکرٹری کی کوٹھی کا علم ہے"....... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں میں نے آنے سے پہلے مکمل معلومات حاصل کر لی تھیں"۔ عمران نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک کافی وسیع و عریض کوٹھی کی عقبی سمت پہنچ گئے۔ کوٹھی کی دیوار خاصی بلند تھی۔ دیوار کے ساتھ ایک گھنا اور اونچا درخت تھا۔ وہ سب اس درخت کے نیچے پہنچ کر رک گئے کیونکہ عمران رک چکا تھا۔

"یہ کوٹھی ہے"....... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اندر سیکورٹی گارڈز تو موجود ہوں گے"....... صفدر نے کہا۔

ظاہر ہے۔ ڈیفنس سیکرٹری کی رہائش گاہ ہے۔ مجھ جیسے غریب آدمی کا فلیٹ تو نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور

اس کے ساتھ ہی اس نے برساتی کی زپ کھولی اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے ایک چپٹی لیکن خاصی لمبی نال والا پسٹل نکال لیا اور اسے دیکھتے ہی سب سمجھ گئے کہ عمران اندر بے ہوش کرنے والی گیس فائر کرنا چاہتا ہے۔

"عمران صاحب بارش بہت ہو رہی ہے یہ گیس کام نہیں کرے گی"....... کیپٹن شکیل نے آہستہ سے کہا۔

"کمال ہے۔ بحریہ کے کیپٹن ہو کر یہ بات کر رہے ہو۔ اگر گیس سمندر کے اندر اثر کر سکتی ہے تو اس بارش میں بھی کام کرے گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو آپ پانی کے اندر کام کرنے والی کراکسی گیس لے آئے ہیں"....... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہوں اور محکمہ موسمیات والے خشک موسم کی پیشگوئی کر رہے ہوں تو پھر سارے لوازمات بارش کے تحت اکٹھے کئے جاتے ہیں کیونکہ محکمہ موسمیات کی پیشگوئی کو لوگ الٹ کر کام چلا لیتے ہیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔ عمران نے پسٹل کا رخ اندرونی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ کھٹک کھٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی سیاہ رنگ کے چھوٹے چھوٹے کیپسول اڑ کر اندر گرنے لگے۔ آٹھ کیپسول فائر ہونے کے بعد جب پسٹل سے ٹسک کی آواز نکلی تو عمران نے ٹریگر سے ہاتھ ہٹایا اور پسٹل کو دوبارہ کوٹ کی اندرونی جیب میں

رکھ لیا۔

"اب ہمیں دس منٹ انتظار کرنا ہوگا"....... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر دس منٹ بعد وہ ایک ایک کر کے اس درخت پر چڑھے اور دوسرے لمحے وہ دیوار پر پہنچ کر اندر کودتے چلے گئے۔ نیچے بارش اور کیچڑ کی وجہ سے ان کے کودنے سے دھماکے تو نہ ہوئے البتہ چھپاک چھپاک کی مخصوص آوازیں سنائی دیتی رہیں۔ اس بار سب سے پہلے عمران اندر کودا تھا اور پھر جب سب سے آخر میں کیپٹن شکیل اندر کودا تو عمران اس دوران آہستہ آہستہ چلتا ہوا سائیڈ راہداری تک پہنچ چکا تھا۔ وہ سب بھی آگے بڑھنے لگے تھے کہ عمران نے یکلخت مڑ کر دونوں ہاتھ اٹھا کر فضا میں لہرائے تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے کیونکہ عمران کے اس اشارے کا مطلب تھا کہ آگے خطرہ موجود ہے اس لئے سب محتاط رہیں اور وہ سب نہ صرف محتاط ہو گئے بلکہ یہ سوچ کر حیران ہونے لگے کہ گیس فائر ہونے کے بعد کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ عمران اب بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھ گیا تھا اور پھر وہ سب بھی آہستہ آہستہ چلتے ہوئے راہداری کے سرے پر پہنچے اور پھر عمران کی طرح آہستہ آہستہ اور مخصوص انداز میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ عمران راہداری کے دوسرے سرے پر رکا ہوا تھا۔ سامنے کی طرف تیز روشنی موجود تھی۔ روشنی تو عقبی طرف بھی موجود تھی اور کوٹھی کے اندرونی کمروں سے روشنی بھی کھڑکیوں سے دکھائی دے رہی تھی لیکن عقبی طرف روشنی بیرونی

نسبت سے خاصی کم تھی۔ ہلکے پاور کے صرف دو بلب جل رہے تھے جبکہ فرنٹ کی طرف شاید زیادہ پاور کے زیادہ تعداد میں بلب یا ٹیوبیں وغیرہ جل رہی تھیں اس لئے فرنٹ کی طرف اس قدر تیز روشنی تھی جیسے دن نکل آیا ہو۔ سامنے پھاٹک کے ساتھ گارڈ روم کے روشندان سے بھی روشنی باہر نکل رہی تھی۔

"کیا ہوا عمران"....... جولیا نے آہستہ سے کہا۔

"برآمدے میں لوگ موجود ہیں اور بے ہوش نہیں ہوئے۔ میں نے ان کی باتوں کی آوازیں سنی ہیں اور شاید گارڈ روم میں بھی ہوں۔ تم ایسا کرو صفدر کے ساتھ سائیڈ دیوار سے ہو کر تھوڑا سا آگے چلی جاؤ لیکن اتنا آگے نہ جانا کہ برآمدے میں موجود لوگ تمہیں چیک کر لیں۔ میں تنویر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ سائیڈ سے ہو کر برآمدے کی طرف جاؤں گا اور انہیں کور کرنے کی کوشش کروں گا۔ اگر اس دوران گارڈ روم سے کوئی باہر آئے تو تم نے اسے کور کرنا ہے"....... عمران نے سرگوشیانہ انداز میں کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر صفدر کو ساتھ آنے کا اشارہ کر کے وہ سائیڈ دیوار کے ساتھ لگ کر آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگی جبکہ عمران نے تنویر اور کیپٹن شکیل کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ آگے بڑھ کر دیوار کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ اس کے ہاتھ میں مخصوص ساخت کا واٹر پروف سائیلنسر لگا ہوا ریوالور موجود تھا اور کیپٹن شکیل اور تنویر نے بھی ریوالور جیبوں سے نکال کر ہاتھوں میں

نے لئے۔ اچانک عمران رک گیا۔ اس کے ساتھ ہی تنویر اور کیپٹن شکیل بھی رک گئے۔ بارش اب پہلے سے زیادہ طوفانی ہو چکی تھی۔

"میرا خیال ہے راگو ہمیں عقبی طرف کا راؤنڈ لگا لینا چاہئے"۔ ایک آواز برآمدے کی طرف سے سنائی دی۔

"احمق ہو گئے ہو۔ اس قدر طوفانی بارش میں کس نے آنا ہے یہاں"....... دوسری آواز سنائی دی۔

"لیکن مادام نے تو کہا تھا کہ ہم ہر لحاظ سے اور ہر لمحے انتہائی چوکنا رہیں"....... پہلے نے کہا۔

"مادام کو بھی معلوم ہے کہ اس بارش میں کوئی نہیں آ سکتا اور اگر کوئی آیا بھی سہی تو ظاہر ہے بھیگا ہوا چوہا ہی بن جائے گا"۔ دوسرے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دونوں کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔ عمران سمجھ گیا تھا کہ برآمدے میں یہ دونوں ہی موجود ہیں اور مادام کے حوالے سے یہ بات واضح ہو گئی تھی کہ یہ عام سیکورٹی گارڈز نہیں ہیں بلکہ ان کا تعلق پاور ایجنسی سے ہے اور اب عمران کے ذہن میں یہ بات بھی واضح ہو گئی تھی کہ بے ہوش کر دینے والی گیس نے اپنا اثر کیوں نہیں دکھایا۔ ظاہر ہے مادام ریکھا کو کسی طرح معلوم ہو گیا ہو گا کہ عمران یہاں پہنچ سکتا ہے اور عام طور پر چونکہ گڑبڑ سے بچنے کے لئے باہر سے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی جاتی ہے اس لئے اس نے یقیناً اس امکان کو سامنے رکھ کر اپنے آدمیوں کو مخصوص گولیاں کھلا دی ہوں گی۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کی

طرف دیکھ کر سر سے اشارہ کیا اور پھر وہ آگے بڑھنے لگا جبکہ تنویر اور کیپٹن شکیل وہیں رک گئے تھے۔ وہ عمران کا اشارہ سمجھ گئے تھے۔ برآمدے کی سائیڈ پر پہنچ کر عمران نے آہستہ سے سر آگے کیا تو اس نے برآمدے میں کھڑے دو مسلح افراد کو دیکھا۔ وہ سگریٹ پی رہے تھے۔ ان کی نظریں سامنے کی طرف ہی تھیں۔ عمران نے ہاتھ آگے کیا اور دوسرے لمحے کھٹک کھٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں ہلکی سی چیخیں مار کر نیچے گرے۔ ان کے کاندھوں پر موجود مشین گنوں کی وجہ سے البتہ کافی زوردار دھماکہ ہوا تھا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر برآمدے کے چوڑے ستون کی اوٹ میں ہو گیا۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا"....... اندر سے کسی کی اونچی آواز سنائی دی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ یہاں صرف یہی دو ہی نہیں ہیں بلکہ اور بھی لوگ ہیں۔ اسی لمحے درمیانی راہداری کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور آگے پیچھے چار آدمی تیزی سے باہر آئے۔

"ارے انہیں تو گولی ماری گئی ہے"....... انہوں نے فرش پر ساکت پڑے ہوئے ان دونوں پر جھکتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے عمران نے ایک بار پھر فائر کھول دیا اور ان میں سے دو تو چیخ مار کر نیچے گرے جبکہ باقی دو تیزی سے واپس مڑے ہی تھے کہ اچانک سائیڈ سے کھٹک کھٹک کی آوازیں سنائی دیں اور وہ دونوں بھی چیختے ہوئے دروازے میں ہی گر گئے۔ اسی لمحے عمران کو پھاٹک کی طرف سے چیخنے کی آوازیں سنائی دیں اور عمران نے تیزی سے گردن موڑی تو

گارڈز روم سے نکلتے ہوئے دو آدمی باہر پانی میں پڑے تڑپ رہے تھے۔ وہ شاید ان آدمیوں کی چیخیں سن کر باہر آئے تھے اور انہیں جولیا اور صفدر نے شکار کیا تھا۔ تنویر اور کیپٹن شکیل بھی اب برآمدے کے دوسرے ستونوں کے پیچھے پہنچ گئے تھے لیکن جب کافی دیر تک اور کوئی آدمی باہر نہ آیا اور نہ کسی کی آواز سنائی دی تو عمران تیزی سے آگے بڑھا اور پھر ان لاشوں کو پھلانگتا ہوا اندر راہداری میں داخل ہو گیا۔ راہداری کے آغاز میں ہی ایک کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور وہاں فرش پر شراب کی بوتلیں، جام اور مشین گنوں کے ساتھ ساتھ تاش بھی پڑی ہوئی تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ بعد میں آنے والے چاروں آدمی اس کمرے میں بیٹھے شراب پی رہے تھے اور تاش کھیلنے میں مصروف تھے شاید بارش کی وجہ سے انہیں یہ توقع ہی نہ تھی کہ اس طوفانی بارش میں بھی کوئی آسکتا ہے۔ عمران آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر ایک بند دروازے کے سامنے جا کر رک گیا۔ اس دروازے کی درزوں سے تیز روشنی باہر آرہی تھی۔ عمران نے دروازے پر ہاتھ رکھ کر اسے دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ عمران نے دیکھا کہ یہ بیڈ روم تھا لیکن بیڈ کے ساتھ ایک آرام کرسی پر ایک بھاری جسم کا آدمی نائٹ گون پہنے بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی نیچے قالین پر ایک رسالہ گرا ہوا تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ یہی ڈیفنس سیکرٹری ہے اور شاید اسے بے ہوشی سے بچنے کی گولیاں نہیں کھلائی گئی تھیں اس لئے گیس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گیا ہے۔ عمران آگے بڑھا اور پھر

اس نے ایک نظر کمرے کا جائزہ لیا اور پھر واپس مڑ آیا۔ اس کے ساتھی ابھی تک برآمدے میں موجود تھے۔ جولیا اور صفدر بھی وہاں پہنچ چکے تھے۔

"جولیا۔ تم کوٹھی کو چیک کرو۔ اگر کوئی آدمی ہو اور بے ہوش ہو تو اسے بے ہوش پڑا رہنے دو اور صفدر تم کہیں سے رسی تلاش کرو اور باقی لوگ پہرہ دیں گے۔ ان لاشوں کو گھسیٹ کر ایک طرف ڈال دو"....... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ وہ دوبارہ اس کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے برساتی اتار کر ایک طرف ڈال دی اور پھر کمرے کی تلاشی لینا شروع کر دی لیکن بیڈ روم میں سوائے شراب کی بوتلوں کے ریک کے اور کوئی چیز نہ تھی۔ ابھی عمران تلاشی سے فارغ ہوا تھا کہ صفدر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک بنڈل تھا۔

"یہ بنڈل سٹور روم میں موجود تھا اور کوٹھی میں اور کوئی آدمی بے ہوش یا ٹھیک حالت میں موجود نہیں ہے"....... صفدر نے کہا۔

"اسے باندھنے میں میری مدد کرو اور پھر جا کر اس کا وہ کمرہ تلاش کرو جسے یہ آفس کے طور پر استعمال کرتا ہو"....... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر عمران نے صفدر کی مدد سے ڈیفنس سیکرٹری کو اسی کرسی کے ساتھ اچھی طرح باندھ دیا۔

"آفس کی تلاشی لے لینا۔ شاید وہاں کوئی ایسی فائل موجود ہو جس میں اس بات کی نشاندہی کی گئی ہو کہ ٹی ایم مشین کہاں رکھی گئی ہے"....... عمران نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا تیزی سے واپس چلا

گیا۔ اسی لمحے جولیا تیزی سے کمرے میں داخل ہوئی۔ وہ بھی اب برساتی اتار چکی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس تھا۔

" یہ فون پیس اس کمرے میں موجود تھا جہاں یہ لوگ تاش کھیل رہے تھے۔ میں اس لئے لے آئی ہوں کہ شاید کسی کی کال آ جائے"....... جولیا نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم نے عقلمندی کا ثبوت دیا ہے۔ یہ سارا سیٹ اپ مادام ریکھا کا ہے اس لئے اس کا کسی بھی لمحے فون آ سکتا ہے"....... عمران نے کہا۔

" لیکن اگر ایسا ہوا تو تم کس کے لہجے میں بات کرو گے"۔ جولیا نے عمران کی بات سن کر پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" ایک شخص راگو کی آواز میرے ذہن میں محفوظ ہے"....... عمران نے جواب دیا اور پھر اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور ڈیفنس سیکرٹری کی طرف مڑنے ہی لگا تھا کہ جولیا کے ہاتھ میں موجود کارڈلیس فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران تیزی سے مڑا اور اس نے جولیا کے ہاتھ سے فون لے کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

" راگو بول رہا ہوں"....... عمران نے بدلی ہوئی آواز میں کہا۔

" راگو۔ تم کال انٹنڈ کر رہے ہو۔ شیام کہاں ہے"....... دوسری طرف سے مادام ریکھا کی آواز سنائی دی۔

" وہ سب عقبی طرف ہیں مادام۔ میں یہاں برآمدے میں موجود ہوں"....... عمران نے اسی طرح بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کوئی مسئلہ تو نہیں ہے۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب کہاں ہیں"۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

" سب اوکے ہے مادام۔ سیکرٹری صاحب سو رہے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

" اوکے پوری طرح ہوشیار رہنا۔ بارش ختم ہوتے ہی ہو سکتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی پہنچ جائیں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یس مادام۔ ہم بارش کے باوجود پوری طرح الرٹ ہیں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے"....... دوسری طرف سے مطمئن لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے فون آف کر کے اسے جولیا کی طرف بڑھایا اور پھر ہاتھ میں پکڑی ہوئی شیشی کا ڈھکن کھول کر اس نے کرسی پر بندھے ہوئے ڈیفنس سیکرٹری کی ناک سے شیشی کا دہانہ لگایا اور چند لمحوں بعد ڈھکن بند کر کے اس نے شیشی واپس جیب میں ڈالی۔ ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے خنجر نکال لیا۔ چند لمحوں بعد ڈیفنس سیکرٹری کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے اور پھر اس نے آنکھیں کھول دیں۔ عمران جولیا سمیت سامنے موجود کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

" یہ۔ یہ۔ مم۔ میں۔ تم۔ تم کون ہو۔ یہ کیا ہے"....... ڈیفنس سیکرٹری نے آنکھیں کھولتے ہی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس

نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہوتے کی وجہ
سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا البتہ بوکھلاہٹ اور حیرت کی وجہ
سے اس کے منہ سے فقرہ تک نہ نکل رہا تھا۔

" تمہارا نام رام لعل ہے اور تم ڈیفنس سیکرٹری ہو"....... عمران
نے سرد لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ مم۔ مگر تم کون ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ وہ لوگ۔ وہ گارڈ۔ وہ
کہاں ہیں"....... ڈیفنس سیکرٹری نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے
لہجے میں کہا۔

" پاور ایجنسی کے آدمیوں کی بات کر رہے ہو۔ وہ سب لاشوں
میں تبدیل ہو چکے ہیں"....... عمران نے کہا تو ڈیفنس سیکرٹری نے
ایک بار پھر اچھلنے کی ناکام کوشش کی۔

" تم۔ تم۔ کیا تم پاکیشیا کے ایجنٹ ہو۔ اوہ۔ مم۔ مگر تم۔ تم
یہاں کیسے پہنچ گئے"....... رام لعل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" تم نے کیا سمجھ لیا تھا رام لعل کہ تم پاکیشیا کے سنٹر کو تباہ کر
کے اور وہاں قتل عام کر کے ٹی ایم مشین یہاں لا کر بچ جاؤ گے اور
ہم تم تک پہنچ ہی نہ سکیں گے۔ تم تو کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتے۔
اگر ہمیں تمہارے ملک کے صدر تک پہنچنا پڑتا تو ہم پہنچ جاتے"۔
عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ میں اعلیٰ سرکاری افسر ہوں۔ میرا
کسی قتل یا مشین سے کیا تعلق"....... اس بار رام لعل نے غصیلے

لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" اوکے۔ اب تم ذہنی طور پر پوری طرح سنبھل چکے ہو اس لئے
اب تم بتاؤ گے کہ ٹی ایم مشین کہاں ہے"....... عمران نے کہا۔

" مجھے کیا معلوم۔ مجھے آزاد کر دو اور بھاگ جاؤ یہاں سے ورنہ تم
بے موت مارے جاؤ گے"....... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

" ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ بے موت کون مرتا ہے"....... عمران
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھا۔ اس کے ہاتھ میں اب
خنجر موجود تھا۔

" کیا۔ کیا کر رہے ہو۔ میں اعلیٰ افسر ہوں"....... ڈیفنس
سیکرٹری نے کہا اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

" ہمیں معلوم ہے۔ بار بار کیوں بتا رہے ہو"....... عمران نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ گھوما اور کمرہ ڈیفنس سیکرٹری کے حلق
سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا دایاں نتھنا آدھے سے زیادہ
کٹ چکا تھا اور پھر ابھی اس کی چیخ کی بازگشت ختم نہ ہوئی تھی کہ
عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما اور اس بار دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا۔
اس بار ڈیفنس سیکرٹری کا منہ چیخنے کے لئے کھلا ضرور تھا لیکن اس
کے حلق سے چیخ نہ نکل سکی تھی کیونکہ تکلیف کی شدت سے اس کی
گردن ڈھلک گئی تھی۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے اطمینان
سے اس کے لباس سے خنجر صاف کر کے اسے واپس کوٹ کی اندرونی
جیب میں ڈالا اور پھر اس نے کرسی پر بے ہوش پڑے ہوئے ڈیفنس

سیکرٹری کا سر ایک ہاتھ سے پکڑ کر سیدھا کیا اور دوسرے ہاتھ سے زور دار تھپڑ جڑ دیا اور پہلے ہی تھپڑ سے ڈیفنس سیکرٹری نہ صرف ہوش میں آگیا بلکہ اس کے حلق میں رکی ہوئی چیخ بھی بے اختیار باہر آ گئی۔ عمران نے اس کا سر چھوڑا اور پیچھے ہٹ کر اس نے کرسی اٹھائی اور اسے ڈیفنس سیکرٹری کی کرسی کے سامنے رکھ کر اس پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔

" تم۔ تم۔ یہ۔ مجھے۔ کیا۔ کیا"....... ڈیفنس سیکرٹری نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

" ابھی تمہیں سب کچھ یاد آجائے گا۔ یہ یادداشت تیز کرنے کا سب سے تیز بہدف نسخہ ہے"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک ڈیفنس سیکرٹری کی پیشانی پر ابھرنے والی رگ پر پڑا اور اس بار کمرہ انتہائی تیز چیخ سے گونج اٹھا۔ ڈیفنس سیکرٹری اس انداز میں چیخا تھا جیسے اس کے دل میں کسی نے خنجر مار دیا ہو۔ اس کا چہرہ لرزنے لگا اور چہرے پر پسینہ آبشار کی طرح بہنے لگ گیا تھا۔

" بولو۔ کہاں ہے ٹی ایم مشین"....... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ اٹھا کر دوسری ضرب لگا دی۔

" ایس بی الیون میں۔ ایس بی الیون میں"....... ڈیفنس سیکرٹری کے منہ سے اس طرح لفاظ نکلنے لگے جیسے چلتے ہوئے ریکارڈ کی سوئی

اٹک جانے پر مسلسل ایک ہی لفظ سنائی دینے لگ جاتا ہے۔

" کہاں ہے یہ ایس بی الیون"....... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" یہ باڑی روڈ پر الیون نمبر عمارت میں ڈیفنس کا خفیہ سرکاری پوائنٹ ہے"....... ڈیفنس سیکرٹری نے ایسے لہجے میں کہنا شروع کر دیا جیسے ٹیپ چلنے لگ گیا ہو۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ ہو چکا تھا۔ آنکھیں پھیل گئی تھیں اور جسم اس طرح مسلسل کانپ رہا تھا جیسے اسے جاڑے کا تیز بخار چڑھ گیا ہو۔ وہاں کا انچارج کون ہے"....... عمران نے پوچھا۔

" مارتھر۔ مارتھر انچارج ہے اور وہ میرے ماتحت ہے"....... ڈیفنس سیکرٹری نے جواب دیا۔ وہ تیر کی طرح سیدھا ہو چکا تھا۔

" جولیا فون مجھے دو"....... عمران نے مڑ کر جولیا سے کہا تو جولیا نے فون پیس عمران کی طرف بڑھا دیا۔

" سنو اگر تم اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو اس بات کو کنفرم کرو کہ مارتھر واقعی وہاں کا انچارج اور تمہارے ماتحت ہے اور ٹی ایم مشین وہاں موجود ہے"....... عمران نے کہا۔

" لک۔ کیسے"....... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

" اسے فون کر کے اس سے بات کرو جس سے میں کنفرم ہو جاؤں"....... عمران نے کہا اور ڈیفنس سیکرٹری نے اثبات میں سرہلا دیا۔

" یہ سن لو کہ اگر تم نے اسے کوئی اشارہ کرنے کی کوشش کی یا اسے کچھ بتایا تو وہ تو یہاں تک نہ پہنچ سکے گا البتہ تم دوسرا سانس نہ لے سکو گے اور یہ بھی تمہیں معلوم ہے کہ جو مرتے ہیں ان کو یاد ہی نہیں رکھا جاتا"....... عمران نے کہا۔

" مم۔ مم۔ میں زندہ رہنا چاہتا ہوں"....... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

" نمبر بتاؤ"....... عمران نے کہا تو ڈیفنس سیکرٹری نے نمبر بتا دیا۔ عمران نے نمبر پریس کر کے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور فون پیس ڈیفنس سیکرٹری کے کان سے لگا دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس"....... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" ڈی ون بول رہا ہوں"....... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا اور عمران اطمینان بھرے انداز میں مسکرا دیا کیونکہ اس سے پہلے جونی نے بھی ڈیفنس سیکرٹری کا نام ڈی ون ہی لیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ کوڈ ہے اور ڈیفنس سیکرٹری درست کوڈ استعمال کر رہا ہے۔

" یس سر۔ مارتھر بول رہا ہوں سر"....... دوسری طرف سے بولنے والے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ٹی ایم مشین محفوظ تو ہے ناں"....... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

" یس سر۔ قطعی محفوظ ہے سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ ہٹا لیا اور اس کے ساتھ ہی اس

نے دوسرا ہاتھ ڈیفنس سیکرٹری کے منہ پر رکھ دیا۔

" مجھے اطلاعات مل رہی ہیں کہ پاکیشیائی ایجنٹ نہ صرف یہاں پہنچ گئے ہیں بلکہ وہ اس مشین کو حاصل کر کے لے جانا چاہتے ہیں اور انہیں ایس بی الیون کا بھی علم ہو چکا ہے۔ میری صدر صاحب سے بات ہو چکی ہے۔ اس مشین کو فوری طور پر ایسی جگہ شفٹ کرنا ضروری ہو گیا ہے جس کا علم صرف صدر مملکت کو ہو گا"....... عمران نے ڈیفنس سیکرٹری کی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس دوران جولیا نے آگے بڑھ کر جیب سے رومال نکال کر اس کا گولہ بنایا اور عمران کے ہاتھ ہٹاتے ہی اس نے رومال کا گولہ ڈیفنس سیکرٹری کے منہ میں ڈال دیا۔

" مگر سر یہاں تو ٹی ایم ہر لحاظ سے محفوظ ہے۔ ویسے سر مجھے یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ کافرستان سیکرٹ سروس کا ایکشن گروپ بھی باقاعدہ ایس بی الیون کی نگرانی کر رہا ہے۔ چیف شاگل کو بھی یہاں دیکھا گیا ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" انہی حالات کی وجہ سے تو صدر صاحب اس نتیجے پر پہنچے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

" یس سر۔ حکم سر"....... دوسری طرف سے مارتھر نے کہا۔

" حکم صدر صاحب خود دیں گے۔ میں انہیں کہہ دیتا ہوں کہ میں نے تم سے بات کر لی ہے۔ وہ یہی چاہتے تھے کہ میں تم سے بات

چیت کر لوں۔ پھر وہ بات کریں گے اور اب صدر صاحب جیسے ہی حکم دیں تم نے اس کے مطابق عمل کرنا ہے اور یہ سن لو کہ تم نے ان کے احکامات پر حرف بحرف عمل کرنا ہے"....... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ وہ ملک کے صدر ہیں سر۔ ان کے حکم کی تعمیل تو ہم پر فرض ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون آف کر دیا۔

"اس کے منہ سے رومال نکالو"....... عمران نے پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو جولیا نے آگے بڑھ کر رومال کھینچ لیا تو ڈیفنس سیکرٹری نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

"یہ۔ یہ تم میری آواز اور لہجے میں کیسے بات کر رہے تھے۔ کیا مطلب"....... ڈیفنس سیکرٹری نے نارمل ہوتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں زندہ رکھنے کی کوشش کر رہا ہوں رام لعل۔ یہ بتاؤ کہ کیا شاگل اور مادام ریکھا دونوں کو معلوم ہے کہ ٹی ایم مشین ایس بی الیون میں ہے"....... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ سوائے میرے اور صدر صاحب کے اور کسی کو بھی معلوم نہیں ہے"....... ڈیفنس سیکرٹری نے جواب دیا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ یہ سچ بول رہا ہے۔

"یہ شاگل اور اس کے آدمی ایس بی الیون کی نگرانی کیوں کر

رہے ہیں"....... عمران نے کہا۔

"میں تو خود مارتھر کی بات سن کر حیران ہو رہا ہوں"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"ہونہہ۔ یہ بتاؤ کہ یہ مشین ساحل سمندر سے ایس بی الیون تک کس ذریعے سے پہنچائی گئی تھی"....... عمران نے کہا۔

"ویگن کے ذریعے"....... ڈیفنس سیکرٹری نے جواب دیا۔

"کیا ایس بی الیون میں ایسی ویگن موجود ہے جس میں اسے شدید بارش کے دوران ساحل سمندر تک لے جایا جا سکے"....... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہاں ویگن تو ہے لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اسے وہاں سے نکالا جا سکے"....... ڈیفنس سیکرٹری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کے منہ میں دوبارہ کپڑا ڈال دو"....... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا نے اٹھ کر اس کے حکم کی تعمیل کر دی۔ عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا لیکن مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا۔ یہ فکسڈ فریکونسی ٹرانسمیٹر تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ بی ڈی کالنگ۔ اوور"....... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ڈی ایس ون اٹنڈنگ یو۔ اوور"....... چند لمحوں بعد

دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"سوماری گھاٹ سے کتنے فاصلے پر ہو۔اوور"۔ عمران نے کہا۔

"چار بحری میل کے فاصلے پر۔ کیوں۔اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا اس بارش میں سوماری گھاٹ پہنچ سکتے ہو۔اوور"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ڈی ایس مخصوص لانچ ہے۔اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ تم سوماری گھاٹ پہنچ کر مجھے ٹرانسمیٹر پر کال کرو۔اوور اینڈ آل"....... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"باہر جا کر دیکھو بارش کی کیا پوزیشن ہے"....... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور کمرے سے باہر چلی گئی۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر بعد جولیا واپس آ گئی۔

"بارش پہلے سے تو ہلکی ہو گئی ہے لیکن مسلسل ہو رہی ہے۔ باہر تو جل تھل ہو رہا ہے"....... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ آج ساری رات تیز بارش کی پیشگوئی تھی"....... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر دس منٹ بعد ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی تو عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ڈی ایس ون کالنگ۔اوور"۔ وہی بھاری سی آواز سنائی دی۔

"بی ڈی اٹنڈنگ یو۔اوور"....... عمران نے کہا۔

"میں سوماری گھاٹ پہنچ چکا ہوں۔اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"باڑی روڈ تم نے دیکھی ہوئی ہے۔اوور"....... عمران نے کہا۔

"ہاں۔اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہاں سے سوماری گھاٹ تک اگر ویگن کو پہنچانا ہو تو کون سا راستہ اس بارش میں بہتر اور شارٹ رہے گا۔اوور"۔ عمران نے کہا۔

"ایک ہی راستہ ہے اور وہ اونچا راستہ ہے اس لئے وہاں بارش سے پانی بھی اکٹھا نہیں ہو سکتا۔ یہ راستہ سیدھا سوماری گھاٹ تک ہی پہنچتا ہے۔اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم گھاٹ کے کس طرف ہو۔اوور"....... عمران نے کہا۔

"گھاٹ پر ہی ہوں۔ میں نے یہاں بکنگ پہلے ہی کرا رکھی تھی۔ اس طرح معاملات سیف رہتے ہیں۔اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ویگن پر اگر ٹی ایم مشین سوماری گھاٹ پہنچائی جائے تو بند ویگن سے لانچ میں اسے منتقل کرنے کے لئے کیا انتظامات کرنے ہوں گے۔اوور"....... عمران نے کہا۔

"میرے پاس ایسا کور موجود ہے جس پر پانی اثر نہیں کرتا اور پھر یہ اتنا بڑا ہے کہ لانچ بھی اس کے اندر آ سکتی ہے اس لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ میں پھر تم سے بات کرتا ہوں۔اوور اینڈ آل"۔ عمران

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور اسے ایک طرف رکھ کر اس نے فون پیس اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ لاؤڈر کا بٹن چونکہ پہلے سے ہی آن تھا اس لئے اسے دوبارہ آن کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس"....... دوسری طرف سے مارتھر کی آواز سنائی دی۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بات کر رہا ہوں۔ کون بول رہا ہے"....... عمران نے صدر کافرستان کے ملٹری سیکرٹری کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں ایس بی الیون سے انچارج مارتھر بول رہا ہوں جناب"....... دوسری طرف سے مارتھر کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"صدر صاحب سے بات کرو"....... عمران نے کہا۔

"ہیلو"....... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد عمران نے صدر کافرستان کے لہجے اور آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں مارتھر بول رہا ہوں سر۔ ایس بی الیون کا انچارج سر"....... مارتھر کا لہجہ اب پہلے سے بھی زیادہ مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"ڈیفنس سیکرٹری رام لعل صاحب نے آپ سے بات کی ہے"۔ عمران نے باوقار لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ انہوں نے مجھ سے بات کی ہے سر۔ ٹی ایم مشین کی

ایس بی الیون سے فوری تبدیلی کے سلسلے میں سر"....... مارتھر نے اسی طرح انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارے پاس بند باڈی کی ایسی ویگن ہے جس میں یہ مشین رکھ کر اس بارش میں بھجوائی جا سکے"....... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ لیکن سر بارش ختم ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے"۔ مارتھر نے کہا۔

"جو کچھ مجھے معلوم ہوتا ہے تمہیں معلوم نہیں ہوتا۔ سمجھے۔ اس بارش میں اس کی تبدیلی کا کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔ خاص طور پر وہ پاکیشیائی ایجنٹ جو اس کے پیچھے یہاں پہنچ چکے ہیں"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ واقعی سر آپ کی ذہانت قابل داد ہے سر"۔ مارتھر نے یکلخت بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"سنو۔ یہ انتہائی اہم ملکی ٹاسک ہے۔ اگر تم نے اسے درست طور پر مکمل کر دیا تو تمہیں اس کا تمہارے تصور سے بھی زیادہ بڑا انعام ملے گا۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے بھی تمہاری بے حد تعریف کی ہے"....... عمران نے کہا۔

"یہ ان کی مہربانی ہے سر۔ حکم دیجئے سر۔ حرف بحرف تعمیل ہو گی سر"....... مارتھر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹی ایم مشین کو ویگن میں رکھو اور پھر اسے کسی خفیہ راستے سے نکالو تاکہ اگر ایس بی الیون کی نگرانی بھی ہو رہی ہو تو کسی کو

علم نہ ہو سکے۔ سیدھے سوماری گھاٹ پہنچو۔ وہاں ڈی ایس نامی خاص لانچ موجود ہے۔ لانچ پر تم نے اپنا نام بتانا ہے۔ جواب میں لانچ کا آدمی اپنے آپ کو ڈی ایس ون کہے گا۔ پھر تم نے یہ مشین اس طرح لانچ کے نیچے والے حصے میں منتقل کرانی ہے کہ اس پر بارش کا پانی نہ پڑے اور اس کے بعد تم نے واپس ایس بی الیون پہنچ جانا ہے اور ڈیفنس سیکرٹری کی رہائش گاہ پر فون کر کے انہیں رپورٹ دینی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس بات کا علم کم سے کم لوگوں کو ہونا چاہئے۔ یہ انتہائی ضروری ہے"....... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھتا ہوں سر"....... مارتھر نے جواب دیا۔

"اور کام فوری طور پر مکمل کرنا ہے جس قدر جلد ممکن ہو سکے"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے فون آف کر کے اسے ایک طرف رکھا اور دوبارہ ٹرانسمیٹر اٹھا کر اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ بی ڈی کالنگ۔ اوور"....... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس ڈی ایس ون اٹنڈنگ یو۔ اوور"....... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ڈی ایس ون بند باڈی کی ویگن میں ٹی ایم مشین سوماری

گھاٹ پہنچ رہی ہے۔ ایک شخص مارتھر اسے لا رہا ہے۔ وہ تمہاری لانچ پر آ کر اپنا نام مارتھر بتائے گا۔ تم نے اسے ڈی ایس ون جواب میں کہنا ہے اور پھر اس مشین کو احتیاط سے لانچ کے نچلے حصے میں ٹرانسفر کر کے تم نے مارتھر کو واپس بھیج دینا ہے اور خود فوری طور پر ایکس ٹی پہنچنا ہے اور جب ایکس ٹی میں مشین ٹرانسفر ہو جائے تو تم نے ہدایات کے مطابق ڈی ایس کو آف کر دینا ہے۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے ایک طرف رکھا ہی تھا کہ فون پر کال آنا شروع ہو گئی۔ عمران نے چونک کر فون اٹھایا اور اسے آن کر دیا۔

"راگو بول رہا ہوں"....... عمران نے ایک بار پھر راگو کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مادام بول رہی ہوں۔ شیام کہاں ہے۔ پھر تم نے ہی کال اٹنڈ کی ہے"....... دوسری طرف سے مادام ریکھا نے قدرے مشکوک لہجے میں کہا۔

"وہ عقبی طرف ہے۔ اگر آپ حکم دیں مادام تو میں اسے بلا دوں"....... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہ بتاؤ کہ کوئی گڑبڑ تو نہیں ہے"۔ مادام ریکھا نے کہا۔

"نو مادام۔ کوئی گڑبڑ نہیں ہے۔ سب اوکے ہے"....... عمران نے جواب دیا۔

"اوکے"....... مادام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے فون آف کر کے اسے رکھا اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"چلو۔ ہمیں اب یہاں سے نکلنا ہے۔ ریکھا کا لہجہ اور انداز بتا رہا تھا کہ وہ مشکوک ہو چکی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اور آدمی چیکنگ کے لئے یہاں بھیجے۔ آؤ"....... عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"اس کا کیا کرنا ہے"....... جولیا نے ڈیفنس سیکرٹری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس سے تنویر نمٹ لے گا۔ وہ ہماری ٹیم کا جلاد ہے۔ آؤ۔ ابھی ہم نے برساتیاں بھی پہننی ہیں اور پھر باہر نکلنا ہے۔ جلدی کرو"۔ عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جولیا اس کے پیچھے تھی۔

دروازہ کھلا اور کاشی اندر داخل ہوئی تو وہ سامنے میز کے پیچھے بیٹھی ہوئی مادام ریکھا کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑی۔

"آپ اس وقت اور اس قدر شدید بارش میں بھی یہاں آفس میں بیٹھی ہیں۔ خیریت"....... کاشی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آؤ کاشی بیٹھو۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ آج رات گڑبڑ ہو گی"....... مادام ریکھا نے کہا۔

"اس خوفناک طوفانی بارش میں کیا گڑبڑ ہو سکتی ہے۔ آپ شاید ڈیفنس سیکرٹری کے سلسلے میں پریشان ہیں لیکن وہاں تو آپ کے خاص آدمی موجود ہیں۔ پھر چیک پوسٹ پر بھی آپ نے انتہائی سخت چیکنگ کے احکامات دے رکھے ہیں اور پھر یہ بارش"....... کاشی نے کہا۔

"تمہاری سب باتیں درست ہیں لیکن اس کے باوجود نجانے کیا

بات ہے کہ میری چھٹی حس مسلسل خطرے کا سائرن بجا رہی ہے"....... مادام ریکھا نے کہا۔

" یہ پاکیشیائی ایجنٹ آپ کے اعصاب پر سوار ہو گئے ہیں مادام۔ آپ اپنے آپ کو ایزی رکھیں"....... کاشی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ واقعی مجھے اب اٹھ جانا چاہئے۔ رات کافی گزر چکی ہے۔ لیکن ٹھہرو میں پہلے شیام سے رپورٹ لے لوں"....... مادام ریکھا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس۔ راگو بول رہا ہوں"....... فوری رابطہ ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی تو مادام ریکھا بے اختیار چونک پڑی۔

" مادام بول رہی ہوں۔ شیام کہاں ہے۔ پھر تم نے کال اٹنڈ کی ہے"....... مادام ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور کاشی چونک کر مادام کی طرف دیکھنے لگی۔

" وہ عقبی طرف ہے۔ اگر آپ حکم دیں مادام تو میں اسے بلا لاؤں"....... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" نہیں۔ یہ بتاؤ کہ کوئی گڑبڑ تو نہیں ہے"....... مادام ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" نو مادام۔ کوئی گڑبڑ نہیں ہے۔ سب اوکے ہے"....... راگو نے جواب دیا۔

" اوکے"....... مادام ریکھا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

رسیور رکھ دیا۔

" کیا ہوا مادام۔ کیا یہ راگو غلط آدمی ہے"....... کاشی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ وہاں کا انچارج شیام ہے لیکن دوسری بار بھی کال راگو نے ہی اٹنڈ کی ہے۔ مجھے شک پڑ رہا ہے کہ معاملات اوکے نہیں ہیں"....... مادام ریکھا نے کہا۔

" تو پھر آپ شیام کو بلوائیں۔ وہ راگو کہہ تو رہا تھا"....... کاشی نے کہا کیونکہ مادام ریکھا نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز کاشی بھی سن رہی تھی۔

" نہیں۔ اگر کوئی گڑبڑ ہو گی تو پھر شیام بھی راگو کی طرح اوکے کہہ سکتا ہے۔ بہرحال میں چیک کراتی ہوں۔ پھر حتمی بات سامنے آ جائے گی اور پھر میرا وہم بھی ختم ہو جائے گا"....... مادام ریکھا نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس۔ چیک پوسٹ ٹی او کالونی"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" چیف آف پاور ایجنسی مادام ریکھا بول رہی ہوں"....... مادام ریکھا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس مادام۔ میں انچارج راگھو ناتھ بول رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" تمہیں پہلے بھی کہا گیا تھا کہ تم نے انتہائی ہوشیار رہنا

ہے"....... مادام ریکھا نے کہا۔

"مادام ہمیں آپ کی ہدایات کا علم ہے اور ہم انتہائی الرٹ اور محتاط ہیں"....... راگھو ناتھ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"کوئی مشکوک کار یا آدمی تو اندر داخل نہیں ہوا"....... مادام ریکھا نے کہا۔

"نو مادام"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میری ایجنسی کے آدمی تم سے مل کر ڈیفنس سیکرٹری صاحب کی کوٹھی پر گئے تھے"....... مادام نے کہا۔

"یس مادام"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان کے انچارج کا نام شیام ہے۔ تم ایسا کرو کہ ابھی کسی کار یا جیپ میں اپنے ساتھ دو گارڈز لے کر ڈیفنس سیکرٹری صاحب کی کوٹھی پر پہنچو اور شیام سے ملو۔ اس سے معلوم کرو کہ کوئی گڑبڑ تو نہیں ہے"....... مادام ریکھا نے کہا۔

"آپ کہیں تو میں فون پر پوچھ لیتا ہوں"....... راگھو ناتھ نے کہا۔

"نہیں۔ تم خود جا کر شیام سے ملو اور اس سے بات کر کے وہیں سے ہی مجھے کال کرو"....... مادام ریکھا نے کہا۔

"یس مادام۔ آپ کا نمبر"....... راگھو ناتھ نے کہا اور مادام ریکھا نے فون نمبر بتا دیا۔

"اوکے مادام"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام ریکھا نے

رسیور رکھ دیا۔

"میرے خیال میں آپ نے خود اس لئے شیام سے بات نہیں کی کہ آپ کے ذہن میں یہ خدشہ موجود ہے کہ وہاں راگو کی آواز میں بات کرنے والا عمران ہے اور وہ شیام کی آواز میں بھی بات کر لے گا"...... کاشی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ نجانے کیوں میرے ذہن میں واقعی یہ خدشہ موجود ہے"....... مادام ریکھا نے کہا۔

"مادام۔ اگر عمران وہاں ہوتا تو وہ پہلے ہی شیام کی آواز میں بات کر لیتا"....... کاشی نے کہا تو مادام ریکھا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تم نے واقعی درست کہا ہے۔ اب مجھے اپنے وہم پر شرمندگی ہو رہی ہے"....... مادام ریکھا نے شرمندہ سے انداز میں ہنستے ہوئے کہا کیونکہ واقعی کاشی کی بات درست تھی۔ اگر وہاں عمران ہوتا تو اسے کیا ضرورت تھی دوبارہ راگو کی آواز میں بات کرنے کی لیکن ظاہر ہے اب وہ راگھو ناتھ کو بھیج چکی تھی۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مادام ریکھا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مادام ریکھا بول رہی ہوں"....... مادام ریکھا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"راگھو ناتھ بول رہا ہوں مادام۔ ڈیفنس سیکرٹری کی کوٹھی پر قتل عام کیا گیا ہے۔ آپ کے سارے آدمی ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور

ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ سب کی لاشیں یہاں موجود ہیں"...... دوسری طرف سے راگھو ناتھ کی انتہائی گھبرائی ہوئی اور دہشت سے بھرپور آواز سنائی دی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں ہو"...... مادام ریکھا نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔ کاشی کا چہرہ بھی دیکھنے والا ہو گیا تھا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں مادام۔ میں کوٹھی سے ہی کال کر رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ لیکن وہ وہاں پہنچے کیسے"...... مادام ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ اب اپنے آپ کو سنبھالنے میں کامیاب ہو چکی تھی۔

"یہ تو اب معلوم کرنا پڑے گا۔ بہرحال وہ چیک پوسٹ سے نہیں گزرے اور کوئی جگہ بھی اندر داخل ہونے کی نہیں ہے۔ مجھے اعلیٰ حکام کو کال کرنا ہو گا۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب کی اس انداز میں ہلاکت بہت بڑی خبر ہے مادام"...... دوسری طرف سے راگھو ناتھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مادام ریکھا نے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھا اور پھر دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔

"آپ کا خدشہ درست ثابت ہوا لیکن یہ سب ہوا کیسے۔ آپ کے آدمی تو انتہائی تربیت یافتہ اور محتاط تھے"...... کاشی نے کہا۔

"اب کیا کہا جا سکتا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ انہوں نے لازماً ڈیفنس سیکرٹری سے ٹی ایم مشین کے بارے میں معلوم کر لیا ہو گا۔ مجھے

صدر صاحب سے بات کرنی ہو گی"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"اس وقت صدر صاحب سے کیسے بات ہو سکتی ہے مادام"۔ کاشی نے کہا۔

"ڈیفنس سیکرٹری کی موت کی اطلاع انہیں لازماً دی جائے گی"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"تو پھر کچھ دیر انتظار کر لیجئے تاکہ ان تک اطلاع پہنچ جائے"۔ کاشی نے کہا۔

"تو میں اس دوران شاگل سے بات کر لوں۔ ہو سکتا ہے کہ اسے کسی بات کا علم ہو"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"اسے کیا علم۔ وہ تو شاید ابھی تک عمران اور اس کے ساتھیوں کی کافرستان آمد کا انتظار کر رہا ہو گا اور اس وقت تو وہ سو رہا ہو گا"...... کاشی نے کہا تو مادام ریکھا نے ایک بار پھر طویل سانس لیا۔

"یہ بہت برا ہوا۔ بہرحال اب اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہر قیمت پر پکڑنا پڑے گا ورنہ صدر صاحب واقعی اس بار ہمارا کورٹ مارشل کرا دیں گے"...... مادام ریکھا نے کہا لیکن کاشی نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ خاموش بیٹھی رہی۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد مادام ریکھا نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"...... دوسری طرف سے فوراً ہی جواب ملا۔

"چیف آف پاور ایجنسی ریکھا بول رہی ہوں۔ کیا صدر صاحب سے بات ہو سکتی ہے"....... مادام ریکھا نے کہا۔

"وہ تو خود آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں آپ سے رابطہ کروں کہ آپ کی کال آ گئی ہے۔ ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"....... چند لمحوں بعد صدر کی بھاری آواز سنائی دی۔

"ریکھا بول رہی ہوں سر"....... مادام ریکھا نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ابھی مجھے ڈیفنس سیکرٹری رام لعل کی موت کے بارے میں اطلاع دی گئی ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ان کی کوٹھی پر آپ کی ایجنسی کے آٹھ افراد کی لاشیں بھی ملی ہیں۔ یہ سب کیا ہے"۔ صدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو مادام ریکھا نے جونی کی موت سے لے کر ڈیفنس سیکرٹری سے ہونے والی بات چیت اور پھر ان کی کوٹھی پر کیے جانے والے انتظامات تک کی ساری تفصیل دوہرا دی۔

"ان سب انتظامات کے باوجود وہ لوگ وہاں تک نہ صرف پہنچ گئے بلکہ انہوں نے واردات بھی کر ڈالی۔ آخر آپ لوگ ہی کیوں ہر بار ناکام ہو جاتے ہیں"....... صدر صاحب کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

"جناب وہ بہرحال اپنے مشن میں تو کامیاب نہیں ہو سکتے اور ابھی تک یہیں موجود ہیں۔ ہم اس بار انہیں ہر حال میں ختم کر دیں گے"....... مادام ریکھا نے کہا۔

"کیسے ختم کریں گے۔ سب کو تو وہ ختم کرتے جا رہے ہیں"۔ صدر نے کہا۔

"جناب اب انہوں نے لامحالہ ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے یہ معلوم کر لیا ہو گا کہ ٹی ایم مشین کہاں ہے جبکہ ہمیں معلوم ہی نہیں ہے۔ میں نے ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے پوچھا تھا لیکن انہوں نے بتانے سے انکار کر دیا۔ اب یہ لوگ لامحالہ وہاں پہنچیں گے جبکہ ہم اس سے لاعلم ہیں"....... مادام ریکھا نے کہا۔

"چیف شاگل کو میں نے بتا دیا تھا۔ وہ وہاں نگرانی کر رہے ہیں۔ تمہیں بھی بتا دیتا ہوں۔ وہ باہر سے نگرانی کر رہے ہیں تم اندر سے کرو۔ اب وہاں خطرہ زیادہ ہو چکا ہے"....... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ایس بی الیون کے بارے میں بھی تفصیل بتا دی۔

"وہاں کا انچارج کون ہے جناب تاکہ اس سے بات ہو سکے"۔ مادام ریکھا نے کہا۔

"مارتھر انچارج ہے۔ تم اس سے میرے حوالے میں بات کر لینا۔ پھر وہ تم سے مکمل تعاون کرے گا"....... صدر صاحب نے جواب دیا۔

"بہتر سر۔ میں ابھی اس سے بات کرتی ہوں"....... مادام ریکھا نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے تیزی سے صدر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں پاور ایجنسی کی چیف مادام ریکھا بول رہی ہوں۔ مجھے یہاں کا فون نمبر صدر صاحب نے دیا ہے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"یس مادام۔ میں مارتھر بول رہا ہوں"...... اس بار دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"صدر صاحب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ایس بی الیون کی اندر سے حفاظت کروں کیونکہ کافرستان سیکرٹ سروس باہر سے حفاظت کر رہی ہے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"یس مادام۔ مجھے معلوم ہے لیکن اب اس حفاظت کا کیا مطلب ہوا۔ میں سمجھا نہیں"...... مارتھر نے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ ٹی ایم مشین حاصل کرنا چاہتے ہیں اور انہوں نے ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔ انہوں نے لازماً ان سے یہ معلوم کر لیا ہو گا کہ ٹی ایم مشین ایس بی الیون میں ہے اس لئے اب وہ لامحالہ یہاں ریڈ کریں گے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"اسی لئے تو میں نے یہ بات کی ہے مادام کہ ٹی ایم مشین تو اب ایس بی الیون میں موجود نہیں ہے۔ پھر اس قسم کے حفاظتی اقدامات کا کیا مطلب ہوا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مادام ریکھا اور کاشی دونوں ہی بے اختیار چونک پڑیں۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ کیا ٹی ایم مشین ایس بی

الیون میں نہیں ہے حالانکہ صدر صاحب نے مجھے بتایا ہے کہ وہ وہاں موجود ہے۔ کیا کہہ رہے ہو تم"...... مادام ریکھا نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں بتاتا ہوں مادام۔ پہلے ڈیفنس سیکرٹری صاحب کی کال آئی کہ صدر صاحب اس مشین کو یہاں سے کسی دوسری جگہ شفٹ کرانا چاہتے ہیں تاکہ وہ محفوظ رہ سکے کیونکہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو ایس بی الیون کا علم ہو چکا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ صدر صاحب خود مجھے احکامات دیں گے۔ پھر صدر صاحب کی کال آ گئی۔ انہوں نے حکم دیا کہ میں ٹی ایم مشین کو فوری طور پر سوماری گھاٹ پر موجود ایک مخصوص لانچ تک پہنچا دوں۔ میں نے کہا بھی کہ اس وقت تیز بارش ہو رہی ہے صبح کو یہ کام ہونا چاہئے لیکن انہوں نے کہا کہ یہ کام فوری ہونا ہے۔ چنانچہ میں اس مشین کو ویگن میں لاد کر خفیہ راستے سے نکال کر خود سوماری گھاٹ پہنچا۔ وہاں ڈی ایس نامی ایک مخصوص ساخت کی لانچ موجود تھی۔ پھر مشین ویگن سے اس لانچ میں شفٹ کر دی گئی اور لانچ سمندر میں چلی گئی جبکہ میں واپس آ گیا"...... مارتھر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ"...... مادام ریکھا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ سے رسیور گر گیا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔

"صدر صاحب کو فوری اطلاع دیں مادام۔ لانچ ابھی راستے میں

ہی ہو گی۔ اسے پکڑا جا سکتا ہے ورنہ یہ نکل جائے گی"...... کاشی نے کہا تو مادام ریکھا نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جواب ملا۔

"مادام ریکھا بول رہی ہوں۔ اٹ از ٹاپ ایمرجنسی۔ صدر صاحب سے بات کرائیں"...... مادام ریکھا نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔ یہ شاید مادام ریکھا کے چیخنے کا ردعمل تھا۔

"ہیلو۔ اب کیا ایمرجنسی ہے مادام ریکھا"...... صدر صاحب کا لہجہ تلخ تھا اور مادام ریکھا نے مارتھر سے ہونے والی ساری بات دوہرا دی۔

"کیا مطلب۔ میں نے تو اسے کال نہیں کیا اور نہ مجھے اس کی ضرورت تھی"...... صدر صاحب کی آواز میں بھی لرزش نمودار ہو گئی تھی۔

"جناب یہ کام اس عمران نے کیا ہے۔ وہ آوازیں اور لہجے بدلنے کا ماہر ہے۔ اس نے آپ کی آواز اور لہجے میں مارتھر کو حکم دے کر مشین وہاں سے نکلوا لی ہے لیکن یہ لانچ اتنی جلدی پاکیشیا کی حدود میں داخل نہیں ہو سکتی۔ وہ ابھی راستے میں ہی ہو گی اگر آپ بحریہ کو

حکم دیں تو اسے اب بھی پکڑا جا سکتا ہے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"اس کی شناخت کیا ہے"...... صدر نے پوچھا۔

"مارتھر نے بتایا ہے کہ مخصوص ساخت کی بند لانچ ہے اور اس کا نام ڈی ایس ہے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بحریہ کے کمانڈر سے بات کرتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مادام ریکھا نے بھی ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مایوسی طاری تھی۔ کاشی بھی خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ٹی او کالونی سے واپس اپنی رہائش گاہ پہنچ چکا تھا۔ عمران نے وہاں پہنچتے ہی ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو بی ڈی کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ڈی ایس ون اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے ڈی ایس ون کی آواز سنائی دی۔

"مشن کا کیا رہا۔ اوور"...... عمران نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"آپ کی ہدایات کے مطابق ٹی ایم مشین ایکس ٹی میں پہنچا دی گئی ہے اور میں نے ڈی ایس لانچ کو آف کر دیا ہے اور واپس اپنے اڈے پر پہنچ چکا ہوں اور اب وہیں سے بول رہا ہوں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کوئی پرابلم تو نہیں ہوا۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"نو سر۔ پرابلم کیسا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اٹھ کر اس نے الماری میں سے ایک اور لانگ رینج لیکن خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے لا کر میز پر رکھا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو بی ڈی کالنگ۔ اوور"...... عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ایکس ٹی کیپٹن اے اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مشین بحفاظت پہنچ گئی تھی تم تک۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم اس وقت کہاں موجود ہو۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"ہم پاکیشیائی حدود میں داخل ہونے ہی والے ہیں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ کوئی پرابلم تو نہیں ہوا۔ اوور"...... عمران نے اس بار مطمئن لہجے میں کہا۔

"نو سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان

کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

" یہ ایکس ٹی آبدوز ہے"....... جولیا نے کہا۔

"ہاں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" تو تم نے واپسی کے لئے سب انتظامات پہلے کر رکھے تھے"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اپنی واپسی کے نہیں۔ ٹی ایم مشین کی واپسی کے انتظامات"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" عمران صاحب یہ لوگ دوبارہ بھی تو یہ مشین وہاں سے اڑا سکتے ہیں"....... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے اب مشین سرداور کی لیبارٹری پہنچے گی۔ وہاں اس کو کھول کر اس کا فارمولا تیار کیا جائے گا اور پھر اسے دوبارہ اسمبل کر کے کہیں نصب کیا جائے گا۔ بہر حال اب کافرستان اسے آسانی سے حاصل نہ کر سکے گا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ نے کمال کر دیا عمران صاحب کہ وہاں ڈیفنس سیکرٹری کی کوٹھی سے صرف فون پر بات کر کے مشین باہر نکلوا لی۔ میں تو اب تک سوچ سوچ کر حیران ہو رہا ہوں حالانکہ وہاں شاگل اور اس کا ایکشن گروپ باقاعدہ نگرانی کر رہا تھا"....... صفدر نے کہا۔

" یہ مشین ایسی تھی کہ نہ اسے ہم اٹھا سکتے تھے اور نہ یہ آسانی سے واپس پہنچ سکتی تھی اس لئے میں نے بہت سوچ کر یہ سارا انتظام کیا تھا۔ باقی اصل مدد تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے"۔ عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جب صبح صدر کو سب کچھ معلوم ہو گا تو نجانے اس کا کیا رد عمل ہو"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" رد عمل کیا ہونا ہے۔ اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی کا مزید علم ہو جائے گا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس کا تو بس اب نام ہی رہ گیا ہے عمران صاحب ورنہ کام تو آپ ہی کرتے ہیں۔ آپ نے جس سمارٹ انداز میں یہ مشن مکمل کیا ہے میرا خیال ہے کہ کوئی ایسا سوچ بھی نہیں سکتا"....... صفدر نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" بزرگ تو کہتے ہیں کہ جو فضول باتیں کرتا ہے اس کا ذہن کام نہیں کرتا لیکن عمران پر یہ فارمولا غلط ہو جاتا ہے۔ یہ فضول باتیں بھی کرتا رہتا ہے اور دماغ بھی اس کا وہ کام کرتا ہے جو اور کسی کا نہیں کرتا"....... تنویر نے کہا۔

" شیطانی دماغ کے ساتھ شیطانی زبان ہو تو پھر ایسا ہی ہوتا ہے"....... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ شاید اسی لئے بہار میرے آنگن میں میرا مطلب ہے میرے فلیٹ میں نہیں آتی"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

" حضرت آدم علیہ السلام کی بیگم اماں حوا کے بارے میں سنا ہے لیکن آج تک شیطان کی بیگم کے بارے میں نہیں سنا"....... عمران

نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" شیطان کی بیگم ہو گی تو سنو گے"....... تنویر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" شیطان کا رقیب تو موجود ہے۔ وہ کس لئے موجود ہے"۔ عمران نے کہا۔

" شیطان کا رقیب کون ہو سکتا ہے"....... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

" تنویر اس کا نام ہے"....... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" عمران صاحب میرا خیال ہے کہ ہمیں فوری طور پر کافرستان سے نکل جانا چاہئے کیونکہ جیسے ہی ٹی ایم مشین کے بارے میں اطلاع حکومت تک پہنچے گی ہماری تلاش انتہائی وسیع پیمانے پر شروع ہو جائے گی اور پھر سب پاگل کتوں کی طرح ہمیں تلاش کریں گے"....... کیپٹن شکیل نے اچانک کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"اطلاع تو انہیں ہو چکی ہو گی کیونکہ مادام ریکھا کا مشکوک لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ چیکنگ کرائے گی اور ڈیفنس سیکرٹری کی موت کی خبر بہرحال اسی وقت ہی صدر صاحب تک ضرور پہنچائی جائے گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں نے مشین کی بات کی ہے اس کے بارے میں تو انہیں فوری علم نہیں ہو سکتا۔ وہ تو مطمئن ہوں گے کہ مشین ایس بی

الیون میں موجود ہے اور شاگل ایس بی الیون کی نگرانی کر رہا ہے"....... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" دیکھو۔ ہو سکتا ہے کہ اس بارے میں انہیں اطلاع مل جائے۔ میں اس انتظار میں ہوں کہ نصف گھنٹہ گزر جائے تاکہ ایس ٹی پاکیشیائی حدود میں داخل ہو جائے۔ یہ بات کنفرم ہو جانے کے بعد ہم یہاں سے روانہ ہو جائیں گے"....... عمران نے کہا۔

" کیا اس کا انتظام بھی تم نے پہلے ہی کر رکھا ہے"....... جولیا نے کہا۔

" ہاں۔ ایک چارٹرڈ طیارہ ایئرپورٹ پر موجود ہے۔ وہ صبح تک تیار حالت میں رہے گا"....... عمران نے کہا تو سب نے بے اختیار طویل سانس لئے۔

" تمہارا دماغ واقعی شیطانی ہے۔ ہر بات پہلے سے سوچ لیتا ہے"....... جولیا نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ناول

سپر ماسٹر گروپ

مکمل ناول

مصنف مظہر کلیم ایم اے

ماسٹر گروپ یورپ کے ایک ملک فان لینڈ کا ایسا گروپ جو غنڈوں پر مشتمل تھا۔

سپر ماسٹر گروپ جو بین الاقوامی سطح کی تنظیم تھی لیکن اس کے بارے میں کوئی کچھ نہ جانتا تھا اور سامنے صرف ماسٹر گروپ ہی رہتا تھا۔

سپر ماسٹر گروپ جس کے حکم پر ماسٹر گروپ نے پاکیشیا کے سائنسدان سرداور کو اغوا کرلیا اور اس کے ساتھ ہی اس گروپ نے پاکیشیائی حکومت کو کھل کر بلیک میل کرنا شروع کر دیا۔ کیسے اور کیوں؟

سرداور جن کی موت اور زندگی صرف چند گھنٹوں تک محدود کر دی گئی اور تاوان میں پاکیشیا سے انتہائی اہم ترین اور خفیہ دفاعی معاہدے کی فائل طلب کی گئی۔

سرداور ان کی موت اور زندگی کے لئے اتنا کم وقت دیا گیا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کم وقت میں اس ملک تک پہنچ بھی نہ سکتے تھے کیا سرداور کو ہلاک کر دیا گیا۔

وہ لمحہ جب عمران ماسٹر گروپ سے ٹکرایا اور پھر موت کے حقیقی سائے ان کے گرد پھیلتے چلے گئے۔ کیا عمران سپر ماسٹر گروپ تک پہنچ بھی سکا یا نہیں؟

کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنے حیرت انگیز مشن میں کامیاب بھی ہو سکی یا نہیں؟

انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

فورٹ ڈیم پاکیشیا کا آران کی سرحد کے قریب بننے والا ایک ایسا ڈیم جسے پاکیشیا کا روشن مستقبل کہا جا رہا تھا۔

فورٹ ڈیم جس کی تباہی کے لئے کافرستان کے اعلیٰ حکام نے انتہائی پراسرار سازش کی ایسی سازش جو مکمل بھی ہو گئی لیکن عمران اور بلیک زیرو دونوں اس سازش کے بارے میں ایک لفظ بھی معلوم نہ کر سکے۔

فورٹ ڈیم جس کے خلاف ہونے والی سازش نے عمران کی نیندیں اڑا دیں اور دماغ ماؤف کر دیا۔ لیکن وہ بھی سازش اور مجرموں تک نہ پہنچ سکا اور پھر فورٹ ڈیم کی تباہی مقدر ہو گئی۔

وہ لمحہ جب وہ خوفناک دھماکہ ہوا جس کی زد میں آ کر نہ صرف فورٹ ڈیم کی اراضی تباہ و برباد ہو گئی بلکہ عمران بھی یقینی موت کے منہ میں پھنس گیا۔

پراسرار سازش جس کے بارے میں عمران آخری لمحے تک معلوم نہ کر سکا تھا۔ کیوں؟

قطعی انوکھے اور منفرد انداز میں لکھی گئی ایک دلچسپ جاسوسی کہانی
جس کا ہر لمحہ بے پناہ سسپنس میں ڈوبا ہوا ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں انتہائی منفرد انداز میں لکھی گئی انوکھی کہانی

مکمل ناول

تھریڈ بال مشن

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

تھریڈ بال ٹیکسٹائل دھاگے کی سپلائی کیلئے بین الاقوامی ٹینڈر ایک ملک نے نکال کئے تھے پھر؟

قاسم قاسم دی گریٹ جو پاکیشیا میں بزنس ٹور پر آیا اور اس نے ہوٹل میں خوفناک ہنگامہ برپا کر دیا۔ کیوں ——؟

قاسم جسے سنبھالنے کے لئے عمران کو بذات خود اس ہوٹل میں جانا پڑا۔ کیا عمران قاسم کو سنبھالنے میں کامیاب ہوسکا یا نہیں۔ انتہائی دلچسپ اور قہقہہ آمیز سچویشن

قاسم جس سے تھریڈ بال کے ریٹس حاصل کرنے کے لئے پالینڈ کی سیکرٹ سروس پاکیشیا پہنچ گئی۔ پھر ——؟

تھریڈ بال جس کے بین الاقوامی ٹینڈر پالینڈ سیکرٹ سروس اپنے ملک کے حق میں کرانا چاہتی تھی اور پالینڈ سیکرٹ سروس اس میں کامیاب بھی ہو گئی۔ کیسے ؟

وہ لمحہ جب عمران تھریڈ بال کا بین الاقوامی ٹینڈر پاکیشیا کے حق میں کرانے کے لئے میدان میں کود پڑا۔ پھر کیا ہوا ——؟

وہ لمحہ جب عمران اور ٹائیگر اپنے مشن میں ناکام ہو کر پالینڈ سیکرٹ سروس کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے۔ کیا عمران واقعی اس انوکھے مشن میں ناکام ہو گیا —— یا؟

ایک ایسا جرم جو پہلی بار جاسوسی ادب کے دائرے میں داخل ہوا ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک یادگار اور منفرد کہانی

لیڈیز مشن

مُصنف —— مظہر کلیم ایم اے

- ایک ایسا مشن جس کی تکمیل کے لئے لیڈیز ایجنٹوں نے پاکیشیا پر یورش کر دی —— وہ مشن کیا تھا ——؟
- جینی کولینز —— ایک ایسی سیکرٹ ایجنٹ، جس نے خود جولیا اور اس کے ساتھیوں سے مل کر اپنا تعارف کرایا اور ——؟
- ورتھا —— ایک اور سپر ایجنٹ جو قتل و غارت میں اپنا ثانی نہ رکھتی تھی۔ وہ بھی مشن کی تکمیل چاہتی تھی۔
- بانو —— ایک حیرت انگیز مقامی لڑکی —— جو اچانک ہی میدان کارزار میں کود پڑی —— بانو کون تھی ——؟
- بانو —— جو بظاہر ایک عام گھریلو لڑکی تھی، لیکن اس کی کارکردگی نے سیکرٹ ایجنٹوں کو بھی مات دے دی۔
- ورتھا اور جینی کولینز جب حرکت میں آئیں تو ان کے مقابلے میں عمران اور سیکرٹ سروس کی بجائے بانو میدان میں اُتری۔ کیوں؟

ایک ایسی حیرت انگیز، دلچسپ اور انوکھی کہانی جس میں ایکشن اور سسپنس بھی شامل ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ مُلتان

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

ڈارک آئی

مصنف ـــــ مظہر کلیم ایم اے

ڈاکٹر افتخار ـــــ پاکیشیائی نژاد ایکریمی سائنسدان ـــــ جو ایکریمیا کا ایک انتہائی خفیہ دفاعی فارمولا پاکیشیا کے حوالے کرنا چاہتا تھا ـــــ مگر ـــــ ؟

ڈاکٹر افتخار ـــــ جس نے فارمولا کے حصول کیلئے اس قدر پیچیدہ طریقہ کار استعمال کیا کہ عمران جیسا شخص بھی حقیقتاً چکرا کر رہ گیا۔

ڈارک آئی ـــــ ایکریمیا کی ایک سرکاری تنظیم ـــــ جو عمران سے پہلے فارمولا حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ کیسے ـــــ ؟

ڈارک آئی ـــــ جس سے فارمولا حاصل کرنے کیلئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے بھرپور انداز میں کام کیا لیکن جب فارمولا حاصل ہو گیا تو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ناکام واپس لوٹنا پڑا ـــــ کیوں ـــــ ؟

- وہ لمحہ ـــــ جب عمران پر حملہ کیا گیا اور جوانا نے عمران پر حملے کا انتقام لینے کے لئے ایکریمیا میں قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا۔
- وہ لمحہ ـــــ جب جوانا کو بے پناہ قتل و غارت سے روکنے کے لئے عمران کو اسے دھمکیاں دینے پر مجبور ہونا پڑا ـــــ کیا جوانا رک گیا ـــــ یا ـــــ ؟
- وہ لمحہ ـــــ جب طویل عرصے بعد جوانا دوبارہ اپنی پرانی روش پر اتر آیا ـــــ اور پھر جو بھی اس کے سامنے آیا، عبرتناک موت کا شکار ہوتا چلا گیا۔
- وہ لمحہ ـــــ جب آگ اور خون کے خوفناک سمندر عبور کرنے کے بعد آخر میں عمران پر یہ انکشاف ہوا کہ وہ مشن میں مکمل طور پر ناکام ہو گیا ہے تو عمران کا کیا ردعمل ہوا ـــــ ؟
- وہ لمحہ ـــــ جب عمران کو یقینی موت سے بچانے کیلئے صالحہ نے اپنی جان کی قربانی دے دی۔ صالحہ کا کیا انجام ہوا ـــــ ؟
- ڈارک آئی کے خلاف عمران کا ایک ایسا مشن ـــــ جو خود عمران کیلئے انتہائی کٹھن اور صبر آزما ثابت ہوا۔

انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات، مسلسل اور بے پناہ ایکشن کے ساتھ ساتھ بے پناہ سسپنس سے بھرپور

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد کہانی

کاسمک سٹار

مصنف ـــــ مظہر کلیم ایم۔ اے

کاسمک سٹار ـــــ ایک خاص قسم کا زمرد ـــــ جو پوری دنیا میں صرف پاکیشیا سے دستیاب ہوا۔

کاسمک سٹار ـــــ جسے ایکریمیا نے اپنے ایک خصوصی تجربے کے لئے منتخب کر لیا اور پھر اس کی بھاری مقدار چُرا لی گئی۔

ٹاپ سٹار ایجنسی ـــــ ایکریمیا کی وہ ایجنسی ـــــ جس نے پاکیشیا سے کاسمک سٹار چُرا لیا اور چور کو تلاش ہی نہ کیا جا سکا۔

کاسمک سٹار ـــــ جس کی چوری کا کیس عمران۔ خاور اور چوہان کے ذمے لگایا گیا لیکن عمران نے جائے واردات پر جانے سے پہلے ہی چور کا سراغ لگا لیا ـــــ کیسے ـــــ؟

کاسمک سٹار ـــــ جسے واپس حاصل کرنے کی بجائے عمران نے وہ فارمولا حاصل کرنا چاہا جس میں کاسمک سٹار کو استعمال کیا جانا تھا ـــــ کیوں ـــــ؟

ریڈ لیبارٹری ـــــ جہاں کاسمک سٹار کے استعمال کا فارمولا موجود تھا اور جسے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بچانے کیلئے ہر لحاظ سے سیلڈ کر دیا گیا۔

سوسن ـــــ ایکریمیا کی ریڈ ایجنسی کی سیکرٹ ایجنٹ ـــــ جو رشتے میں عمران کی بھتیجی بھی لگتی تھی ـــــ کیسے ـــــ؟

وہ لمحہ ـــــ جب عمران نے ٹاپ سٹار اور ریڈ ایجنسی کی انتہائی کوششوں کے باوجود انتہائی حیرت انگیز طور پر کاسمک سٹار کا فارمولا حاصل کر لیا ـــــ کیسے ـــــ؟ انتہائی حیرت انگیز واقعات۔

وہ لمحہ ـــــ جب عمران نے ناکام واپسی کا اعلان کر دیا اور اس کے اس اعلان کو ایکریمین ایجنسیوں اور اعلیٰ حکام نے بھی تسلیم کر لیا حالانکہ انہیں معلوم تھا کہ عمران ناکام واپس نہیں جا رہا ـــــ کیوں ـــــ؟ انتہائی حیرت انگیز سچوئشن۔

- انتہائی خوفناک اور تیز رفتار ایکشن۔ اعصاب کو منجمد کر دینے والا سسپنس۔ انتہائی دلچسپ، حیرت انگیز اور منفرد انداز کی کہانی۔ ایک ایسی کہانی جسے جاسوسی ادب میں مدتوں یاد رکھا جائے گا۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

وہ لمحہ جب عمران اور اس کے ساتھیوں کا زندہ واپسی کا ہر راستہ بند کر دیا گیا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو آخری لمحے تک زندگی اور واپسی کے لئے انتہائی خوفناک جدوجہد کرنا پڑی۔ ایسی جدوجہد جس کا تصور ہی رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے

کیا عمران اور اس کے ساتھی زندہ واپس بھی آسکے یا نہیں ـــــ؟

کیا اس بار کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف شاگل، عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی حسرت پوری کر لینے میں کامیاب ہو گیا ـــــ یا ـــــ؟

انتہائی خوفناک

اور

انتہائی ہولناک

انتہائی تیز رفتار جدوجہد سے بھرپور

سطر سطر پر پھیلا ہوا سسپنس جو اعصاب کو چٹخا دیتا ہے

جرأت، بہادری اور حوصلے کی ایسی کہانی
جو پہلی بار صفحہ قرطاس پر ابھری ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں انوکھے انداز کا انتہائی دلچسپ اور یادگار ناول

سفلی دُنیا

خاص نمبر

مصنف --- مظہر کلیم ایم اے

○ سفلی دنیا-- شیطان اور اس کے کارندوں کی ایک ایسی دنیا جو اسفل ترین دنیا کہلاتی ہے ایک ایسی دنیا جو شیطانی دنیا کی بھی سب سے رذیل سطح ہے۔

○ سفلی دنیا-- کالے جادو' بدروحوں' بد طینت جنات' غلاظت اور گندگی میں لتھڑی ہوئی شیطانی دنیا جہاں مکرو فریب' رذالت اور غلاظت کو معیار سمجھا جاتا ہے۔

○ زپالا-- تابات کی پہاڑیوں میں رہنے والا ایک ایسا شیطان جسے سفلی دنیا کا سب سے بڑا ماہر سمجھا جاتا تھا۔ ایک ایسا کردار جو پوری دنیا کو اپنے سامنے تنکوں سمجھتا تھا۔

○ کافرستان کے کرنل سورگ نے جب عمران کے خاتمے اور پاکیشیا کے دفاع کی بنیادی فائل کے حصول کے لئے زپالا کی خدمات حاصل کیں تو زپالا اپنی پوری سفلی طاقت سے عمران پر ٹوٹ پڑا۔

○ زپالا-- جس نے انتہائی آسانی سے نہ صرف عمران کو استعمال کر کے دانش منزل سے فائل حاصل کر لی بلکہ عمران پر سفلی دنیا کا ایک ایسا کاری وار کیا کہ عمران گندگی اور غلاظت کے ڈھیر میں دفن اپنی زندگی کے آخری سانس لیتا نظر آنے لگا۔

○ سلیمان-- عمران کا باورچی جس نے عمران کو سفلی دنیا کی طاقتوں سے بچانے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی۔ کیا سلیمان سفلی دنیا کے شیطانوں کا مقابلہ کر سکا۔ یا--؟

○ وہ لمحہ جب سلیمان کے کہنے پر عمران کو اس کی اماں بی جبراً ایک گاؤں میں لے گئی جہاں ایک عظیم نوری شخصیت کا ڈیرہ تھا لیکن عمران نے اس شخصیت کو اہمیت دینے سے صاف انکار کر دیا۔ کیوں۔ اور پھر کیا ہوا--؟

○ صالحہ-- جس نے تن تنہا سفلی دنیا کے بڑے بڑے شیطانوں کا خاتمہ کرنے کی کوشش کی۔ کیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکی۔ یا--؟

○ گمباگا-- سفلی دنیا کی انتہائی باقوت شیطانی طاقت جس سے عمران کو بورا جسمانی لڑائی لڑنی پڑی اور وہ لمحہ جب عمران کا پہلی بار ناقابل تسخیر جسمانی طاقت سے واسطہ پڑ گیا اور جب اس کی مارشل آرٹ کی تمام مہارت دھری کی دھری رہ گئی-- اس لڑائی کا کیا انجام ہوا--؟

○ سفلی دنیا کی انتہائی خوفناک اور رذیل ترین شیطانی قوتوں اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی ایک طویل' انتہائی خوفناک اور انوکھے انداز کی جدوجہد۔ ایک ایسی جدوجہد جس کا ہر لمحہ پراسرار' خوفناک اور انوکھا ثابت ہوا-- اس جدوجہد کا انجام کیا ہوا--؟

قطعی مختلف انداز کی نئی اور پراسرار کہانی

انتہائی منفرد انداز کی انتہائی خوفناک اور پراسرار جدوجہد

○ ایک ایسی کہانی جس میں پہلی بار سفلی دنیا کی خباثتوں کا پردہ چاک کیا گیا۔

○ خیروشر کے درمیان ایک ایسی ہولناک جنگ جو اس دنیا کے چپے چپے پر مسلسل جاری ہے۔

انوکھا' دلچسپ اور تحیر خیز ناول

○ ایک ایسا ناول جو جاسوسی ادب میں پہلی بار پیش کیا جا رہا ہے۔

یوسف برادرز-پاک گیٹ' ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور انتہائی ہنگامہ خیز ناول

خاص نمبر

ریڈ زیرو ایجنسی

مکمل ناول

مصنف :۔ مظہر کلیم ایم ، اے

ریڈ زیرو ایجنسی ——— ایکریمیا کی ٹاپ ایجنسی ——— جس نے کبھی ناکامی کا منہ نہ دیکھا تھا۔

ریڈ زیرو ایجنسی ——— جو ایکریمیا کی دفاعی لیبارٹریوں اور تنصیبات کی نگرانی اور حفاظت کے لئے قائم کی گئی تھی۔

جزیرہ ماکو ۔ ——— جہاں سے پاکیشیا نے ایک خصوصی پرزہ حاصل کرنا تھا لیکن اس کی حفاظت ریڈ زیرو ایجنسی کر رہی تھی۔

جزیرہ ماکو ——— جہاں نصب مشینری کو تباہ کرنے کے لئے شوگران نے بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی مدد طلب کی کیونکہ اس کے ایجنٹ بھی ریڈ زیرو ایجنسی کے خلاف کامیاب نہ ہو سکتے تھے۔

جزیرہ ماکو ——— جس میں داخلہ ہر لحاظ سے ناممکن بنا دیا گیا لیکن عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اس چیلنج کو قبول کر لیا۔

مادام ہاپ ——— ریڈ زیرو ایجنسی کی ٹاپ ایجنٹ ——— جس کے مقابل عمران اور اس کے ساتھی طفل مکتب نظر آتے تھے۔

جزیرہ ماکو ——— جہاں داخل ہونے اور مشن مکمل کرنے کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بے پناہ اور انتہائی جان لیوا جدوجہد کرنی پڑی ——— لیکن نتیجہ ناکامی کے سوا اور کچھ نہ نکل سکا ——— کیوں اور کیسے ——— ؟

ریڈ زیرو ایجنسی ——— جس کے مقابل آخر کار عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ناکامی کا کھلے عام اعتراف کرنا پڑا۔

• ——— وہ لمحہ ——— جب عمران نے چیف ایکسٹو کو ناکامی کی رپورٹ دی۔ چیف کا ردعمل کیا ہوا ——— ؟

• ——— کیا واقعی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ریڈ زیرو ایجنسی کے مقابل ناکام ہو گئے تھے ——— یا ——— ؟

انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز واقعات ——— بے پناہ سسپنس، مسلسل اور تیز رفتار ایکشن سے بھرپور ایک منفرد ناول۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان